WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

منگلوار
13 اگست 2024
TUESDAY
13-AUGUST-2024

صفحہ 08 نیرج چوپڑا کے اثاثے کروڑوں میں

صفحہ 08 بین اسٹوکس انجری کے شکار ہو گئے

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | Vol: 14 | No: 179 | Pages: 08 | قیمت: 02 روپے | صفحات: 08 | شمارہ نمبر: 179 | جلد: 14

جموں وکشمیر انتظامیہ نے قرض لینا بند کر دیا: لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا

پچھلے تمام واجبات کو ادا کیا ہے

مالی سال 2024-25 کے دوران جموں وکشمیر کی جی ایس ڈی پی میں 7.5 فیصد اضافہ متوقع

سرینگر/12 اگست//

لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے سوموار کے روز کہا کہ جموں کشمیر نے اب قرض لینا بند کر دیا ہے اور یوٹی کی معیشت لگاتار بہتری کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 77 سالوں میں پہلی بار، یونین ٹیریٹری نے ریزرو بینک آف انڈیا کی

طرف سے بنائے گئے ہنگامی فنڈز جیسے کنسولیڈیٹڈ ڈوبنے والے فنڈ اور گارنٹی ریڈیمپشن فنڈ میں تعاون کیا۔ سنہا نے کہا کہ انتظامیہ نے قرض لینا بند کر دیا ہے اور پچھلے واجبات کو نمایاں طور پر ادا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان اقدامات نے، انصاف پسند سماجی اقدامات اور بنیادی....101

جموں وکشمیر میں "ہر گھر ترنگا" مہم ایک عوامی تحریک بن گئی ہے

لوگ قومی پرچم گھر لا کر اسے فخر اور عزت کے ساتھ لہرائیں اور ہر گھر ترنگا مہم کا حصہ بنیں: ایل جی

سرینگر/12 اگست//

جموں وکشمیر میں "ہر گھر ترنگا" مہم ایک عوامی تحریک بن گئی ہے کا اعلان کرتے ہوئے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے شہریوں سے تاکید کی ہے کہ قومی پرچم گھر لائیں اور اسے فخر اور عزت کے ساتھ لہرائیں جبکہ ہر گھر ترنگا مہم کا حصہ بنیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پچھلے دو سالوں میں، یوٹی بھر کے لوگوں نے، جن کا تعلق معاشرے کے مختلف طبقات سے ہے، ہر گھر ترنگا...102

جموں وکشمیر میں لوگوں کو سستی بجلی مل رہی ہے

انتظامیہ بجلی کے قرض کی ادائیگی کرنے میں کامیاب

سرینگر/12 اگست//

اس بات کا دعویٰ کرتے ہوئے کہ جموں وکشمیر انتظامیہ بجلی کے قرض کے بھاری بل کی ادائیگی کرنے میں کامیاب رہی ہے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ جموں کشمیر میں لوگوں کو دوسری ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے مقابلے میں سستی بجلی مل رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر عوام وقت پر بجلی فیس ادا کریں گے تو انہیں 24 گھنٹے بجلی فراہم ہوگی۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر کے ایس کے آئی سی سی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ جموں وکشمیر انتظامیہ کو وراثت کے طور پر 28000 کروڑ روپے کے بھاری بجلی کے قرضے....103

جموں وکشمیر کے لوگوں کی طرف سے

نکالی گئی ترنگا یاترا متاثر کن: وزیر اعظم نریندر مودی

سرینگر/12 اگست//

وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ جموں وکشمیر کے لوگوں کی طرف سے نکالی گئی ترنگا یاترا متاثر کن ہے۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر میں ترنگا ریلی کے انعقاد کے بعد لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا کے ایکس پوسٹ کو دوبارہ پوسٹ کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ جموں وکشمیر کے لوگوں کی طرف سے نکالی گئی ترنگا یاترا متاثر کن ہے۔ انہوں نے پوسٹ میں لکھا "ترنگا یاترا کے حوالے سے، جموں وکشمیر کے لوگوں کا یہ جذبہ سب کو متاثر کرنے والا ہے"۔ ایک دیگر پوسٹ میں وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ حکومت کسانوں کی زندگیوں میں خوشحالی لانے کیلئے بیج سے لے کر بازار تک ہر....104

بنگلور میں زیر تعلیم بڈگام کا طالب علم

کرایہ کے گھر میں پُراسرار طور پر مردہ پایا گیا، تحقیقات شروع

سرینگر/12 اگست//

بنگلور میں زیر تعلیم وسطی ضلع بڈگام کے طالب علم کو کرایہ کے کمرے میں پر اسرار طور پر مردہ حالت میں پایا گیا جس کے بعد پولیس نے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ سی این آئی کے مطابق کشمیری طالب علم جو بنگلورو میں زیر تعلیم تھا اتوار کی شام اس کے کرائے کے کمرے میں پراسرار حالات میں مردہ پایا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ تنویر حسین راتھر ساکنہ چترگام بڈگام بنگلورو کی ریوا یونیورسٹی کا طالب علم تھا جو وہاں بطور پےینگ گیسٹ رہ رہا تھا اور اتوار کی شام مردہ پایا گیا۔ طالب علم کے موت کی خبر پھیلتے ہی پولیس نے وہاں پہنچ گئی جنہوں....105

صدر کوٹ بانڈی پورہ میں ہٹ اینڈ رن معاملہ

شہری لقمہ اجل، ڈرائیور فرار، پولیس نے تلاش شروع کر دی

سرینگر/12 اگست//

بانڈی پورہ کے صدر کوٹ علاقے میں ایک سڑک حادثے میں شہری لقمہ اجل بن گیا۔ سی این آئی کے مطابق بانڈی پورہ کے صدر کوٹ علاقے میں ایک تیز رفتار گاڑی نے راہ چلتے شہری کو زوردار ٹکر ماری جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہوئی۔ عینی شاہدین کے مطابق تیز رفتار گاڑی نے پیدل چل رہے شہری جس کی شناخت عبدالمجید ڈار ولد مرحوم حبیب اللہ ڈار کے بطور ہوئی کو زوردار ٹکر ماری جس کے نتیجے میں وہ شدید طور پر زخمی ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ شہری کو خون میں لت پت کمیونٹی ہیلتھ سنٹر حاجن پہنچایا گیا...106

وادی میں دو منشیات فروش گرفتار: پولیس

سرینگر/12 اگست//

سماج سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے، پولیس نے بارہمولہ اور کولگام میں 02 منشیات فروشوں کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے ممنوعہ مادہ برآمد کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق تھانہ بجبہامہ کی ایک پولیس پارٹی نے ایس ایچ او پی ایس بجبہامہ کی سربراہی میں نورکھاہ کراسنگ پر قائم ناکہ پر ایک شخص کو روکا جس کی شناخت دانش جاوید ولد جاوید احمد ساکن جبدار بجبہامہ----109

یوم آزادی کے پیش نظر جموں وکشمیر میں سیکورٹ سخت

بخشی اسٹیڈیم سرینگر کے ارد گرد تین ٹاروں والے سیکورٹی انتظامات

سرینگر/12 اگست//

یوم آزادی کی تقریبات کو خوش اسلوبی کیساتھ انجام دینے کیلئے جموں کشمیر میں حفاظت کے غیر معمولی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ بخشی سٹیڈیم سرینگر اور مولانا آزاد اسٹیڈیم جموں کے علاقوں کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ شہر سرینگر سمیت وادی کے دیگر اضلاع میں سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے جبکہ کسی بھی ممکنہ حملے سے نمٹنے کیلئے فوج و فورسز کو متحرک کر دیا گیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق 15 اگست کی تقریبات کے سلسلے میں بڑے پیمانے پر تیاریوں کے بیچ یوم آزادی کی تقریبات کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کیلئے جموں کشمیر میں ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے اور حفاظت کے غیر.....108

نوجوان ہندوستان کو عظیم قوم بنانے کیلئے خود کو ملک کیلئے وقف کریں

سرینگر/12 اگست//

نوجوان سے ہندوستان کو عظیم قوم بنانے کیلئے خود کو ملک کیلئے وقف کرنے کی اپیل کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ اب ملک کیلئے مرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم آزاد ہیں۔ لیکن، ہمیں اپنے ملک کیلئے جینے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ سی این آئی کے مطابق گجرات کے شہر میں ترنگا یاترا کو جھنڈی دکھا کر روانہ کرنے کے بعد بات کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ ہندوستان کو ایک عظیم قوم بنانے کیلئے "آزادی کا امرت کال" کے 25 سال بھارت ماتا کیلئے وقف کر دیں۔ امیت شاہ نے اس موقع پر ہمیں اب ملک کیلئے مرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم آزاد ہیں لیکن، ہمیں اپنے ملک کیلئے جینے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ اگر گجرات کے ایک کروڑ خاندانوں میں سے ہر ایک اپنے گھروں پر ترنگا لہرائے گا، تو پوری ریاست اور ملک "ترنگا مئی"----107

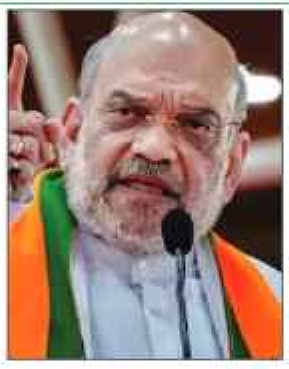

ہم مشکل دور سے گزر رہے ہیں لیکن مایوس ہونے کی ضرورت نہیں

آپسی اتحاد ہماری طاقت، ثابت قدم رہ کر چیلنجوں کا سامنا کرنا ہے: ڈاکٹر فاروق

سرینگر/12 اگست//

ہم اس وقت ایک مشکل ترین دور سے گزر رہے ہیں، یہ وہ شیطانی دور ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا اور کیساتھ ساتھ لوگوں کے مسائل و مشکلات اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ ان کا جینا دوبھر ہو گیا ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ ہمیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، مایوسی ہمارا کام نہیں ہے۔ ہمیں ہر حال میں پُرعزم اور ثابت قدم رہ کر چیلنجوں کا سامنا کرنا ہے۔ سی این آئی کے مطابق نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے آج اپنے 7 روزہ دورہ چناب کے دوران ڈورہ میں بلاک پنچل میں ملک....112

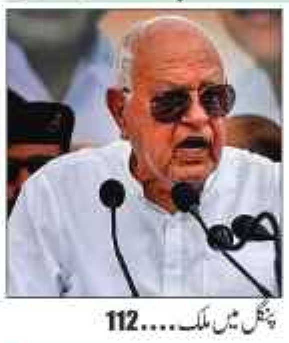

گڈول ککرناگ میں تلاشی آپریشن چوتھے روز میں داخل

گھنے جنگلات میں چھپے ملی ٹنٹوں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے اضافی فورسز بھی روانہ

سرینگر/12 اگست//

جنوبی ضلع اننت ناگ کے کوکرناگ گڈول اہلان جنگلات میں ملی ٹنٹوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان تصادم آرائی میں دو فوجی اہلکار اور ایک شہری کی ہلاکت کے بعد جنگلات میں تیسرے روز بھی ملی ٹنٹوں کے خلاف آپریشن جاری رہا جبکہ اضافی فورسز کی کمک بھی روانہ کی گئی۔ اسی دوران جموں کے ادھم پورہ میں سیکورٹی فورسز اور ملی ٹنٹوں کے مابین مختصر گولیوں کا....111

جموں وکشمیر حکومت کی جانب سے اہم فیصلہ

پانچ مجرموں کی باقی ماندہ مدت کو معاف کر دیا گیا

سرینگر/12 اگست//

جموں وکشمیر حکومت نے ایک اہم فیصلہ کے تحت عمر قید کی سزا پانے والے پانچ مجرموں کی باقی ماندہ مدت کو معاف کر دیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر انتظامیہ نے ایک اہم اقدام کے تحت عمر قید کے پانچ مجرموں کی باقی ماندہ مدت کو معاف کر دیا ہے۔ اس ضمن میں جاری ایک نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر نے ان پانچ قیدیوں کی باقی ماندہ مدت کی معافی کا حکم دیا ہے جنہیں عدالتوں نے عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ نوٹیفکیشن کے مطابق حکومت نے محمد یوسف شاہ (جموں)، ویس راج (جموں)، سریش کمار (ریاسی)، ترسیم لال (جموں) اور محمد بشیر (پونچھ) کی سزا....110

لل دید اسپتال میں تیمارداروں کیلئے مختص جگہ میں کوئی کمی نہیں

ضرورت کے مطابق سہولیات کو اپ گریڈ کرنے کیلئے کام کیا جاتا ہے

سرینگر/12 اگست//

سرینگر کے لل دید اسپتال میں تیمارداروں کیلئے مختص جگہ میں کوئی کمی نہیں ہے کی بات واضح کرتے ہوئے اسپتال انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ضرورت کے مطابق سہولیات کو اپ گریڈ کرنے کیلئے کام کیا جاتا ہے۔ سی این آئی کے مطابق گورنمنٹ لل دید اسپتال سرینگر میں تیمارداروں کیلئے کھانے کی جگہ کم ہونے سے متعلق ایک ایکس پوسٹ پر رد عمل ظاہر کرتے ہوئے....115

ملازمین کی سہ ماہی رپورٹ

جمع کرانے کی آخری تاریخ میں توسیع کر دی گئی

سرینگر/12 اگست//

سرکاری ملازمین کے لیے سہ ماہی کارکردگی کی رپورٹ جمع کرانے کی آخری تاریخ میں توسیع کر دی گئی ہے۔ جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق، اپریل سے جون 2024 کے دوسرے سہ ماہی کی رپورٹ جمع کرانے کی آخری تاریخ جو پہلے جولائی کے پہلے ہفتے تک مقرر تھی، اب بڑھا کر 20 اگست 2024 کر دی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن میں بتایا گیا ہے کہ بہت سے ملازمین مختلف وجوہات کی بنا پر اپنی رپورٹیں جمع نہیں کر سکے، اور متعدد درخواستیں بھی موصول ہوئیں جن میں سہ ماہی رپورٹ جمع کرانے کی آخری تاریخ میں توسیع کی درخواست کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ، رپورٹنگ اور کنٹرولنگ....114

یوم آزادی کی تقریب پر وزیر اعظم کا خطاب

وزیر اعظم نریندر مودی تقریر کرنے والے تیسرے وزیر اعظم بنیں گے

سرینگر/12 اگست//

یوم آزادی کی تقریب پر مسلسل گیارہویں مرتبہ خطاب کر کے وزیر اعظم مودی سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کی دس یومیہ تقریروں کی تعداد کو بھی پیچھے چھوڑ دیں گے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی

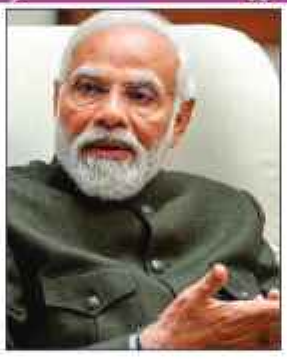

جمعرات کو مسلسل گیارہویں یوم آزادی پر خطاب کریں گے، جو مسلسل تیسری مرتبہ ریکارڈ برابری کے لیے اقتدار میں واپس آنے کے بعد ان کا پہلا ہے۔ جب پی ایم مودی نے 9 جون کو حلف لیا تو انہوں نے پہلے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے تین میعاد کے ریکارڈ کی برابری کی۔ اب....113

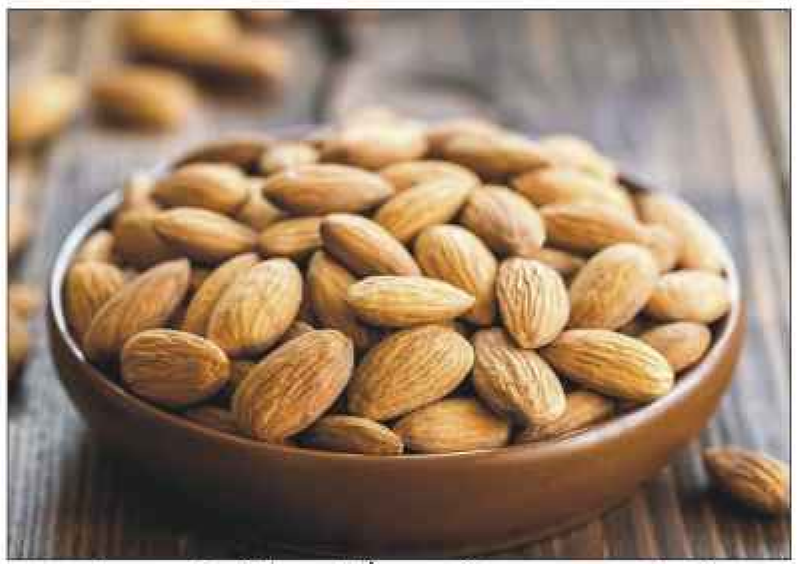

بادام کا آٹا؛ جانئے سات غذائیت بخش حقائق

بادام کا آٹا گھروں میں کھانے پکانے کی ترکیبوں اور دکانوں میں موجود مختلف اشیاء میں پایا جاتا ہے۔

بادام کا آٹا کیا ہے؟؟

بادام کا آٹا ناقابل بیان حد تک متوازن ہے۔ بادام کا آٹا آپ کے بلڈ شوگر کے لئے بہترین ہے۔ بادام کا آٹا گلاٹین فری ہے۔ بادام کا آٹا ایل ڈی ایل کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔

بیکنگ اور باورچی خانے میں بادام کے آٹے کا استعمال کیسے کریں؟

کیا بادام کا آٹا صحت افزا ہوتا ہے؟

ماہرین غذائیات کے مطابق، بادام کا آٹا روایتی گندم کے آٹے سے زیادہ صحت کے فوائد فراہم کرتا ہے۔ اس مضمون میں بادام کے آٹے کے صحت سے متعلق فوائد کو دریافت کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کیا یہ دیگر اقسام کے آٹے کا بہتر متبادل ثابت ہوسکتا ہے؟

بادام کا آٹا ان دنوں بہت زیادہ مقبول ہو رہا ہے۔ ہر چیز میں اسے شامل کیا جا رہا ہے، چاہے آپ کے کچن میں تیار ہونے والی مصنوعات ہوں یا پھر بازار میں فروخت ہونے والی۔ کیکس میں بھی استعمال ہوتا ہے اور بسکٹس میں بھی۔ حتیٰ کہ بعض دوسری مصنوعات میں بھی۔ بادام کا آٹا کچے یا پکے باداموں سے بنایا جاتا ہے۔ اس عمل میں بادام کا آٹا بادام کے چھلکے سمیت (بلانچڈ بادام) سے بنایا جاتا ہے، انھیں نہایت عمدگی سے پیسا جاتا ہے۔ آپ انھیں گھر میں بھی پیس سکتے ہیں۔

عام سفید آٹے میں عام طور پر بیکڈ اشیا، روٹی، ناشتے اور کھانے میں استعمال ہونے والے بہت سے اہم غذائی اجزاء کی کمی ہوتی ہے، جن میں فائبر، اینٹی آکسیڈینٹس، وٹامنز اور معدنیات وغیرہ شامل ہیں۔ بادام کا آٹا گلوٹین سے پاک ہے، لہذا یہ ان لوگوں کے لئے ایک اچھی چیز ہے جن میں سیلیک بیماری کی علامتیں ہوتی ہیں یا جن لوگوں کو گلوٹین سے مسئلہ ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ اینٹی آکسیڈنٹس بادام کے چھلکوں میں ہوتے ہیں، اس لئے انھیں چھلکوں سمیت پیسیں۔

لیکن کیا واقعی بادام کا آٹا صحت مند ہے؟

بادام ایک صحت بخش گری دار میوے میں سے ایک ہے جسے آپ کھا سکتے ہیں۔ خاص طور پر، وہ ایک بہترین غذا ہے جو آپ قلبی بیماری کی روک تھام میں مددگار ہوتی ہے۔ وہ پودوں پر مبنی مونوسر یٹڈ چربی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں، جو ایل ڈی ایل (خراب) کولیسٹرول اور مجموعی کولیسٹرول کو کم کرنے اور ایچ ڈی ایل (اچھے) کولیسٹرول کو بڑھانے کے لئے پائے گئے ہیں۔

بادام میں میگنیشیم ہوتا ہے۔ یہ آپ کے جسم میں بہت سارے عوامل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے میں بہتر کردار ادا کرتا ہے، اسی طرح انسولین کی کم مزاحمت اور کم بلڈ پریشر سمیت متعدد فوائد فراہم کرتا ہے۔

بادام کی ایک اونس میں تقریباً 80 ملی گرام میگنیشیم ہوتا ہے، جو بالغوں کے لئے تجویز کردہ روزانہ خوراک کا 20 فیصد ہوتا ہے۔ اوپن ہارٹ میں ہونے والی بعض تحقیق سے پتا چلا ہے کہ میگنیشیم کی کمی کئی قلبی امراض سے وابستہ ہے، جس میں ہائی بلڈ پریشر، کارڈیومیوپیتھی، کارڈیک اریتھیمیا، اور ایتھروسکلروسیس شامل ہیں۔

بادام کے آٹے میں خالص کاربس کم ہوتے ہیں۔ صرف 4 گرام کاربوہائیڈریٹ باداموں کے ایک چوتھائی کپ میں ہوتے ہیں۔ سفید آٹا کے متبادل کے طور پر بادام کا آٹا خون میں شوگر کو متوازن کرنے، مجموعی طور پر کاربوہائیڈریٹ کی مقدار کو کم کرنے، اور پروٹین اور فائبر کی مقدار میں اضافہ کرنے کی ایک بہترین تدبیر ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ 2020ء کے جریدے ’نیوٹرینٹ‘ میں ہونے والی ایک تحقیق میں کم کاربوہائیڈریٹ والی غذا کے اثرات کا جائزہ لینے کے لئے ذیابیطس کے مریضوں کو بادام استعمال کروا کے اور پھر استعمال نہ کروا کے دیکھا گیا، ان کی دونوں حالتوں میں واضح فرق پایا گیا۔

نتائج نے ظاہر کیا کہ جن لوگوں نے بادام کو اپنی کاربوہائیڈریٹ غذا میں شامل کیا، ان میں ان لوگوں کی نسبت کہیں زیادہ بہتر گلیسیمک کنٹرول تھا جو بادام کے بغیر کاربوہائیڈریٹ غذا کھاتے تھے۔ محققین کا خیال ہے کہ وٹامن ای کے اضافی خصوصیت کے سبب بلڈ شوگر کو متوازن کرنے کیلئے بادام ایک اضافی مددگار ہوتے ہیں۔

بادام وٹامن ای کا بہترین ذریعہ

بادام وٹامن ای کا ایک بہترین غذائی ذریعہ ہیں جو ایک طاقتور اینٹی آکسیڈینٹ ہے اور ایک ضروری وٹامن ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی صحت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنی غذا میں اس اہم غذائی اجزاء کو اپنے کھانوں میں استعمال کرتے ہیں۔

بدقسمتی سے، بالغ لوگوں کی بہت بڑی تعداد وٹامن ای کی اوسط ضروریات کو بھی پورا نہیں کرتے ہیں۔ آپ کی غذا میں کافی مقدار میں وٹامن ای کا نہ ہونا آپ کی صحت پر بڑا اثر ڈال سکتا ہے۔ قومی انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ (این آئی ایچ) کے مطابق، وٹامن ای آپ کی شریانوں اور خون کے ٹکڑوں میں بلاک کی تشکیل کو روک سکتا ہے۔ مطالعات سے یہ بھی پتا چلا ہے کہ وٹامن ای کورونری دل کی بیماری سے بچنے، کینسر کی بعض اقسام کے خطرات کو کم کرنے اور موتیا کی بیماری کے خطرے کو بھی کم کرنے میں مدد فراہم کرسکتا ہے۔

اسمارٹ فون دنیا بھر کی نیند برباد کر رہے ہیں

لندن: ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ پوری دنیا میں بالخصوص نوجوانوں کی نیند کی بربادی کی اہم وجہ اسمارٹ فون ہیں جو بستر میں ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ منگل کو فرنٹیئرز ان سائیکاٹری میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں کنگز کالج لندن کے 1043 طلبا و طالبات کا سروے شائع ہوا ہے۔ اس میں آن لائن اور شخصی طور پر ان میں اسمارٹ فون استعمال کے عادات اور نیند کے معیار پر بات کی گئی تھی۔ دس سوالات سے ایک معیار اخذ کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ طالبعلم اسمارٹ فون کی کتنے عادی ہیں۔ اس پیمانے پر 40 فیصد افراد اسمارٹ فون کی شدید لت میں مبتلا پائے گئے۔ یہ اعداد و شمار پہلے کے مشاہدات کے عین مطابق بھی تھی۔ ان میں سے کئی افراد نے کہا کہ وہ رات ایک بجے کے بعد تک اسمارٹ فون استعمال کرتے رہتے ہیں جس سے بے خوابی کا خطرہ تین گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ جن جن طلبا و طالبات نے اسمارٹ فون رات دیر تک استعمال کرنے کا اعتراف کیا ان میں نیند کا مسئلہ سب سے شدید دیکھا گیا۔ ان کی نیند کا دورانیہ بہت خراب تھا۔ وہ نیند کم لیتے تھے اور دن بھر تھکاوٹ کی شکایت بھی کرتے رہے۔ اس تحقیق پر جان ہاپکنز یونیورسٹی اسکول آف میڈیسن کے ڈاکٹر وسیوولوڈ پولوسکی کہتے ہیں کہ بستر پر جانے سے ایک گھنٹے قبل لیپ ٹاپ، فون اور ٹیبلٹ وغیرہ بند کر دیجئے۔ انہیں کسی بھی حالت میں بستر پر نہ لے جائیں۔ ڈاکٹر پولوسکی کے مطابق فون کی ایل ای ڈی روشنی جسم میں میلاٹونن کی مقدار کم کرتے ہیں۔

کیا کووِڈ 19 سے ذیابیطس بھی ہوسکتی ہے؟

لندن: سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ناول کورونا وائرس سے متاثر ہو کر صحت یاب ہونے والوں کو بعد میں دوسری بیماریوں کے علاوہ ذیابیطس بھی ہوسکتی ہے۔ اگرچہ اس حوالے سے شواہد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے لیکن اس خیال کی باضابطہ تصدیق کے لیے ماہرین نے اگست 2020 سے ایک ویب سائٹ بھی بنائی ہوئی ہے جس کے ذریعے کووڈ 19 کے بعد ذیابیطس کا شکار ہونے والے مریضوں کی معلومات جمع کی جارہی ہیں۔ ماہرین کووڈ 19 کی حالیہ عالمی وبا کے بارے میں ابتداء سے ہی خبردار کر رہے ہیں کہ ذیابیطس کے مریضوں کے لیے کورونا وائرس سے متاثر ہونے کا خطرہ دوسروں کی نسبت زیادہ ہے۔ تاہم اسی دوران بہت سے ایسے واقعات بھی سامنے آئے ہیں کہ جب کورونا وائرس کو شکست دے کر صحت یاب ہوجانے والے افراد میں کچھ عرصے بعد ذیابیطس بھی نمودار ہوگئی، حالانکہ اس سے پہلے وہ اس مرض میں مبتلا نہیں تھے۔ نومبر 2020 میں اس حوالے سے شائع ہونے والی ایک تحقیق سے معلوم ہوا تھا کہ کووڈ 19 سے شفایاب ہونے والے 3,711 مریضوں میں 492 افراد چند ماہ بعد ذیابیطس میں مبتلا ہوگئے۔ اسی تسلسل میں 15 جنوری 2021 کے روز برطانوی ماہرین کا ایک اور وسیع البنیاد مطالعہ ”میڈ آرکائیو“

چائے، عارضہ قلب کیلئے مفید مشروب

اگر چائے کے ایک اچھے گرم کپ سے آپ لطف اندوز ہوتے ہیں تو اب اس سے لطف اندوز ہونے کی اور بھی وجوہات ہیں۔ سائنسدانوں نے پتہ لگایا ہے کہ چائے پینے سے ہائی بلڈ پریشر میں کمی آتی ہے۔ محققین نے پایا کہ کالی اور گرین چائے دونوں میں کچھ مرکبات خون کی شریانوں اور رگوں کی دیواروں میں آئن چینل پروٹین کو متحرک کرکے خون کی نالیوں کو آرام دہ اور نرم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ دو فلیوونائڈ مرکبات (اپیکیٹیکن گلیٹیٹ اور اپیگلوٹوچن - 3 گالیٹ) ہر ایک مخصوص قسم کے آئن چینل پروٹین کو متحرک کرتے ہیں جس کا نام KCNQ5 ہے جو ہموار پٹھوں میں پایا جاتا ہے جو خون کی رگوں کی ساخت کو مستحکم اور آرام دہ رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ دنیا بھر میں لوگ ہر دن تقریباً 2 ارب کپ چائے پیتے ہیں۔ محققین نے کہا ہے کہ عالمی سطح پر پیئے جانے والی اشیاء میں چائے پانی کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ کالی چائے اکثر دودھ میں ملا دی جاتی ہے۔ لیبارٹری ٹیسٹوں میں UCI ٹیم نے پایا کہ کالی چائے میں دودھ کا اضافہ چائے کے فائدہ مند KCNQ5 کے مثبت اثرات میں مانع ہوتا ہے۔ تاہم دیگر مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ جب بھی دودھ شامل کیا جاتا ہے تو چائے اپنے بلڈ پریشر کو کم کرنے والے فوائد کو برقرار رکھتی ہے۔ اسی طرح گرین چائے کے حوالے سے نئی تحقیق میں یہ پتہ چلا ہے،

جذام کی دوا بھی کورونا وائرس کے خلاف مفید ہوسکتی ہے، تحقیق

ہانگ کانگ / کیلیفورنیا: امریکا اور ہانگ کانگ کے ماہرین نے ایک مشترکہ تحقیق کے بعد کہا ہے کہ جذام کی ایک عام اور کم خرچ دوا کووڈ 19 کے علاج میں بھی موثر ثابت ہوسکتی ہے۔ کلوفازیمین (Clofazimine) کہلانے والی یہ دوا ساری دنیا میں کئی سال سے عام دستیاب ہے اور جذام کے خلاف کامیابی سے استعمال ہو رہی ہے۔ واضح رہے کہ جذام (leprosy) جلد کی ایک بیماری ہے جس میں کھال پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں۔ جذام کو برص اور کوڑھ بھی کہا جاتا ہے جبکہ یہ غریب اور پسماندہ ممالک میں بہت عام ہے۔ تحقیقی مجلے ”نیچر“ میں اشاعت کے لیے منظور شدہ مقالے کے مطابق، ابتدائی تجربات میں کلوفازیمین نے کووڈ 19 وائرس کو خلیوں میں داخل ہو کر اپنی نقلیں بنانے اور بیماری پیدا کرنے سے باز رکھا۔ کلوفازیمین کے یہی اثرات ”مڈل ایسٹ ریسپائریٹری سینڈروم“ (MERS) کے خلاف بھی دیکھے گئے۔ 2012 سے شروع

ہونے والی یہ عالمی وبا بھی ایک کورونا وائرس ہی کا نتیجہ تھی، یعنی وہ وائرس موجودہ ”سارس کوو 2“ وائرس کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ ماہرین کو امید ہے کہ یہ دوا صرف موجودہ کورونا وائرس ہی نہیں بلکہ کورونا وائرس کی مزید تبدیل شدہ اور نئی اقسام کے خلاف بھی کارآمد ثابت ہوگی۔ بتاتے چلیں کہ اب تک مختلف امراض کی تقریباً دو درجن دوائیں کووڈ 19 کے خلاف مفید ثابت ہوچکی ہیں۔ امید ہے کہ کووڈ 19 کے علاج میں کلوفازیمین کے مزید تجربات جلد ہی شروع ہوجائیں گے۔

سفید مشروم کئی طرح کے کینسر کو بڑھنے سے روکتی ہے

سان فرانسسکو: سفید بٹن نما مشروم میں بعض کیمیائی اجزا کے بارے میں انکشاف ہوا ہے کہ یہ بالخصوص پروسٹیٹ کینسر کی رفتار کو بہت سست کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔ عالمی اینڈوکرائن سوسائٹی کی مجازی کانفرنس میں اس کی تفصیلات پیش کی گئی ہیں اور یہ تحقیقات چوہوں پر کی گئی ہیں۔ ’اینڈروجینس ایک طرح کے مردانہ جنسی ہارمون ہوتے ہیں جو پروسٹیٹ کینسر کے خلیات کو بڑھاتے ہیں۔ یہ اینڈروجن ریسپٹر سے جڑ کر اسے سرگرم کردیتے ہیں،‘ شیاؤئی چیانگ وانگ نے بتایا جو اس تحقیق کے سربراہ اور بیک مین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف سٹی آف ہوپ سے وابستہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وائٹ بٹن مشروم اینڈروجن ریسپٹر کے عمل کو روکتے ہیں۔ اس سے قبل سائنسدانوں نے سفید مشروم کے پاؤڈر ایسے مریضوں کو کھلایا جن میں پروسٹیٹ کینسر کا دوسرا حملہ ہوا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ پاؤڈر نے پروسٹیٹ کینسر کو بڑھانے والے اینٹی جین (پی ایس اے) کو کم کیا جس کے ثبوت خون میں ان کی کمی سے ظاہر ہوئے۔ اس قدرتی علاج کا کوئی مضر اثر بھی سامنے نہیں آیا۔ اب اس پورے عمل کو مزید سمجھنے کا آغاز کیا گیا ہے۔

زیتون کے فوائد

آپ کے دماغ کا 60 فیصد حصہ چربی ہے۔ زیتون میں صحت مند چربی ہوتی ہے جو آپ کے دماغ کو تیز اور زیادہ موثر انداز میں کام کرنے میں مدد کرتی ہے۔ زیتون بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کو کم کرنے کے لئے موثر ثابت ہوا ہے۔ وٹامن ای کے ساتھ، زیتون کا تیل آپ کی جلد اور آپ کے بالوں کیلئے بہترین ہے۔ بالوں کے لیے، کش کیے ہوئے ناشپاتی اور 2 کھانے کے چمچ زیتون کے تیل سے ایک پیسٹ بنائیں۔ تقریباً 30 منٹ تک اسے اپنے بالوں پر لگا کر رکھیں اور پھر بال دھولیں۔ زیتون اینٹی آکسیڈینٹ (خاص طور پر اولیوروپین، جو صرف زیتون میں پایا جاتا ہے) سے بھرا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ سوزش کی خصوصیات سے بھرپور ہیں۔ آپ کو جتنی زیادہ سوزش ہوگی، آپ کے جسم کو شفا اتنی ہی تیزی سے اور موثر طریقے سے ملے گی۔ ہم سب جانتے ہیں کہ بہتر ہڈیوں کے لیے کیلشیم کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک تحقیق میں پتا چلا ہے کہ جن لوگوں نے بہت زیادہ زیتون اور زیتون کا تیل استعمال کیا ان میں آسٹیوسائٹس کی سطح زیادہ تھی جو جسم کی ہڈیوں کو بنانے والے خلیات ہیں۔

کینسر کے خلیات پر نینو ذرات کی یلغار کا نیا طریقہ دریافت

ہیوسٹن، ٹیکساس / ٹیکساس: کینسر کے علاج کے تحت دنیا بھر میں امیونوتھراپی کا نام حال ہی میں سننے میں آیا ہے۔ اب اس ضمن میں نینو ذرات کی حامل ایک نئی دوا بنائی گئی ہے جو امنیاتی نظام کو تقویت دے کر سرطان اور اس کے خلیات سے بنے پھوڑوں کا خاتمہ کرتی ہے۔ امیونوتھراپی میں جسم کے اپنے قدرتی دفاعی نظام کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ خود سرطان کو چن چن کر ختم کرتا ہے لیکن اس میں بعض کینسر میں کامیابی حاصل ہوئی ہیں اور دوسری قسم کے کینسر میں یہ طریقہ بہت کامیاب نہ ہوسکا۔ تاہم اب امیونوتھراپی کی ایک دوا بنائی گئی ہے جس میں نینو ذرات اسٹیمولیٹر آف انٹرفیرون جین (اسٹنگ) نامی پروٹین کو سرگرم کرتے ہیں۔ اور اسی پروٹین پر تحقیق ہو رہی ہے جو امنیاتی نظام کا بہت اہم گوشہ بھی ہے۔

اگر اسٹنگ بیدار ہوجائے تو یہ کینسر کے ڈی این اے کو بھی پہچان کر اس سے دو دو ہاتھ کرسکتا ہے۔ اس ضمن میں یونیورسٹی آف ٹیکساس کے ہیرالڈ سمنس کینسر سینٹر کے جن منگ چیاؤ اور ان کے ساتھیوں نے برسوں کی محنت کے بعد تجربہ گاہ میں ایک پالیمر بنایا جو ازخود چھوٹے نینو ذرات کی شکل میں جمع ہوجاتا ہے۔ اس میں سی جی اے ایم پی نامی قدرتی چھوٹا سا سالمہ رکھ کر اس سے اسٹنگ کو سرگرم کیا جاسکتا ہے اور اس میں کامیابی حاصل کی گئی ہے۔ اس طرح نئی دوا اسٹنگ سالمے کو 48 گھنٹوں تک جگائے رکھتی ہے اور وہ اس دوران کینسر کے خلیات کو پچھاڑنے کا کام کرسکتا ہے۔ جب انہیں چوہوں پر آزمایا گیا تو اس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوئے اور کوئی منفی اثر بھی نہیں دیکھا گیا۔ اس کے بعد خود جسم کا اندرونی نظام اس قابل ہوگیا کہ وہ کینسر کا خاتمہ کرنے لگا۔

کینسر کا خطرہ کم کرنے میں مددگار آسان عادات

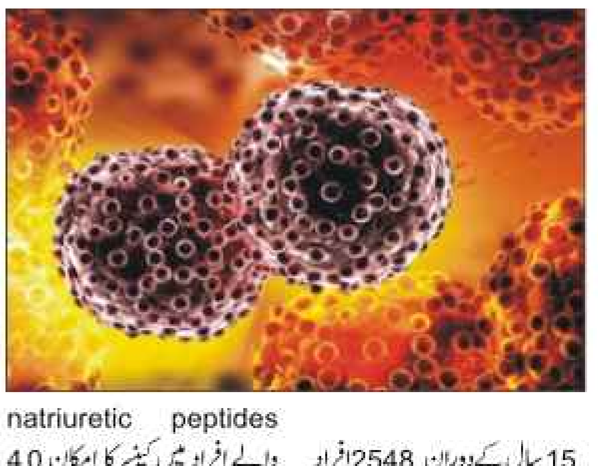

کینسر دنیا بھر میں بہت تیزی سے پھیلنے والا مرض بنتا جا رہا ہے جس کے نتیجے میں 2020 میں ایک کروڑ ہلاکتیں ہوئیں۔ مگر اس سے بچنا بہت آسان ہے بس دل کی صحت کے لیے اچھے طرز زندگی کو اپنانا امراض قلب کے ساتھ ساتھ کینسر سے بھی تحفظ فراہم کرسکتا ہے۔ یہ بات امریکا میں ہونے والی ایک نئی طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ میساچوسٹس جنرل ہاسپٹل اور دیگر اداروں کی اس تحقیق میں بتایا گیا کہ امراض قلب کا خطرہ بڑھانے والے عناصر کینسر کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔ تحقیق میں بتایا گیا کہ صحت بخش غذا اور دیگر طبی مسائل جیسے فشار خون اور ذیابیطس کو کنٹرول میں رکھنا امراض قلب کے ساتھ ساتھ کینسر کا خطرہ بھی کم کرتا ہے۔ اس تحقیق میں 20 ہزار سے زیادہ افراد کو شامل کیا گیا تھا اور آغاز میں ان میں کوئی بھی کینسر کا شکار نہیں تھا۔

15 سال کے دوران 2548 افراد میں کینسر کی تشخیص ہوئی اور محققین نے دریافت کیا کہ امراض قلب کا باعث بننے والے روایتی عناصر جیسے عمر، جنس اور تمباکو نوشی کینسر سے بھی متعلق ہے۔ انہوں نے یہ بھی دریافت کیا کہ دل پر تناؤ کا عندیہ دینے والے natriuretic peptides کی زیادہ سطح بھی کینسر کے سنگین خطرے کی جانب اشارہ ہوسکتا ہے۔ تحقیق میں شامل زیادہ natriuretic peptides والے افراد میں کینسر کا امکان 40 فیصد تک بڑھ گیا۔ اس کے مقابلے میں دل کو صحت مند رکھنے والی عادات جیسے بلڈ پریشر، کولیسٹرول، بلڈ شوگر اور جسمانی وزن کو کنٹرول میں رکھنا اور صحت بخش غذا کا استعمال کینسر کا خطرہ بھی کم کرتے ہیں۔ محققین نے کہا کہ دل کی شریانوں سے جڑے امراض اور کینسر کے درمیان تعلق براہ راست نہیں مگر ہماری عادات یا رویے اس پر اثرانداز ہونے والے عوامل ہیں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

راجیہ سبھا میں جیا بچن کے ریمارکس پر ہنگامہ، چیئرمین ناراض

نئی دہلی// راجیہ سبھا میں سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ جیا بچن نے جمعہ کو چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ کے لہجے (بات کرنے کے انداز) پر سوال اٹھایا، جس کی وجہ سے چیئرمین ناراض ہو گئے اور انہوں نے باوقار طرز عمل کا مشورہ دیا، جب کہ اس دوران اپوزیشن نے شدید احتجاج کیا۔ اراکین نے 'داداگیری نہیں چلے گی' کے نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کیا جس کے بعد اپوزیشن کے طرز عمل کو غیر مہذب قرار دیتے ہوئے ایوان میں مذمتی تحریک پیش کی گئی۔ اس کے بعد ایوان کی کارروائی لنچ کے وقفے تک ملتوی کر دی گئی۔ کھانے کے وقفے کے بعد بھی کارروائی پہلے ڈھائی بجے، پھر سہ پہر تین بجے اور پھر ساڑھے تین بجے تک ملتوی کرنی پڑی۔ ایوان میں وقفہ سوالات کے آغاز پر کانگریس کے جے رام رمیش نے چیئرمین سے جاننا چاہا کہ اپوزیشن لیڈر ملک ارجن کھڑگے کے بارے میں بجٹ پر بحث کے دوران بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن گھنشیام تیواری کے ریمارکس پر کیا کارروائی کی گئی ہے۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ کچھ قابل اعتراض باتیں کہی گئیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ آپ رولنگ دیں گے۔ انہوں نے سوال کیا کہ وہ رولنگ کیا ہے؟ اس کے جواب میں چیئرمین نے کہا کہ مسٹر کھڑگے اور مسٹر تیواری دونوں میرے کمرے میں آئے تھے۔ ہر ایک چیز کا جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر تیواری نے کہا تھا کہ اگر کچھ قابل اعتراض ہے تو میں ایوان میں معافی مانگنے کو تیار ہوں۔ کھڑگے جی نے بھی اس بات سے اتفاق کیا کہ اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے، وہ اس وقت سمجھ نہیں پائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر تیواری نے مسٹر کھڑگے کی تعریف میں بہترین باتیں کہی ہیں۔ کوئی قابل اعتراض بات نہیں تھی۔ اس پر مسٹر کھڑگے نے کہا کہ ایوان کو بھی ان باتوں کا علم ہونا چاہیے۔ راجیہ سبھا کے چیئرمین نے کہا کہ مسٹر تیواری نے پارلیمانی زبان میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس پر مسٹر رمیش نے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ اس پر چیئرمین نے کہا کہ تعریف پر کوئی معافی نہیں مانگتا۔ وہ معافی نہیں مانگیں گے۔ اس پر کانگریس کے پرمود تیواری نے کہا کہ وہ اپنے کہے ہوئے الفاظ کو دہرانا نہیں چاہتے۔ اپوزیشن لیڈر کے لیے ان کا لہجہ مناسب نہیں تھا۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ اقربا پروری کا الزام تھا، اقربا پروری کی بات ہو رہی تھی۔ چیئرمین نے کہا کہ اگر کوئی مسئلہ ہے تو تحریری طور پر دیں۔ چیئرمین نے مسٹر رمیش کو ان کے نام کی نشاندہی کرنے کے خلاف بھی خبردار کیا۔ اس پر کانگریس کے ایک ممبر نے کہا کہ وہ نام کیوں بتائیں گے۔ اپوزیشن لیڈر کے ساتھ ہونے والی ایک بات بتانے کے لیے نام بتاؤں گا تم کو۔ کیوں ہنس رہے ہو، کیوں مسکرا رہے ہو، کیوں بیٹھے ہو؟ اس کے بعد چیئرمین نے ڈی ایم کے کے تروچی شیوا کو پہلے بولنے کی اجازت دی۔ مسٹر شیوا نے درخواست کی کہ جب بھی اپوزیشن لیڈر اپنے خیالات پیش کرنا چاہیں تو انہیں ایسا کرنے دیا جائے۔ اس کے بعد چیئرمین نے جیا امیتابھ بچن سے کہا کہ وہ اپنا موقف پیش کریں۔ مسز بچن نے کہا "میں ایک فنکار ہوں اور باڈی لینگویج اور اظہار کے انداز کو سمجھتی ہوں۔ معاف کیجئے گا جناب آپ کا لہجہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم اتحادی ہیں، آپ سیٹ پر بیٹھے ہیں۔ آپ کا لہجہ ناقابل قبول ہے۔" اس پر چیئرمین ناراض ہو گئے اور سخت لہجے میں کہا کہ بہت ہو گیا، آپ کو ایوان کا وقار برقرار رکھنا ہے۔ آپ نے عزت کمائی ہے، لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایک اداکار ڈائریکٹر کے ماتحت کام کرتا ہے، آپ نہیں دیکھتے کہ کیا ہے۔ سب کا احترام کرنا چاہیے۔

حکومت کی پالیسیوں پر ٹیکس دہندگان کا اعتماد بڑھا ہے/ سیتا رمن

نئی دہلی// وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے کہا ہے کہ اس بجٹ میں متوسط طبقے کو ٹیکس میں ریلیف دیا گیا ہے اور تنخواہ دار ملازمین کے لیے معیاری کٹوتی 50 ہزار سے بڑھا کر 60 ہزار کر دی گئی ہے۔ جس کا براہ راست فائدہ عوام کو پہنچے گا۔ وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے بدھ کو لوک سبھا میں فنانس بل 2024 (2) پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کووڈ کے وقت ترقی یافتہ ممالک میں ٹیکس کی شرح میں اضافہ کیا گیا تھا لیکن وزیر اعظم نریندر مودی نے کووڈ کے اخراجات کے لئے ٹیکسوں میں اضافہ نہ کرنے کی ہدایات دیں۔ اس ہدایت کے بعد حکومت نے 2020 اور 2023 کے درمیان کوئی ٹیکس نہیں بڑھایا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ 2014 میں ٹیکس دہشت گردی اور لوگوں سے پیسے بٹورنے کی شکایات تھیں لیکن مودی حکومت نے اس دور کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے اور ٹیکس دہندگان کا اعتماد بڑھا ہے۔ ایم ایس ایم ای کو نئے ٹیکس دہندگان سے زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ اس عبوری بجٹ میں 19 لاکھ ٹیکس دہندگان کی ٹیکس کی مانگ کو ہٹا دیا گیا تاکہ ٹیکس تنازعات کو ختم کیا جا سکے۔ بجٹ میں اینجل ٹیکس کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے جو 2012 میں متعارف کرایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن اسے انتقامی بجٹ بتا کر تنقید کر رہی ہے جبکہ یہ اینجل ٹیکس خود کانگریس حکومت کے دور میں لگایا گیا تھا۔ محترمہ سیتا رمن نے کہا کہ حصص اور سیکورٹیز میں سرمایہ کاری پر طویل مدتی سرمایہ کاری کے لیے چھوٹ کی حد 1 لاکھ روپے سے بڑھا کر 1.25 لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔ اس سے متوسط طبقے کو بھی فائدہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، 'میں ان لوگوں کو بتانا چاہتی ہوں جو متوسط طبقے پر ٹیکس کا بوجھ بڑھانے کی بات کرتے ہیں کہ ان کے ایک وقت تک صرف آمدنی پر 98 فیصد تک ٹیکس ہوتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر 2004 سے 2014 تک بڑے پیمانے پر کرپشن کا ماحول نہ ہوتا تو آج ملک کی معاشی حالت بہتر ہوتی۔

سپریم کورٹ کے خلاف پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے ایک جج کے نامناسب تبصرے کو سپریم کورٹ نے ہٹا دیا

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے ایک جج کی طرف سے سپریم کورٹ کے خلاف کیے گئے تبصروں کو "حکم عدولی پر نامناسب"، "قابل مذمت" اور توہین عدالت کے استعمال کے مساوی مانتے ہوئے بدھ کو انہیں ہٹانے کا حکم دیا۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس بی آر گوائی، جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس رشیکیش رائے کی بنچ نے اس (سپریم کورٹ) کا ازخود نوٹس (معاملے) کی سماعت کے بعد کہا کہ وہ اپنے آئینی فرض کے مطابق اس معاملے میں مداخلت کرنے کی پابند ہے، کیونکہ تبصرے اس کے اختیار کو کمزور کرتے ہیں۔ عدالت عظمیٰ کی بنچ نے ان تبصروں کو تشویشناک قرار دیا اور کہا کہ ان سے عدالت عظمیٰ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے اور اسے امید ہے کہ مستقبل میں کچھ احتیاط برتی جائے گی۔ بنچ نے کہا، "ہمیں امید ہے کہ عدالت کو مستقبل میں اس جج یا اس ملک میں کسی دوسرے جج کے کیس میں اسی طرح کے کیس میں مداخلت نہیں کرنی پڑے گی۔" عدالت عظمیٰ کے پانچ سینئر ترین ججوں کی بنچ نے 17 جولائی کو دیے گئے ایک حکم میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے جسٹس راجبیر سہراوت کے کچھ تبصروں کو خارج کر دیا۔ ہائی کورٹ کے اس جج نے سپریم کورٹ کے اس نظریے کو مسترد کر دیا تھا کہ "وہ خود کو حقیقت سے زیادہ اعلیٰ سمجھتی ہے اور ہائی کورٹ کو آئینی طور پر اس سے کم اعلیٰ سمجھتی ہے۔" عدالت عظمیٰ نے منگل کو 'پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے 17 جولائی 2024 کے حکم اور ذیلی امور' کے سلسلے میں ازخود معاملہ درج کیا تھا۔ پانچ رکنی بنچ نے کہا، "عدالتی نظام کی درجہ بندی کی نوعیت کے تناظر میں عدالتی نظم و ضبط کا مقصد تمام اداروں کے وقار کو برقرار رکھنا ہے، چاہے وہ ڈسٹرکٹ کورٹ ہو یا ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ۔" بنچ نے کہا، "ایسی صورت حال میں (جہاں اس عدالت کے اختیار کو مجروح کیا جا رہا ہے)، یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم عدالتی درجہ بندی کے تقدس کو برقرار رکھیں۔ اس لیے ہم جسٹس شیراوت کے تبصروں کو ہٹاتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ احتیاط برتی جائے گی۔" بنچ نے واضح کیا کہ عدالت عظمیٰ کے حکم کی تعمیل پسند کا معاملہ نہیں ہے بلکہ آئینی ذمہ داری کا معاملہ ہے۔ بنچ نے کہا کہ فریقین کسی حکم سے ناراض ہو سکتے ہیں۔ اعلیٰ آئینی فورم کے حکم سے جج بھی ناراض نہیں ہوتے۔ اس طرح کے تبصروں سے پورے عدالتی نظام کی بدنامی ہوتی ہے۔ اس سے نہ صرف اس عدالت کا وقار متاثر ہوتا ہے بلکہ ہائی کورٹ کا وقار بھی متاثر ہوتا ہے۔ بنچ نے اٹارنی جنرل آر وینکٹرمنی اور سالیسٹر جنرل تشار مہتا کے دلائل سننے کے بعد کہا کہ اگرچہ تبصرے توہین کی حد پر تھے، لیکن وہ تحمل کا مظاہرہ کرنے پر مائل تھی۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے پہلے ہی جج کے حکم کا ازخود نوٹس لیا تھا اور اس پر روک لگا دی تھی۔ بنچ نے کہا، "ہمیں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کی سنگل بنچ کی طرف سے دیے گئے تبصروں سے دکھ ہوا ہے۔ یہ تبصرے سپریم کورٹ کے حکم کے سلسلے میں کیے گئے ہیں۔" سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ سنگل جج کی کارروائی کا ایک ویڈیو کلپ پہلے ہی گردش میں ہے۔ مسٹر وینکٹرمنی نے کہا کہ ہائی کورٹ کے جج کی طرف سے "کچھ خلاف ورزی" ہوئی ہے، جو کہ نامناسب ہے۔ مسٹر مہتا نے کہا کہ ویڈیو کلپ "سنگین توہین" کا معاملہ بناتا ہے کیونکہ یہ طرز عمل نہ صرف عدالتی وقار اور عدالتی نظم و ضبط کے خلاف ہے بلکہ توہین آمیز بھی ہے۔

بنگلہ دیش میں اقلیتوں کے خلاف تشدد قابل مذمت/ سی ڈی پی ایچ آر

نئی دہلی// سینٹر فار ڈیموکریسی، پلورلزم اینڈ ہیومن رائٹس (سی ڈی پی ایچ آر) نے تشدد سے متاثرہ بنگلہ دیش میں اقلیتوں کے تحفظ پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور اقوام متحدہ سمیت بین الاقوامی ایجنسیوں سے ہندوؤں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف ہونے والے تشدد کو روکنے کے لئے موثر اقدامات کرنے کی اپیل کی ہے۔ سی ڈی پی ایچ آر نے بدھ کو کہا کہ بنگلہ دیش میں جاری سیاسی تشدد تشویشناک ہے اور سی ڈی پی ایچ آر اس کی شدید مذمت کرتا ہے۔ سی ڈی پی ایچ آر نے کہا کہ بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے استعفیٰ اور ملک سے ان کے جانے کے بعد سے عام شہریوں اور اقلیتی برادری کے ارکان کے خلاف تشدد کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ پیر کو ملک کے مختلف حصوں میں کم از کم چار مندروں پر حملہ کیا گیا۔ عوامی لیگ کے ایک اقلیتی ہندو رہنما کی ہلاکت کی بھی خبر آئی ہے۔ بنگلہ دیش کی ایک بڑی اقلیتی تنظیم ہندو بدھسٹ کرسچن یونٹی کونسل کے مطابق ملک میں اقلیتوں کے لیے حالات انتہائی کشیدہ ہیں۔ ان کی رپورٹ کے مطابق کوکانا میں رادھا گووند مندر پر حملہ کیا گیا۔ پنچ گڑھ، ٹھاکر گاؤں، لوہا گرہ، نواکھلی، جھینیدا، جھنوریا، ڈومر، تنگیل، شریعت پور، لالمونیر ہاٹ، منشی گنج، میمون گنج، چاند پور، اراپہر، کھلنا، دیناج پور، سنگڑی، کشمی پور، کشور گنج، جیسور، جھنوریا، جیسور ضلع میں اقلیتوں کی ملکیتی کم از کم 22 دکانوں کو لوٹ لیا گیا۔ سی ڈی پی ایچ آر نے کہا کہ یہ اب فوج کی ذمہ داری ہے کہ وہ پرتشدد بنیاد پرستوں کو ملک کو جلانے اور شہریوں کی زندگیوں پر حملہ کرنے سے روکے۔ سی ڈی پی ایچ آر نے متعلقہ حکام سے اقلیتوں کے تحفظ کے لیے فیصلہ کن اقدام کرنے کی درخواست کی ہے اور اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اقلیتوں کے تحفظ کے لیے موثر اقدامات کریں۔

ہینڈلوم انڈسٹری کو فیشن ڈیزائننگ سے جوڑنے کی ضرورت ہے/ دھنکھڑ

نئی دہلی// نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے ہینڈلوم انڈسٹری کو فیشن ڈیزائننگ سے جوڑنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اقتصادی قوم پرستی ملک کی اقتصادی ترقی کی بنیاد ہے۔ بدھ کو یہاں 10 ویں قومی ہتھ کرگھا دن کی تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر دھنکھڑ نے کہا کہ ہتھ کرگھے کی مصنوعات وزیر اعظم کے "بی ووکل فار لوکل" پہل کا ایک اہم حصہ ہیں اور انہوں نے سودیشی تحریک کی حقیقی روح میں ہینڈلوم کو فروغ دینے پر زور دیا ہے۔ ہینڈلوم ڈے کا اہتمام 7 اگست 1905 کو شروع ہونے والی سودیشی تحریک کی تاریخی اہمیت پر کیا جاتا ہے۔ اس تقریب میں مرکزی ٹیکسٹائل وزیر گری راج سنگھ، ٹیکسٹائل کی وزیر مملکت پبترا مارگریٹا، ٹیکسٹائل کی وزارت کی سکریٹری رچنا شاہ اور دیگر معززین موجود تھے۔ اقتصادی قوم پرستی کو اقتصادی ترقی اور اقتصادی آزادی کی بنیادی بنیاد قرار دیتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہینڈلوم کی ماحولیاتی اور ثقافتی اہمیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہینڈلوم کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ ملک کی ضرورت ہے اور موسمیاتی تبدیلی کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اہم ہے۔ روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں ہینڈلوم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسی مصنوعات کے لیے مناسب مارکیٹنگ کے مواقع کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ یہ دیہی خواتین کو بااختیار بناتا ہے۔ نائب صدر جمہوریہ نے ملک کے صنعتی گھرانوں سے بھی بڑے پیمانے پر ہینڈلوم مصنوعات کا استعمال کرنے کی اپیل کی اور کہا کہ اس طرح کے عوام سے نہ صرف ہندوستانی ثقافت کو فروغ ملے گا بلکہ ملک کی معیشت اور روزگار کے مواقع میں بھی اہم کردار ادا ہوگا۔

دھنکھڑ راجستھان ہائی کورٹ کی پلاٹینم جوبلی تقریب میں مہمان خصوصی ہوں گے

نئی دہلی// نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ 9 اور 10 اگست کو راجستھان کے دورے پر ہوں گے اور جودھپور میں جوڈیشل افسران کی ریاستی سطح کی کانفرنس میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کریں گے۔ نائب صدر سکریٹریٹ نے بدھ کو یہاں بتایا کہ مسٹر دھنکھڑ اور ڈاکٹر سدیش دھنکھڑ 9 اگست سے راجستھان کے جودھ پور کے دو روزہ دورے پر ہوں گے۔ دورے کے پہلے دن مسٹر دھنکھڑ جودھ پور میں عدالتی افسران کی ریاستی سطح کی کانفرنس میں مہمان خصوصی ہوں گے۔ دوسرے دن نائب صدر راجستھان ہائی کورٹ، جودھ پور کی پلاٹینم جوبلی تقریبات سے بطور مہمان خصوصی خطاب کریں گے۔

ساحلی سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے بین وزارتی کمیٹی کی تشکیل/ رائے

نئی دہلی// وزیر مملکت برائے داخلہ نتیانند رائے نے بدھ کو راجیہ سبھا میں بتایا کہ حکومت ملک میں مجموعی طور پر ساحلی سلامتی کے لیے پابند عہد ہے اور اسے مضبوط بنانے کے لیے ایک بین وزارتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ ایوان میں وقفہ سوالات کے دوران ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر رائے نے کہا کہ حکومت ساحلی سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے کئی اقدامات کر رہی ہے۔ مجموعی طور پر ساحلی سلامتی کے لیے ایک بین وزارتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے اب تک تین اجلاس ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ساحلی ریاستوں میں تین سطحی سیکورٹی فراہم کی جا رہی ہے۔ ایک دیگر ضمنی سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ممبئی دہشت گردانہ حملے کے بعد ساحلی ریاستوں کو جدید ترین کشتیاں دی گئی تھیں لیکن بعد میں پتہ چلا کہ ریاستوں کی جانب سے تکنیکی کمی کی وجہ سے ان کی مناسب دیکھ بھال نہیں کی جا رہی تھی۔ افرادی قوت سے متعلق صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد ان ریاستوں کے لیے اضافی کشتیاں نہیں خریدی جا رہی ہیں۔

وایناڈ سانحہ کو قومی آفت قرار دیا جانا چاہئے/ راہل

نئی دہلی// لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے وایناڈ سانحہ کو قومی آفت قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایوان میں وقفہ صفر کے دوران یہ مطالبہ کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ وایناڈ میں بھاری بارش کے باعث مٹی کے تودے گرنے سے تقریباً 400 لوگ ہلاک ہو گئے اور بڑی تعداد میں لوگ لاپتہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو وایناڈ کے بے گھر لوگوں کی باز آبادکاری کے انتظامات کرنا چاہیے اور وہاں ہونے والے نقصانات کی تلافی کرنی چاہیے۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ انہوں نے اور ان کی بہن پرینکا گاندھی واڈرا نے وایناڈ میں تباہی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ دو کلومیٹر پہاڑی سڑک پر لینڈ سلائیڈنگ ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے وایناڈ کو جوڑنے والی بڑی سڑکیں منقطع ہو گئی ہیں۔ بعض گھروں میں صرف ایک آدمی زندہ بچا ہے اور بعض میں صرف ایک بچہ زندہ بچا ہے۔ مسٹر گاندھی نے فوج، نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس، اسٹیٹ ڈیزاسٹر ریسپانس فورس، پولیس اور دیگر یونٹوں کی تعریف کی جو وایناڈ میں لینڈ سلائیڈنگ کے بعد ہونے والی تباہی کے بعد راحت اور بچاؤ کاموں میں مصروف ہیں، جن کی کوششوں سے متاثرین کی بہت مدد ہوئی ہے۔ انہوں نے ریاستی افواج کو وہاں بھیجنے پر کرناٹک، تمل ناڈو اور تلنگانہ کی ریاستی حکومتوں کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔

آئین کا تحفظ ہر قیمت پر/ نڈا

نئی دہلی// راجیہ سبھا میں قائد ایوان جگت پرکاش نڈا نے بدھ کو کہا کہ مودی حکومت آئین اور اس کی تمہید کے تحفظ کے لئے پابند عہد ہے اور ان کی ہر قیمت پر حفاظت کی جائے گی۔ مسٹر نڈا ایوان میں وقفہ صفر کے دوران اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے کے آئین کی تمہید کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کے معاملے کا جواب دے رہے تھے۔ مسٹر نڈا نے کہا کہ مودی حکومت آئین کے مطابق کام کرتی ہے اور آئین کی حفاظت کرتی ہے نیز آئین اور تمہید کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے 25 جون 1975 کو آئین پر ڈاکہ ڈالا تھا۔ 9 ریاستوں کی حکومتیں یک وقت برطرف کر دی گئی تھیں۔ قبل ازیں مسٹر کھڑگے نے کہا کہ این سی ای آر ٹی کی کتابوں سے آئین کی تمہید کو ہٹایا جا رہا ہے۔

بھارتی بحری جہاز آئی این ایس تبر چار روزہ دورے پر برطانیہ کے لندن پہنچ گیا

نئی دہلی// بھارتی بحریہ کا صف اول کا جہاز، آئی این ایس تبر 07 اگست 24 کو چار روزہ دورے پر لندن بندرگاہ پر پہنچ گیا۔ بھارتی بحریہ اور برطانیہ کی شاہی بحریہ کے درمیان تاریخی تعلقات ہیں، جو حالیہ دہائیوں میں مسلسل فروغ پا رہے ہیں۔ دونوں طرف سے بحری جہاز باقاعدگی سے ایک دوسرے کے ممالک کا دورہ کرتے رہے ہیں اور دونوں ملکوں کی بحریہ نے مختلف بحری مشقوں میں ایک ساتھ حصہ بھی لیا ہے۔ دونوں بحری افواج کونکن نامی دو طرفہ بحری مشق کے لیے ایک دیرینہ شراکت داری بھی کرتی ہیں، جو پچھلے کئی برسوں سے ہر سال منعقد کی جاتی ہے۔ بھارتی بحریہ اور برطانیہ کی شاہی بحریہ کے درمیان پیشہ ورانہ تال میل کا سلسلہ لندن کی بندرگاہ پر آئی این ایس تبر کے چار روزہ قیام کے دوران طے کیا گیا ہے۔ آئی این ایس تبر کا عملہ اولڈ ایج ہوم میں برطانیہ کی شاہی بحریہ کے سبکدوش پنشن یافتگان کو کمیونٹی سروس بھی فراہم کرے گا، جس میں وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے نظریے وسودھیو کٹم بکم کو اجاگر کیا جائے گا۔ دونوں ملکوں کی بحریہ کی یہ مصروفیات دو طرفہ تعلقات کو بڑھانے کی کوشش کرتی ہیں، خاص طور پر دونوں ممالک کے درمیان سمندری شعبے میں اور بھارتی ثقافت کو اجاگر کرنے کا موقع بھی فراہم کرتی ہیں۔ آئی این ایس تبر، روس میں بھارتی بحریہ کے لیے بنایا گیا ایک بھاری بھرکم جہاز ہے۔ اس جہاز کی کمان کیپٹن ایم آر ہریش سنبھال رہے ہیں اور اس پر تقریباً عملے کے 280 افراد موجود ہیں۔ یہ جہاز متعدد قسم کے ہتھیاروں اور سینسروں سے آراستہ ہے اور یہ بھارتی بحریہ کے صف اول کے جہازوں میں سے ایک ہے۔ یہ جہاز بھارتی بحریہ کے مغربی بیڑے کا حصہ ہے جو مغربی بحریہ کی کمان کے تحت ممبئی میں واقع ہے۔

شمال مشرقی ہندوستان اور ہماچل پردیش میں موسم کی نگرانی کو بڑھانے کیلئے 10 ایکس بینڈ ڈوپلر ویدر راڈار کی تنصیب شروع/ ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی// سائنس اور ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، ارضیاتی سائنسز کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، وزیر اعظم کے دفتر میں وزیر مملکت، محکمہ جوہری توانائی، محکمہ خلائی، عملہ، عوامی شکایات اور پنشن کے وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے راجیہ میں ایک غیر ستارہ والے سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت ہند نے ہندوستان کی شمال مشرقی ریاستوں اور ہماچل پردیش کے ضلع لاہول اور سپیتی میں موسم کی پیشن گوئی اور نگرانی کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے 10 ایکس بینڈ ڈوپلر ویدر راڈارز (ڈی ڈبلیو آر ایس) کی خریداری اور تنصیب شروع کی ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ کیا کہ شمال مشرقی ریاستوں میں گوہاٹی، دھوبری، جورہاٹ، تیز پور، اور آسام میں سلچر سمیت میزورم میں ایزول؛ ناگالینڈ میں دیماپور؛ منی پور میں امپھال؛ اور اروناچل پردیش میں منڈلا ٹاپ اور نمسائی کلیدی مقامات پر راڈار نصب کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ "راڈار سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ موسم سے متعلقہ واقعات کی نگرانی کرنے اور ان کا جواب دینے کے لیے خطے کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ کریں گے"۔ ارضیاتی سائنسز کے مرکزی وزیر نے بتایا کہ شمال مشرق میں تنصیبات کے علاوہ، حکومت نے ہماچل پردیش کے لاہول اور سپیتی ضلع کے لیے ایکس بینڈ ڈی ڈبلیو آر کی خریداری کا عمل کامیابی کے ساتھ مکمل کر لیا ہے۔ انہوں نے اپنے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ راڈار ہمالیہ کے خطے میں موسم کی پیشن گوئی کو بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا، جو کہ اچانک اور شدید موسمی تبدیلیوں کا شکار ہے، جو کہ آفات سے نمٹنے کی تیاری کو بہتر بنانے اور ان خطوں کے شہریوں کو موسم کی درست معلومات فراہم کرنے کے حکومتی عزم کو واضح کرتا ہے۔ ان ریڈاروں کی تعیناتی حکومت ہند کی طرف سے ملک کے موسمیاتی بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے وسیع تر اقدام کا حصہ ہے۔ زیادہ درست اور بروقت موسم

سرجن وائس ایڈمرل انوپم کپور نے ڈائریکٹر جنرل ہسپتال سروسز (آرمڈ فورسز) کا چارج سنبھالا

نئی دہلی// سرجن وائس ایڈمرل انوپم کپور نے آج ڈائریکٹر جنرل آرمڈ فورسز میڈیکل سروسز کے دفتر میں ڈائریکٹر جنرل ہاسپٹل سروسز (آرمڈ فورسز) کا چارج سنبھال لیا۔ فلیگ آفیسر کو 27 جون 1987 کو ہندوستانی بحریہ میں کمیشن دیا گیا تھا۔ ڈی جی ایچ ایس (مسلح افواج) کا عہدہ سنبھالنے سے پہلے فلیگ آفیسر نے مغربی نیول کمانڈ کے کمانڈ میڈیکل آفیسر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے ہندوستانی بحریہ کے بڑے اسپتالوں آئی این ایچ ایس اور آئی این ایچ ایس اسونی جیسوں کی بھی کمانڈ کی ہے۔ باوقار آرمڈ فورسز میڈیکل کالج، پونے کے سابق طالب علم، سرجن وائس ایڈمرل کپور نے امراض نسواں اور زچگی میں مہارت حاصل کی ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر کل مالدیپ کا دورہ کریں گے

نئی دہلی// وزیر خارجہ ایس جے شنکر جمعہ کو مالدیپ کا دورہ کریں گے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ جے شنکر کا دورہ مالدیپ کے صدر محمد موئزو کے جون میں دورہ کے بعد ہوگا جب وہ وزیر اعظم نریندر مودی کی تقریب حلف برداری میں شرکت کے لیے نئی دہلی آئے تھے۔ ایم ای اے نے مزید کہا کہ جے شنکر اتوار تک تین دن تک مالدیپ میں رہیں گے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ جے شنکر کے دورے کا مقصد ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان دو طرفہ شراکت داری کو مضبوط بنانا ہے اور پڑوسی کے لئے ہندوستان کے وژن کے لئے ملک کی مرکزیت پر زور دیا ہے۔

فحش گوئی بنام مزاح!

از قلم محمد فرقان، بنگلور
(ڈائریکٹر مرکز تحفظ اسلام ہند)

حیا نہیں ہے زمانے کی زباں میں باقی!

میں اپنی تحریر کا آغاز اس دعا کے ساتھ کررہا ہوں کہ ہمارے کچھ اپنے مسلمان جو فحش گوئی بطور مزاح یا مذاق سمجھ کر کررہے ہیں انہیں اللہ ہدایت نصیب فرمائے اور وہ اس سے توبہ کرلیں۔ اس عنوان پر لکھنے کی ضرورت یوں محسوس ہوئی کہ آج ہمارے معاشرے میں فحش گوئی ایک عام بات بن گئی ہے۔ ہماری نظروں نے ایسے کچھ کم بخت ملعون لوگوں کو بھی دیکھا جو اللہ کے گھر مسجد جیسی مقدس جگہ میں بھی العیاذ باللہ فحش کلامی جس میں خصوصاً مباشرت اور جماع کی کیفیات اور شرمگاہ سے متعلق باتیں کررہے تھے! لاکھ سمجھانے پر بھی وہ منحوس لوگ رجوع ہونے کیلئے تیار نہیں۔ کئی دنوں سے یہ بوجھ دل میں لیے بے چین رہا کہ ہماری نظروں نے تو چند افراد کو دیکھا ہے نا جانے ایسے کتنے بدبخت اور ہونگے۔ پھر اللہ نے دل میں خیال ڈالا کہ اس موضوع پر کچھ روشنی ڈالی جائے اور مسلمانوں کو اسکے انجام اور اسکی حقیقت سے آگاہ کیا جائے۔ اللہ کرے کہ ان تمام فحش گو کو ہدایت نصیب ہو۔ آمین

آج کے اس پرفتن دور اور خزاں رسیدہ معاشرہ میں زبان کا بیہودہ استعمال حد سے تجاوز کر چکا ہے۔ جبکہ انسان کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور کل حشر کے میدان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ پاکیزہ اور نیک کلمات بولنے چاہئیں۔ زبان کا باہمی تعلقات پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ نیک کلام کے اندر ایک مقناطیسی کشش ہوتی ہے۔ مومن کی زبان گندے اور غلیظ کلام سے محفوظ رہتی ہے۔ اس کا کلام پاکیزہ ہوتا ہے۔ حدیث میں مومن کی صفات بیان ہوئی ہیں کہ وہ نہ طعنہ زن، نہ بہت بد دعا کرنے والا، نہ بے حیا اور نہ گندی زبان والا ہوتا ہے۔ بلکہ وہ حیادار ہوتا ہے اور حیادار شخص کی زبان اس کے قابو میں رہتی ہے۔ حضور صلعم نے ہمیں ہر چیز کی طرح اپنی زبان کا استعمال کرنا بھی سکھایا ہے۔ لیکن آج مسلمان اپنی زبان کا غلط استعمال کررہے ہیں۔ اسی کی ایک مثال فحش گوئی یا فحش کلامی یا گندی باتیں کرنا ہے۔

فحش گوئی قابل شرم، بیہودہ اور بے حیائی کی بات کو کہتے ہیں۔ فحش گوئی یا کلامی سے مراد یہ ہے کہ ان باتوں کو واضح الفاظ میں ذکر کردیا جائے جن کا صراحۃً اظہار برا سمجھا جاتا ہو مثلاً جماع کی کیفیات یا پوشیدہ امراض کو (بلا حاجتِ شرعی) بیان کرنا۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان)۔ فحش گوئی فطرت کے خباثت کی علامت ہے۔ بدقسمتی سے آج ہمارے معاشرے میں فحش گوئی کے شوقین بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں جو حصول لذت اور دوستوں کی محفلیں گرمانے کے لئے شہوت بھری گفتگو کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "فحش گوئی اور بداخلاقی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں!" (مسند احمد)۔ اور یہ دونوں برائیاں اس قدر تباہ کن ہیں کہ یہ عادتیں دوسروں میں بہت جلد منتقل ہوتی ہیں۔ لہٰذا ہماری صحبت کا اچھا ہونا بہت ضروری ہے۔ بروز قیامت سب سے برا شخص وہ ہوگا جسے لوگ اس کی فحش کلامی سے بچنے کیلئے چھوڑ دیں گے۔ فحش کلامی کرنے والا بدنصیب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا ہے۔ گناہ پر راضی ہونا یا اس میں تعاون کرنا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ فحش گوئی اور بدگوئی اسلام کی تعلیمات اور اس کی خصوصیات کے منافی تو ہے ہی، انہیں کوئی شریف معاشرہ بھی برداشت نہیں کرتا۔ انسان اپنے کلام سے پہچانا جاتا ہے اور اُس کی گفتگو اُس کے کردار اور شخصیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ لوگوں کی نظروں میں بدکلام اور فحش گو کی عزت دو کوڑی کی بھی نہیں رہتی اور اس سے میل جول کوئی گوارہ نہیں کرتا۔ نیز فحش گوئی سے انسان نہ صرف اپنا وقار تباہ کرتا ہے بلکہ ان لوگوں کی بھی توہین کرتا ہے جن لوگوں نے اسکی تربیت کی ہے۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ "مومن کی شان یہ ہے کہ وہ طعن و تشنیع یا لعنت کرنے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی فحش گوئی اور بدزبانی اس کا شعار ہوتا ہے" (ترمذی)۔ ایک اور جگہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم فاشی اور فحش گوئی سے بچو! کیونکہ اللہ تعالیٰ فاشی اور فحش گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے" (مسند احمد)۔ ایک دوسری حدیث میں ہے: "اللہ تعالیٰ بدزبان اور بے ہودہ گوئی کرنے والے سے بغض وعداوت رکھتا ہے" (ترمذی)۔ بس مذاق میں بھی ایک دوسرے کو گالی دینا اور آپس میں فحش گفتگو کرنا گناہ ہے! بلکہ یہ یکطرفہ زنا بھی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کان کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بولنا (باتیں کرنا) ہے، دماغ کا زنا سوچنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل کا زنا تمنا اور خواہش کرنا ہے، اور شرمگاہ اسکی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے" (صحیح مسلم)۔ فحش گوئی میں مباشرت اور جماع کی کیفیات کو پیش کرنا کیا زبان کا زنا نہیں ہے؟ کیا اسکے بارے میں سوچنا دماغ کا زنا نہیں ہے؟ دوران گفتگو تمنا اور خواہش کا ظاہر کرنا کیا دل کا زنا نہیں ہے؟ یقیناً ہے!!! اس سے یہ بات بھی ثابت ہوجاتی ہے کہ فحش گو زانی بھی ہے! نیز آج دوسروں کی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے بارے میں فحش گوئی کررہے ہیں تو کل ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوسکتا ہے!

فحش گوئی ایک لازمی جزو ہوتی ہے۔ یہ معاملہ صرف ان پڑھ اور جاہل طبقہ میں نہیں بلکہ وہ طبقہ جو اپنے آپ کو پڑھے لکھے لوگوں میں شمار کرتا ہے وہ بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے دیندار اور شرع کے پابند لوگوں کی محفلیں بھی اس سے خالی نہیں ہوتیں۔ ہنسی مذاق، طنز و مزاح خواہ وہ عمومی یا خصوصی ہو فاشی سے لبریز ہوتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام نے مزاح کی اجازت دی ہے لیکن اسکی کچھ حدود و قیود بھی مقرر فرمائی ہیں، جو طنز و مزاح کو بھی اخلاق اور تہذیب کے دائرہ کے اندر رہنے پر مجبور کرتی ہیں۔ آقائے دو عالم صلعم نے ہمیں مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے روکا بلکہ ایک جگہ اسے حرام قرار دیا، کیونکہ جھوٹ ایک زہر ہے جس سے انسان ہلاک ہوجاتا ہے اور جہنم میں جا پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ" کہ "جھوٹ بولنے سے بچو!" (سورۃ الحج)۔ جب ہمیں جھوٹ بولنے خواہ وہ مذاق ہی ہو سے روکا گیا تو کیا ہمیں فحش گوئی کی اجازت ہے؟ کیا کل بروز محشر اسکا حساب نہیں ہوگا؟ کیا آقائے دو عالم ﷺ کو اپنے روضۂ مقدس میں اس سے تکلیف نہیں ہوتی ہے؟ فحش گوئی کا سہارا لے کر داد و تحسین سمیٹنے والے بدبخت، کمبخت اور ملعون یاد رکھیں کہ اس کا انجام بہت برا ہے!

ہر مذہب کا کوئی نہ کوئی امتیازی وصف رہا ہے اور اسلام کا امتیازی وصف شرم وحیاء ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہیکہ حضور ﷺ نے فرمایا "جس شخص یا معاشرہ میں شرم وحیاء نہ رہے تو وہ بڑی سے بڑی بیہودگی، نافرمانی وفساد برپا کرسکتا ہے۔" بخاری کی ایک دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کرے"۔ انسان کی طبیعت بدکاموں کو چاہتی ہے لیکن یہ شرم وحیا ہی ہے جو انسان کے اور برائی کے بیچ آڑ بن جاتی ہے۔ یہی انسان میں اچھے اور برے کلام کے بیچ فرق کا احساس پیدا کرتی ہے۔ لیکن انسان جوں جوں شرم وحیا کا گلا گھونٹتا رہتا ہے، برائی کا احساس اُس کے دل سے کم ہوتا رہتا ہے، اس کی ہچکچاہٹ عادت میں بدلتی جاتی ہے اور جب بلکل ہی شرم وحیا کا جنازہ نکل جاتا ہے تو پھر اس حدیث کا مصداق بن جاتا ہے یعنی جو چاہتا ہے بولتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے، صحیح یا غلط اس کی قطعاً فکر نہیں کرتا۔ گفتگو میں اگر کسی مزاح کا رنگ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن ایسا مزاح جو فحاشیات سے لبریز گھٹیا اور بیہودہ ہو اور جو دوسرے کی دل شکنی کا باعث بنے، اسکی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں۔

زبان ایک عظیم نعمت ہے جو اللہ رب العزت نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے، بات کرنے کی ایسی مشین ہے جو پیدائش سے لیکر مرتے دم تک انسان کا ساتھ دیتی ہے۔ چونکہ اس مشین، اس نعمت کو حاصل کرنے میں ہم نے کوئی محنت اور مشقت نہیں کی، کوئی پیسہ خرچ نہیں کیا، اس لیے ہمیں اس نعمت کی کوئی قدر معلوم نہیں ہوتی اور یہ حقیقت ہے کہ جو نعمت بیٹھے بٹھائے اور بن مانگے مل جائے اس کی قدر بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ زبان بھی ہمیں بن مانگے مل گئی اس لیے لوگ اس کی ذرا قدر نہیں کرتے، جو چاہتے ہیں کہ دیتے ہیں، جو منہ میں آتا ہے بول پڑتے ہیں۔ اس کی قدر ان لوگوں سے پوچھیں جو اس نعمت سے محروم ہیں۔ جن کے منہ میں زبان موجود ہے مگر بولنے کی طاقت نہیں، کوئی بات کہنا چاہتے ہیں مگر کہہ نہیں سکتے، دل میں جذبات پیدا ہو رہے ہیں مگر ان کا اظہار نہیں کرسکتے، اس سے پوچھیں کہ زبان کیا چیز ہے اور کتنی بڑی نعمت ہے؟ جو لوگ بنا سوچ سمجھے باتیں کرتے ہیں، بات کہنے سے پہلے اس کو تولتے نہیں۔ بعض اوقات ان کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو ان کو اوندھے منہ جہنم میں گرا دیتی ہے، جبکہ انہیں اسکی خبر بھی نہیں ہوتی۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ "زبان کی باتیں اعضا انسانی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ پاکیزہ کلام تو قرب خداوندی کا سبب بنتا ہے جب کہ گندا کلام ذلت وخوار کردیتا ہے"۔ ایک دفعہ جناب محمد رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ "چار طرح کے جہنمی کھولتے پانی اور آگ کے درمیان بھاگتے پھرتے اور ویل وثبور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے، ان میں سے ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس کے منہ سے خون اور پیپ بہتے ہوں گے"۔ جہنمی کہیں گے: "اس بدبخت کو کیا ہوا کہ ہماری تکلیف میں اضافہ کیے دیتا ہے؟" جواب ملے گا: "یہ بدنصیب، خبیث اور بری بات کی طرف متوجہ ہوکر لذت اٹھاتا تھا مثلاً جماع کی باتوں سے!" (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان)۔ ایک اور جگہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ "شرم وحیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں جائے گا اور بے حیائی، فحش گوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا دوزخ میں جائے گا!" (ترمذی)۔ آج فحش گوئی سے بچوگے تو کل وہاں جہنم کی آگ سے بچ سکوگے۔ ہمیں اپنے ماں باپ اور بڑوں کا کتنا خیال ہوتا ہے کہ ہم ان کے سامنے فحش گوئی کیلئے گھٹیا زبان استعمال نہیں کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو ہر لمحہ ہماری ہر بات سن رہا ہے تو فحش گوئی کرتے ہوئے ہم اس بات کا کتنا خیال رکھتے ہیں؟ نیز ہر ہفتے کی پیر اور جمعرات کو جب ہمارے اعمال حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوتے ہونگے تو ان پر کیا گزرتی ہوگی؟ کیا اسی کے خاطر انہوں نے اتنی قربانیاں دیں کہ آج ہم دین واسلام کی نشر واشاعت، دعوت وتبلیغ کا فریضہ، اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی فکر چھوڑ کر فحش گوئی میں مبتلا ہوں؟ یاد رکھو انسان کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا اور کل جب حشر کے دن تمام مخلوقات خصوصاً آقائے دو عالم ﷺ، صحابہ کرامؓ، ہمارے مشائخین و اکابرین، ہمارے اساتذہ، ہمارے والدین، ہماری آل و اولاد کے سامنے یہ نامۂ اعمال پڑھ کر سنایا جایگا تو ہمیں کس قدر اذیت ہوگی؟ اور کس قدر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے؟ حضرت ابراہیم بن میسرہؒ نے تو یہاں تک فرمایا کہ "قیامت کے دن فحش کلام اور بیہودہ بکنے والے کو کتے کی صورت میں یا کتے کے پیٹ میں لایا جائے گا!" (احیاء علوم الدین)۔ نیز حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَلْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ فَاحِشٍ أَنْ يَّدْخُلَهَا" کہ "ہر فحش کلام کرنے والے پر جنت کا داخلہ حرام ہے!" (کتاب الصمت وآداب اللسان)۔ اسلئے ہر طرح کی بیہودہ، فحش گوئی یا فحش کلامی سے احتراز ضروری ہے۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اللہ کیلئے اپنے نفس پر قابو رکھے۔ جب تک ہم اس پر قابو نہیں پاتے ہم گناہوں کے سمندر میں ڈوبتے جائیں گے۔ نیز بہترین انسان وہ ہے جسے گناہ کے بعد یہ احساس ہو جائے کہ اس سے غلطی ہوگئی ہے اور وہ اللہ کی طرف رجوع ہو اور دوبارہ اسکی طرف نہ جائے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ "وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ" کہ "اور بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکو، چاہے وہ بے حیائی کھلی ہو یا چھپی ہوئی" (سورۃ انعام)۔ لہٰذا ہمیں ایسی مجالس، محافل اور دوست واحباب سے اجتناب کرنا چاہیے جو ہمیں گناہوں کی طرف مائل کرتے ہوں۔ امید ہیکہ تمام فحش گو اپنی بے شرمی سے باز آجائیں گے ورنہ وہ دن بھی دور نہیں کہ انہیں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کی، ہمیں فحش گوئی جیسے بیہودہ گناہ سے بچنے کی اور اپنے نفس پر قابو پانے کی نیز ان نصائح پر ہمیں اور تمام مسلمانوں کو عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، آمین ثم آمین۔

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں برباد ہوں

میدانِ سیاست میں اپنا مقام پیدا کر!!

تحریر! جاوید اختر بھارتی

انسان جب دنیا میں آتا ہے تو وہ کورے اور سادے کاغذ کی طرح ہوتا ہے اور سادے کاغذ پر جو چاہے لکھا جاسکتا ہے اب یہ لکھنے والے پر منحصر ہے کہ وہ کیا لکھتا ہے لیکن ہاں جو لکھا جائے گا وہ کوئی نہ کوئی ضرور پڑھے گا اور جب پڑھے گا تو تبصرہ بھی ضرور کرے گا یہ الگ بات ہے کہ وہ کسی دوسرے کو نہ پڑھائے لیکن اس تحریر پر کچھ نہ کچھ غور وفکر کرے گا ہی،، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ غور وفکر کرنے کے بعد نظر انداز کردے مگر کوئی یہ کہے کہ کچھ لکھا جائے یا نہ لکھا جائے کاغذ کا رنگ بدلنے والا نہیں ہے،، تو یہ بات غلط ہے،، کیونکہ کاغذ کا رنگ ضرور بدلے گا اور سادے کاغذ کا رنگ بدلے گا تو وہ اور بھی زیادہ خراب نظر آئے گا اور وہ خراب کاغذ جب کسی کے ہاتھ میں جائے گا تو وہ ضرور کہے گا کہ کاش اس پر کچھ لکھا ہوتا تو کتنا بہتر ہوتا،، دوسرے پہلو پر غور کیا جائے تو لکھنے کے باوجود کاغذ خستہ حالی کا شکار ہوگیا تو یہ افسوس ہوگا کہ نہ جانے اس کاغذ پر کیا لکھا تھا اور تحریر جوں کی توں موجود ہے مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے تو بھی سوچنے اور غور وفکر کرنے کی بات ہے کہ اگر اس عمل کیا گیا ہوتا تو ہوسکتا ہے اس کا کچھ فائدہ ملا ہوتا، تحریر پڑھتے وقت یہ بات بھی ذہن میں آسکتی ہے کہ یہ بات ایسے لکھ دی گئی ہے،، اگر ایسے لکھا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا،، اب آیئے 1947 میں ملک آزاد ہوا تحریک آزادی میں کل مذاہب، کل برادری نے حصہ لیا آزادی کے بعد ملک کا آئین بنا اور آئین نے سب کے تحفظ کی ضمانت دی ہے، ووٹ دینے کا حق دیا ہے،، تو ووٹ مانگنے کا بھی حق دیا ہے،، بھارت کل مذہبی، کل مسلکی، کل برادری کا حسین سنگم ہے سب کو سیاست میں حصہ لینے کا حق ہے اسی لیے ملک میں پیدا ہونے والے ہر سماج کے لوگوں نے مذکورہ کاغذات پر غور وفکر کیا تو کہا کہ۔ اس میں ایسی تحریریں ہیں کہ جس پر عملدرآمد کرنے سے ہمیں ماسٹر چابی حاصل ہوسکتی ہے، ہم سیاست، ملازمت، وزارت اور شعبہ تعلیمات میں اپنی حصہ داری درج کراسکتے ہیں اور وہ سرگرم عمل ہوئے،، سماج کی بنیاد پر ہر سماج کے لوگوں نے اپنے اپنے سماج کو بیدار کرنا شروع کیا اور وہ بیدار ہوتے گئے اور متحد ہوتے گئے اقتدار کا ذائقہ تک چکھ لیا اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ لگتا ہے کہ اس کاغذ کو ابھی تک پڑھا ہی نہیں یا کہ پڑھا ہے تو نیک نیتی کے ساتھ نہیں پڑھا ہے، کچھ لوگوں نے پڑھا ہے تو کسی کو استاد مان کر اور استاد نے پڑھایا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک ایک صفحہ چھوڑ کر پڑھایا ہے شاگردوں کو یقین ہے کہ استاد کی بات غلط ہو ہی نہیں سکتی انہوں نے سیاست میں بھی عقیدت مندی کا اظہار کیا اور استاد انہیں سبز باغ دکھاتا رہا اور کبھی کبھی اس باغ کا پھل بھی دے دیا اور شاگرد اس پھل کی مٹھاس میں مست مگن ہوگیا کبھی یہ نہیں سوچا کہ کاش میرا پورا سماج اس پھل کا ذائقہ چکھ لیتا،، بس اپنے لیڈروں کی تعریف میں مصروف نظر آتا ہے یعنی جو سیاست میں نہیں ہے تو اس کے بارے میں تو سمجھ میں آتا ہے لیکن جو سیاست میں ہے اس پر افسوس ہوتا ہے کہ اس نے ایسا طریقہ کیوں نہیں اپنایا کہ پارٹی اپنی ہو، جھنڈا اپنا ہو، پارٹی کے کارکن اپنے ہوں، پارٹی کا دستور العمل اپنا ہو، قیادت اپنی ہو، لیڈر اپنا ہو تاکہ سروس اور حکومت میں ہماری بھی حصہ داری ہو، یہ بات بھی واضح ہے کہ چاہے کوئی بھی پلیٹ فارم ہو، کوئی بھی پارٹی ہو اس کے اصول و ضوابط ہوتے ہیں اور اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے مسلم سیاسی لیڈروں کو خود اپنی پارٹی کے اصول معلوم نہیں ہیں بس ایک اصول معلوم ہے کہ پارٹی صدر اور اعلیٰ کمان کی گل پوشی کرنا ہے اور قصیدہ خوانی کرنا ہے بسا اوقات کچھ جوش آ بھی جاتا ہے تو اظہار کرنے پر پارٹی میں ان کا قد چھوٹا کردیا جاتا ہے اس موقع پر بھی مسلم سیاسی لیڈروں کو سمجھ میں نہیں آتا یا کہ احساس نہیں ہوتا ہے کہ ہمیں بھی اپنے سماج کو متحد کرنا چاہیے اور آئین کے مطابق حاصل حقوق کی بنیاد پر سیاسی طور پر طاقتور ہونا چاہیے تاکہ جو سیاسی پارٹیاں سیکولرازم کا جھوٹا ڈھیڈورا پیٹ رہی ہیں اور جب وقت آتا ہے سیکولرازم کا ثبوت دینے کا تو منافقانہ رویہ اختیار کرتی ہیں تو ان کو بھی اپنی اوقات معلوم ہوسکے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ تمام سیاسی پارٹیاں مسلمانوں کو پارٹی کے اندر ڈاٹ ریفل کی نوک کی طرح رکھتی ہیں اوپر انگوٹھے سے دبانے پر جس طرح ریفل کی نوک نظر آتی ہے باقی وقت میں نظروں سے غائب اسی طرح ایک پنچسالہ میں صرف چھ ماہ کے لئے مسلم لیڈروں کے چہروں کو ظاہر کیا جاتا ہے اور مسلم لیڈران پھر بھی تعریف کرتے نہیں تھکتے لیکن بی جے پی نے تمام سیاسی پارٹیوں کے سیکولرازم کے جھوٹے نقاب کو نوچ کر پھینک دیا اور پوری طرح بے نقاب کردیا اور یہی حقیقت ہے کہ سبھی سیاسی پارٹیاں مسلمانوں کو صرف ووٹ بینک سمجھتی ہیں، کرکٹ کے میدان کا بارہواں کھلاڑی سمجھتی ہیں،، اس میں قصور ہمارا بھی ہے ہم ووٹوں کی اہمیت کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے اور ووٹوں کی اہمیت کو اچھے ڈھنگ سے بتایا بھی نہیں جاتا جو مسلم سیاسی لیڈر آتا ہے تو وہ اتنی جذباتی تقریر کرتا ہے کہ لگتا ہے کہ وہ جنگ کے میدان میں لے جانا چاہتا ہے،، حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ جمہوریت کیا ہے اور جمہوریت کے فوائد کیا ہیں یہ بتایا جائے، جمہوریت میں جو قوم سیاسی طور پر بیدار ہوتی ہے وہ صفحۂ ہستی پر نمایاں ہوتی ہے اور جو قوم جمہوریت میں بھی سیاسی شعور سے محروم ہوتی ہے وہ صفحۂ ہستی سے گم ہوجاتی ہے،، جب آئین کو ترتیب دیا جارہا تھا تو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے جہاں اپنے سماج کا درد محسوس کیا وہیں انہوں نے مسلمانوں کا بھی درد محسوس کیا اور مسلمانوں میں جو طبقات ریزرویشن کے حقدار تھے انہیں بھی وہ سہولت دی تھی جو سہولت آج دلت سماج کو مخصوص انداز میں ملتی ہے مگر کانگریس کی حکومت تھی ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت دلت زمرے میں آنے والے مسلمانوں کو اس سہولت سے محروم کردیا گیا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امبیڈکر جی نے درد محسوس کیا تو سہولت دی اور جب اسی سہولت سے محروم کیا گیا تو بڑے بڑے مسلم سیاسی لیڈران نے اپنی زبانیں کیوں بند رکھی تھیں اور جب اس وقت خاموش تھے تو آج دلت مسلم کی بات کرنے کی ضرورت کیوں پیش آگئی اسی سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کو مسلمانوں سے بھی زبردست نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور جہاں مسلمانوں کے چھوٹے طبقے کی بات آتی ہے تو یہ کہہ کر ٹال مٹول سے کام لیا جاتا ہے کہ اسلام میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے،، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جہاں اسلام میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے وہیں مسلمانوں میں چھوٹا بڑا ہے، اونچ نیچ، بھید بھاؤ ہے اگر مسلم لیڈران نے نیک نیتی اور سچائی کا مظاہرہ کیا ہوتا تو مسلمانوں کے اندر حلال خور، نٹ، بنجارہ، بھانٹ وغیرہ جیسی برادریوں کے حالات میں بھی تبدیلی ضرور آئی ہوتی آج بھی بڑے بڑے امراء، رؤساء، جانشین، سجادہ نشین، سیاستداں ان سے دور ہی رہتے ہیں اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے اسی درد کو محسوس کیا تھا،، جہاں ایک طرف بھی سیاسی پارٹیوں نے مسلمانوں کو بی جے پی سے ڈرایا اور بی جے پی و مسلمانوں کے درمیان زبردست کھائی پیدا کرائی اور خود اپنے پورے خاندان کے ساتھ اسمبلی و پارلیمنٹ میں پہنچتی رہیں اسی بدنیتی کی دین ہے کہ آج اپوزیشن پارٹیاں بی جے پی سے پوری طرح خوفزدہ ہیں اور اقتدار سے باہر رہنا بڑا مشکل ہو رہا ہے تو کبھی مسلمانوں کے مسائل پر خاموشی اختیار کی جاتی ہے تو کبھی ملی تنظیموں اور جماعتوں سے تعلق ختم کرنے کی بات کی جاتی ہے در حقیقت یہ اقتدار سے دوری کی بوکھلاہٹ ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن سرینگر

مسکان خان کی شجاعت اور بشری متین کی متانت

تحریر
ڈاکٹر سلیم خان

مسلم متحدہ فرنٹ اور بہوجن ونچت اگھاڑی کے زیر اہتمام مہاراشٹر کے شہر اورنگ آباد میں 14 مارچ کو ایک خطاب عام کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس موقع پر کرناٹک کی جاں باز بیٹی مسکان خان اور ان کے اہل خانہ کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔ عالمی شہرت یافتہ مسکان خان فی الحال ہندوستان میں نسوانی دلیری شجاعت کی علامت بن گئی ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کرنا مستحسن اقدام ہے کیونکہ زندہ ملت اپنی فتح مندی کا جشن مناتی ہیں اور شکست خوردہ قومیں ناکامیوں کا ماتم کرتی رہتی ہیں۔ گزشتہ ماہ 9 فروری کو بھی ونچت اگھاڑی نے حجاب کی حمایت میں اورنگ آباد کے اندر مظاہرہ کیا تھا۔ اس احتجاج میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلمین نے بھی کرناٹک میں با حجاب طالبات کے تحفظ کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس موقع پر مظاہرین نے حجاب کی آڑ میں مسلم طالبات کو تعلیم سے محروم رکھنے کی سازش رچنے اور فرقہ پرستی کا زہر گھولنے کا الزام لگایا تھا نیز مسکان خان کی ستائش کرکے اس کا پیچھا کرنے والے نوجوانوں کو سزا دینے کا مطالبہ کیا تھا لیکن اب وقت آگیا ہے کہ مسکان خان کے ساتھ بشری متین کو مذکورہ جلسۂ عام میں بلایا جائے تاکہ ایک اور زاویہ سے مسلم خواتین کے حوصلہ افزائی کی جائے۔

مسکان خان کے بارے میں ہر کوئی جانتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آخر یہ بشری متین کون ہے؟ کیونکہ ان کی تو ویڈیو ذرائع ابلاغ میں وائرل نہیں ہوئی۔ بشریٰ کرناٹک ہی کے شہر رائچور میں واقع وشویشوریا ٹیکنیکل یونیورسٹی (وی ٹی یو) سے متصل ایس ایل این کالج میں بی ای سول انجینیرنگ کی طالب ہے۔ اس سال انہوں نے اپنے فائنل امتحان میں اول مقام حاصل کرکے گولڈ میڈل جیتا لیکن ان کی خاص بات یہ ہے یونیورسٹی تاریخ میں سب سے زیادہ 16 گولڈ میڈل حاصل کرنے کا اعزاز انہیں تک مختص ہے۔ اس سے قبل 2014 میں ایک طالب نے 13 گولڈ میڈل حاصل کیے تھے۔ بشری متین کے والد شیخ ظہیر الدین نے انجینیرنگ ڈپلومہ کیا تھا مگر ان کی خواہش تھی کہ بیٹی ڈگری حاصل کرے اس طرح گویا انہوں نے اپنے والد کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کردیا۔ بشری کی والدہ شباب پروین بھی گریجویٹ ہے۔ بشری متین کی یہ پہلی کامیابی نہیں ہے بلکہ ایس ایس ایل سی میں انہیں 94.72 فی صد نمبر ملے تھے۔ پی یو سی میں 93.33 فی صد اور اب بی ای سول میں 9.47 گریڈ کے ساتھ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کے باوجود کسی ملازمت کو اختیار کرنے کے بجائے وہ یو پی ایس سی امتحانات کی تیاری میں مصروف ہیں کیونکہ وہ اس عہدے کو سماجی خدمت کے لیے زیادہ کارآمد سمجھتی ہیں۔

بشری متین اور مسکان خان کے درمیان بہت کچھ مشترک ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ دونوں کا تعلق ہندوستان کی جنوبی ریاست کرناٹک سے ہے۔ دونوں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خواہشمند ہیں ساتھ ہی دیندار اور باحجاب بھی ہیں۔ بشری متین اگر بے دین اور بے پردہ ہوتیں تو ممکن ہے کچھ ہمدردان قوم مسکان کو یہ مشورہ دیتے کہ فی الحال انہیں حجاب کے لیے لڑنے کے بجائے خاموشی سے بشری متین کی مانند تعلیم پر توجہ دے کر اپنے مستقبل کو روشن کرنا چاہیے لیکن یہ حسن اتفاق ہے کہ بشری متین بھی باحجاب نکل آئیں اور انہوں نے اس مفروضے کو اپنی غیر معمولی کامیابی سے ملیامیٹ کردیا کہ پردہ خواتین کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔ اس طرح کے احمقانہ دعویٰ کا جواب دلائل کے بجائے عمل دیا جائے تو مخالفین کی زبان گنگ ہوجاتی ہے۔ یہ بھی ایک اتفاق ہے کہ جس دن ایوان زیریں کے سربراہ اوم بڑلا صوبائی گورنر اور وزیر تعلیم کی موجودگی میں بشری کو طلائی تمغہ سے نوازہ جائے گا اسی دن کرناٹک ہائی کورٹ تعلیم گاہوں میں حجاب کی بابت اپنا فیصلہ سنائے گا۔

بشری کا انڈیپنڈنٹ اخبار کو دیا جانے والا انٹرویو بھی کم مسکان کے ویڈیو سے کم ایمان افروز نہیں ہے۔ بشریٰ نے بتایا کہ گولڈ میڈل کا جیتنا ان کے وہم و گمان سے پرے تھا بلکہ سول انجینیرنگ کی پڑھائی شروع کرتے وقت تو ٹاپ کرنے کا خیال بھی ان کو نہیں آیا تھا لیکن پہلے سمسٹر اول مقام حاصل کرنے کے بعد انہوں نے محنت شروع کردی۔ اس سے پتہ چلتا ہے ایک کامیابی کا حصول نہ صرف خود اعتمادی میں اضافہ کرتا ہے بلکہ اگلی کامیابی کے لیے ترغیب کا سبب بھی بن جاتا ہے لیکن اس کے لیے محنت لازمی ہوتی ہے۔ مشقت کے بغیر یکے بعد دیگرے کامیابیاں قدم نہیں چومتیں۔ انہوں نے نہ صرف سول انجینیرنگ کے اپنے بیچ بلکہ یونیورسٹی سے منسلک سبھی کالجوں کے تمام شعبوں میں اول مقام حاصل کیا ہے اور اس کا کریڈٹ وہ اللہ کی مدد و نصرت کو دیتی ہیں۔ بشری متین سے جب ان کی غیر معمولی کامیابی کا راز دریافت کیا گیا تو انہوں ایک منفرد جواب دے کر سائل کو چونکا دیا۔ انہوں نے کہا کہ 'سبھی مسائل کا حل نماز کی ادائیگی میں ہے اور سخت محنت و تہجد میں مانگی جانے والی دعائیں ان کی اس کامیابی کا واحد راز ہے۔' وہ دانشور قابل رحم ہیں کہ جنہیں مسکان کے نعرۂ تکبیر کا مطلب اور بشری کی سحر خیزی کے معنیٰ سمجھ میں نہیں آتے۔ بقول شاعر مشرق علامہ اقبال۔

عطارؔ ہو، رومیؔ ہو، رازیؔ ہو، غزالیؔ ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

سچ تو یہ ہے کہ جو سحر خیزی بندے کو رب کی معرفت کرا دے تو وہ اپنی کامیابی پر کبر و غرور کا شکار نہیں ہوتا بلکہ کہتا ہے، ''میں اللہ کی بہت شکر گزار ہوں جس نے مجھے اتنی کامیابی اور عزت سے نوازا'' اللہ کا شکر ادا کرنے کے بعد وہ بندوں کو بھی نہیں بھولتی اور ان کی بابت یہ اعتراف کرتا ہے کہ ''مجھ سے زیادہ خوش میرے والدین اور بھائی بہن ہیں۔ میری وجہ سے یہ سب خوش ہیں لہٰذا میرے لیے اس سے بڑی خوشی کوئی نہیں ہو سکتی''۔ دوسروں کی خوشی سے خوش ہونا وہ انسانی صفت ہے جو اسے کینہ اور حسد جیسے علائق سفلی سے محفوظ و مامون رکھتی ہے۔ دعاؤں کے حوالے سے بشریٰ کا بیان سن کر وہ کہانی یاد آگئی کہ کسی افریقی ملک میں نماز استسقا کی خاطر آنے والے سارے مصلی چھاتا اپنے ساتھ لے کر آئے جبکہ امام صاحب نے ایسا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ بشریٰ کہتی ہیں ''میں نماز اور تہجد پابندی سے پڑھتی ہوں۔ میں نے تہجد کے وقت اپنی کامیابی کے لیے بہت دعائیں مانگی تھیں۔ بس آج کی میری یہ کامیابی ان ہی دعاؤں کا ثمر ہے۔ میری اس کامیابی کا راز یہی نماز ہیں۔ تہجد کے وقت مانگی جانے والی ہر دعا قبول ہوتی ہے''۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دینی درسگاہوں نے اسلام کی بقاء اور ترویج میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے لیکن اگر کوئی سوچتا کا دینداری صرف انہیں مدارس تک محدود ہے تو بشریٰ نے اس مفروضے کو غلط ثابت کردیا۔ وہ اپنے بارے میں بتاتی ہیں کہ ''میں نے اپنی ابتدائی تعلیم سینٹ میری کانوینٹ سکول رائچور سے حاصل کی جبکہ پری یونیورسٹی کورس پراماناپیو کالج رائچور سے مکمل کیا۔ میں نے سبھی امتحانات میں 90 فیصد سے زیادہ نمبرات حاصل کیے''۔ اس کے ساتھ پورے چار سال تک وہ حجاب پہن کر اپنے کالج جاتی رہی اور اپنی ڈگری مکمل کرلی۔ انہوں نے بتایا کہ کبھی کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ ان کے خیال میں حجاب اور پڑھائی دو الگ الگ چیزیں ہیں نیز حجاب پہننا ایک آئینی اور بنیادی حق بھی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہندوستان ایک جمہوری اور سیکولر ملک ہے۔ اس کا آئین بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور انہیں اپنے ہندوستانی شہری اور کرناٹک کی رہائشی ہونے پر فخر ہے۔

عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ کسی بڑے کالج یا یونیورسٹی میں داخلہ لیے بغیر طلباء اچھی تعلیم نہیں حاصل کر سکتے لیکن بشریٰ نے اس خیال کو بھی غلط ثابت کردیا۔ انہیں پری یونیورسٹی کورس کے بعد بنگلور کے نامور کالجوں میں داخلہ مل رہا تھا مگر انہوں نے اپنے شہر کے ایس ایل این کالج کو ترجیح دی اور وہیں سے یونیورسٹی میں ٹاپ کیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اصل کامیابی تو طالب علم کی محنت پر منحصر ہے اور درسگاہ کی اہمیت ثانوی ہے۔

اردو صحافت کے دو سو سال اور ہماری ذمہ داریاں

تحریر
سہیل انجم

امسال مارچ کا مہینہ اہل اردو اور بالخصوص اردو صحافیوں اور اخبار نویسوں کے لیے انتہائی اہم ہے۔ یہی وہ مہینہ ہے جس کے بطن سے اردو صحافت نے جنم لیا۔ اردو کا پہلا اخبار 'جام جہاں نما' 27 مارچ 1822 کو کلکتہ سے جاری ہوا تھا۔ اس کا اجراء ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک ملازم ہری ہردت نے کیا تھا۔ ان کے والد دیوان تارا چند ایک سال قبل کلکتہ سے ہی جاری ہونے والے راجہ رام موہن رائے کے بنگلہ اخبار 'سمباد کومدی' کے منتظم اعلیٰ تھے۔ راجہ رام موہن رائے نے 'مراۃ الاخبار' نام سے ایک فارسی اخبار بھی نکالا تھا۔ آگے چل کر سمباد کومدی کے مالکانہ حقوق ہری ہردت کو حاصل ہو گئے۔ ان کے دل میں پہلے سے ہی اخبار نکالنے کی تڑپ رہی ہے۔ وہ بنگلہ، فارسی، اردو اور انگریزی میں اچھی شد بد رکھتے تھے لیکن اردو کی طرف زیادہ مائل تھے۔ لہٰذا انھوں نے اخبار کے لیے دو زبانوں یعنی فارسی اور اردو کا انتخاب کیا۔ اس طرح انھوں نے 'جام جہاں نما' نام سے ذولسانی ہفت روزہ نکالا۔ انھوں نے ایڈیٹر کے لیے ایک انتہائی عالم و فاضل اور مترجم و مصنف سدا سکھ لعل کا انتخاب کیا۔ یہ اخبار کئی سال تک نکلتا رہا۔ حالانکہ کچھ لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ ٹیپو سلطان کا فوجی اخبار اردو کا پہلا اخبار تھا لیکن اس کی کوئی فائل کہیں موجود نہیں ہے۔ اس وقت سرکاری حکم نامے فارسی میں جاری ہوتے تھے۔ لہٰذا یہ خیال بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ مولوی اکرام علی نے 1810 میں کلکتہ سے 'اردو اخبار' نام سے اردو کا پہلا اخبار نکالا تھا لیکن وائے افسوس کہ اس کی بھی کوئی فائل کہیں موجود نہیں ہے۔

اردو صحافت کے محقق جی ڈی چندن نے اس موضوع پر انتہائی عرق ریزی کے ساتھ تحقیقی کام کیا اور مختلف دستاویزات کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے کہ جام جہاں نما ہی اردو کا پہلا اخبار تھا۔ انھوں نے جام جہاں نما نام سے 248 صفحات پر مشتمل ایک کتاب تصنیف کی جسے دسمبر 1992 میں مکتبہ جامعہ لمیٹڈ نئی دہلی نے شائع کیا تھا۔ یہ کتاب اردو کے پہلے اخبار کے سلسلے میں ایک مستند حوالہ ہے۔ مولوی اکرام علی کے اردو اخبار کو اردو کا پہلا اخبار تسلیم کرتے ہوئے پروفیسر ارتضیٰ کریم کی ڈائرکٹر شپ میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نے کلکتہ، سری نگر، پٹنہ اور ممبئی میں جشن صحافت منایا تھا۔ اس کے علاوہ کونسل کی جانب سے پانچ تا سات فروری 2016 کو دہلی میں 'اردو صحافت کے دو سو سال' کے موضوع پر سہ روزہ عالمی اردو کانفرنس کا انعقاد بھی کیا گیا تھا۔ اس میں پیش کیے جانے والے مقالات کو دو جلدوں میں 2017 میں شائع کیا گیا۔ دونوں جلدوں کی مجموعی ضخامت 974 صفحات ہے۔ اسی دوران اردو صحافت کی تاریخ بھی لکھوائی گئی۔ چار صحافیوں معصوم مرادآبادی (آغاز سے 1857 تک)، فاروق ارگلی (1858 سے 1900 تک)، اسد رضا (1901 سے 1947 تک) اور راقم سہیل انجم (1948 سے 2000 تک) نے اردو صحافت کی تاریخ تصنیف کی۔ یہ چاروں کتابیں چند ماہ قبل شائع ہوئی ہیں۔ 2001 کے بعد کی تاریخ نویسی کا کام مکمل نہیں ہو سکا۔

اردو ہم جیسے لوگوں سمیت جن لوگوں کی بھی مادری زبان ہے ان کو اس بات پر فخر ہونا چاہیے کہ اس زبان کی صحافت نے اپنی زندگی کے دو سو سال مکمل کر لیے ہیں۔ ہری ہردت اور سدا سکھ لعل نے 27 مارچ 1822 کو جس سفر کی ابتدا کی تھی وہ تادم تحریر جاری ہے اور یہ توقع رکھنی چاہیے کہ یہ سفر اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ روئے زمین پر اہل اردو موجود رہیں گے۔ ایسا لگتا ہے جیسے مجروح سلطانپوری نے انہی کے لیے یہ شعر کہا تھا کہ میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر، لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا۔ یہ ہم لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ ہم سرکاری سرپرستی کی تمنا کیے بغیر اس دو سو سالہ سفر کا جشن منائیں اور دنیا کو یہ بتائیں کہ گو کہ یہ سمجھا جا رہا ہے کہ اردو کا علاقہ محدود ہوتا جا رہا ہے اور اردو پڑھنے اور بولنے والوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے لیکن پھر بھی جن کی بھی مادری زبان اردو ہے وہ اسے بھولے نہیں ہیں اور اس کا قرض ادا کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔ صرف اہل صحافت ہی پر اردو کا قرض نہیں ہے بلکہ اردو ادیبوں، شاعروں، نقادوں، اردو کے استادوں اور اردو اداروں میں برسرکار افراد پر بھی ہے۔ انھیں بھی اس جشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ یہ ہمارا فرض بھی ہے اور یہ ہم پر اردو کا قرض بھی ہے۔ ہم جیسے لوگوں کی جو بھی شناخت یا حیثیت ہے وہ اردو زبان یا اس کی صحافت ہی کی مرہون منت ہے۔ صرف شناخت اور حیثیت ہی نہیں بلکہ معاش اور خاندان کی پرورش و پرداخت کا ذریعہ بھی یہی زبان ہے۔ لہٰذا ہمیں کسی اعزاز، ایوارڈ، مالی منفعت یا سماجی مرتبے کی خواہش و تمنا کے بغیر اس زبان کا قرض ادا کرنا چاہیے۔ بلکہ اگر استطاعت ہو تو اس جشن اور اس زبان کی بقا کے لیے وسائل بھی مہیا کرنے چاہئیں۔ جس طرح ماں کی خدمت کسی لالچ کے بغیر کی جاتی ہے اسی طرح مادری زبان کی خدمت بھی کسی طمع کے بغیر کرنے کی ضرورت ہے۔

اردو صحافت کے ماہ پیدائش یعنی مارچ مہینے کا آغاز ہو چکا ہے اور ایسی اطلاعات ہیں کہ ملک کے مختلف گوشوں میں اردو صحافت کا دو سو سالہ جشن منانے کی تیاری چل رہی ہے۔ یہ بات باعث مسرت ہے کہ صحافیوں کے سب سے بڑے ادارے پریس کلب آف انڈیا نے بھی 27 مارچ کو ایک پروگرام کا ڈول ڈالا ہے۔ گزشتہ کچھ برسوں سے پریس کلب میں بھی اردو کے سلسلے میں سرگرمیاں شروع ہوئی ہیں۔ اس نے 16 ستمبر 2021 کو مولوی باقر کے یوم پیدائش پر ایک پروگرام منعقد کیا تھا اور یہ اعلان کیا تھا کہ ہر سال اس تاریخ کو مولوی باقر کو یاد کیا جائے گا اور دو نوجوان صحافیوں کو ایوارڈ دیے جائیں گے۔ ایک ادبی تنظیم بزم صدف انٹرنیشنل کی جانب سے 25 مارچ کو کلکتہ میں اور 26 اور 27 مارچ کو حیدرآباد میں سیمناروں کا انعقاد ہو رہا ہے۔ بزم صدف کے ڈائرکٹر پروفیسر صفدر امام قادری نے گزشتہ سال نومبر ہی میں دو سو سالہ جشن کے عنوان سے پٹنہ میں دو روزہ سیمنار کیا تھا۔ اس میں جو مقالے پیش کیے گئے تھے ان کو 'صحافت: دو صدی کا احتساب' کے عنوان سے شائع کیا جا رہا ہے۔

موسمی حالات سے ہونے والی تباہی
حکومت لوگوں کی امداد و اعانت کرے

عالمی سطح پر درجہ حرارت میں آنے والی تبدیلی کے نتیجہ میں پوری دنیا کا موسمیاتی منظر نامہ یکسر تبدیل ہو چکا ہے اور اس کا براہ راست اثر انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھی پڑا ہے۔ گلوبل وارمنگ کے نتیجہ میں پورے عالم کے اندر موسموں کے اندر انتہائی ضرر رساں تبدیلی رونما ہوئی ہے اور جموں و کشمیر خاص طور سے وادی کشمیر کا یہ خطہ جنت نشین بھی ان موسمی اثرات سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکا۔ کل بعد سہ پہر وادی کے کئی علاقوں کے اندر جن میں خاص طور سے شمالی کشمیر کے کئی علاقے شامل ہیں نے یکا یک کروٹ بدلی اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان کا رنگ کالا ہو گیا جبکہ اس دوران انتہائی تیز رفتار ہوائیں بھی چلنے لگیں۔ ان طوفانی ہواؤں نے شمالی کشمیر کے کئی علاقوں جن میں بانڈی پورہ، سمبل سوناواری، سوپور، پٹن، ہندوارہ اور کپوارہ والواب خاص طور سے قابل ذکر ہیں کے اندر میوہ باغات، کھڑی فصلوں اور رہائشی مکانوں و دیگر قسم کے تعمیراتی ڈھانچوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ بانڈی پورہ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق ضلع کے کئی علاقوں میں زبردست آندھی کے نتیجہ میں درجنوں رہائشی مکانات کی چھتیں ٹوٹ گئیں جبکہ دیگر اقسام کے تعمیراتی ڈھانچوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ علاقہ میں سیب کے باغات اور دیگر طرح کی فصلوں کو بھی ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ شمالی کشمیر کے دیگر کئی علاقوں سے بھی اسی طرح کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں جبکہ وسطی کشمیر کے بڈگام ضلع میں آسمانی بجلی گرنے کے نتیجہ میں تین غیر ریاستی مزدور جن میں ایک ماں اور اس کے دو بیٹے شامل ہیں موقعہ پر ہی جاں بحق ہوئے ہیں۔ اس سے قبل بھی رواں ماہ بلکہ پچھلے ماہ بھی وادی کے متعدد علاقوں میں بارشیں اور ژالہ باری ہونے کے نتیجہ میں فصلوں اور میوہ جات کو زبردست نقصان سے دو چار ہونا پڑا۔ میوہ صنعت کو ہمارے یہاں معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تصور کیا جاتا ہے اور ایسے میں جب موسمی حالات دگرگوں ہونے سے یہ متاثر ہو جاتی ہے تو اس کے نتیجہ میں وادی کے اندر لاکھوں لوگوں کا روزگار متاثر ہو جاتا ہے۔ میوہ کاشت کرنے والے کسانوں سے لے کر مزدوروں تک کوئی بھی ایسا فرد نہیں جو موسمی حالات کی مار نہیں کھا کر متاثر نہیں ہو جاتا۔ ہمارے یہاں حکومت کے پاس آفات سماوی کے حوالے سے باضابطہ طور سٹیٹ ڈزاسٹر ریسپانس فنڈ موجود ہے تاہم اس فنڈ میں سے متاثر ہونے والے باغ مالکان اور دیگر مزدوروں کے لیے کبھی کبھار ہی کوئی رقم نکالی جاتی ہے تاکہ ان لوگوں کی امداد ہو سکے۔ رواں برس خراب موسمی صورتحال سے متاثر ہونے والے کسانوں اور دیگر لوگوں کی امداد حکومت کی ذمہ داری ہے کیونکہ ان لوگوں کی محنت و مشقت ان کے لیے رنگ نہیں لا سکی ہے اور ان کا میوہ، رہائشی مکانات، دکانیں اور دیگر املاک ژالہ باری اور دگرگوں موسمی حالات کی نذر ہو گئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ گورنر انتظامیہ حالیہ ژالہ باری اور کل کی طوفانی ہواؤں کی وجہ سے میوہ باغات، کھڑی فصلوں اور رہائشی و دیگر تعمیراتی ڈھانچوں کو ہوئے نقصان کا تخمینہ لگانے کے لیے ہر ضلع کے اندر ٹیمیں تشکیل دے تاکہ یہ ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں جا کر نقصانات کا تخمینہ لگا سکیں۔ اس حوالے سے ضروری ہے کہ ٹیمیں متاثرہ باغ مالکان اور دیگر لوگوں سے ذاتی طور ملیں اور اس حوالے سے سرسری جائزوں سے کام نہ لیا جائے۔ اس کے بعد یہ پورا ڈیٹا حکومت کو سونپا جائے تاکہ حکومت متاثرہ لوگوں کو نقصانات کے عین مطابق امداد فراہم کر سکے۔ متاثرہ لوگوں کی نظریں حکومت پر ہیں اور گورنر انتظامیہ کا فرض عین ہے کہ وہ ان متاثرین کو مایوس نہ ہونے دیں۔ اس سلسلے میں جس قدر بھی ہو سکے کاروائی کیے جانے کی ضرورت ہے تاکہ متاثرین فاقہ کشی پر مجبور نہ ہو جائیں اور وہ بھی اپنی زندگی معمول کے مطابق گزارنے کے اہل بن جائیں۔ اس طرح سے ڈزاسٹر ریسپانس فنڈ کو بھی صحیح مصرف پر خرچ کیا جا سکے گا۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن سرینگر

صفحہ اول سے آگے

101
ڈھانچے کی ترقی کے ساتھ مل کر، ریاستی جی ڈی پی کو 2015-16 میں 1.17 لاکھ کروڑ روپے سے 2023-24 میں 2.45 لاکھ کروڑ روپے تک دوگنا کرنے میں مدد کی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ جموں وکشمیر کی جی ایس ڈی پی رواں مالی سال کے دوران 7.5 فیصد کی شرح سے بڑھنے کی امید ہے۔ سنہا نے نامہ نگاروں کو بتایا، ''2024-25 کے لیے جی ایس ڈی پی (مجموعی ریاستی گھریلو پیداوار) کا تخمینہ 2,63,399 کروڑ روپے (2.63 لاکھ کروڑ روپے) لگایا گیا ہے، جو کہ 2023-24 کے جی ایس ڈی پی کے مقابلے میں 7.5 فیصد اضافہ دکھاتا ہے۔ بجٹ کی نمایاں خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اس مالی سال کی دفعات کا حجم پچھلے سال کے مقابلے 30,889 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ 2024-25 کے بجٹ کا حجم 1,18,390 کروڑ روپے (1.18 لاکھ کروڑ روپے) ہے۔ یہ 2023-24 کے اخراجات سے 30,889 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ تفصیلات بتاتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ 2024-25 کے لیے محصول کی وصولی کا تخمینہ 98,719 کروڑ روپے اور کیپٹل وصولی کا تخمینہ 19,671 کروڑ روپے تھا۔ 2024-25 کے لیے محصولات کے اخراجات 81,486 کروڑ روپے ہیں۔ سنہا نے کہا کہ انتظامی شعبے کو 9,881.68 کروڑ روپے، سماجی شعبے کو 24,870.50 کروڑ روپے، بنیادی ڈھانچے کے شعبے کو 15,719.40 کروڑ روپے اور اقتصادی شعبے کو 5,555.48 کروڑ روپے ملے ہیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے مزید کہا کہ 2024-25 کے لیے کیپٹل اخراجات (یا ترقیاتی اخراجات) 36,904 کروڑ روپے ہیں۔ انہوں نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ جی ڈی پی میں سرمائے کے اخراجات کا حصہ 14.01 فیصد ہے، جبکہ ٹیکس۔ جی ڈی پی کا تناسب 7.92 فیصد متوقع ہے، جو گزشتہ سال کے 5.68 فیصد سے زیادہ ہے۔ سنہا نے کہا کہ جموں وکشمیر نے بیرونی طور پر اسپانسر شدہ دہشت گردی کی وجہ سے مالیاتی بدانتظامی کے دور کو پیچھے چھوڑ دیا ہے اور مزید کہا کہ اعلی سطح کے پرعزم اخراجات اور پاور سیکٹر میں اے ٹی سی (مجموعی تکنیکی اور تجارتی) نقصانات نے مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو سنبھالنے کے چیلنج کو بڑھا دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ گزشتہ سال کے دوران، مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی حکومت نے ریونیو میں اضافے، پراجیکٹ پر عملدرآمد کو بہتر بنانے، اے ٹی سی کے نقصانات کو کم کرنے، اور گورننس کے معیار کو بہتر بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی زیر انتظام حکومت نے جی ایس ٹی کی واپسی کی تعمیل کو بہتر بنایا، ای۔اسٹیمپنگ سسٹم شروع کیا، ڈیلر کے رجسٹریشن کو بڑھایا اور محصول میں اضافہ کرنے کی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر شفاف ایکسائز نیلامی کا انعقاد کیا۔ ٹیکس کی آمدنی 2022-23 میں 12,753 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2023-24 میں 13,900 کروڑ روپے ہوگئی۔ لیفٹیننٹ گورنر نے مزید کہا کہ 2022-23 کے مقابلے 2023-24 مالی سال میں جی ایس ٹی کی وصولی میں 12 فیصد اور ایکسائز کی وصولی میں 39 فیصد اضافہ ہوا۔ سنہا نے کہا کہ میٹرنگ شروع کرنے اور بلنگ اور وصولی کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے یونین ٹیریٹری حکومت کی کوششوں کے نتیجے میں غیر ٹیکس ریونیو 2022-23 میں 5,148 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2023-24 میں 6,500 کروڑ روپے ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ نے مرکزی طور پر اسپانسر شدہ اسکیموں کا موثر طریقے سے فائدہ اٹھایا ہے اور کاموں کی تیزی سے تکمیل کے ذریعے مرکزی فنڈز کو استعمال کرنے کی کوششوں کو تیز کیا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر کے مطابق، ''اس کی وجہ سے مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں کے تحت فنڈز کی وصولیوں میں 2022-23 میں 6,400 کروڑ روپے سے 2023-24 میں 10,300 کروڑ روپے تک تیزی سے اضافہ ہوا۔'' لیفٹیننٹ گورنر کے مطابق پچھلے کچھ سالوں کے دوران، مرکزی زیر انتظام حکومت نے بجٹ کی شفافیت کو بہتر بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس نے تقریباً 28,000 کروڑ روپے کے پاور سیکٹر کے واجبات بھی ادا کیے، جو کئی سالوں سے زیر التواء اور بڑھ رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 77 سالوں میں پہلی بار، یونین ٹیریٹری نے ریزرو بینک آف انڈیا کی طرف سے بنائے گئے ہنگامی فنڈز جیسے کنسولیڈیٹڈ ڈوبنے والے فنڈ اور گارنٹی ریڈیمپشن فنڈ میں تعاون کیا۔ سنہا نے کہا کہ انتظامیہ نے قرض لینا بند کر دیا ہے اور پچھلے واجبات کو نمایاں طور پر ادا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان اقدامات نے، انصاف پسند فلاحی اقدامات اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے ساتھ مل کر، ریاستی جی ڈی پی کو 2015-16 میں 1.17 لاکھ کروڑ روپے سے 2023-24 میں 2.45 لاکھ کروڑ روپے تک دوگنا کرنے میں مدد کی۔ ریاستی جی ڈی پی 2024-25 میں 2.63 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچنے کی امید ہے۔'' انہوں نے دعوی کیا کہ مرکز نے مالیاتی نظم ونسق کی ان بہتریوں کو بھی تسلیم کیا ہے۔ سنہا نے کہا، ''اس کے مطابق، مالی سال 2024-25 میں، مرکزی حکومت نے جموں وکشمیر کے لیے 17,000 کروڑ روپے کے خصوصی امدادی پیکج کو منظوری دی ہے۔

102
مہم کو قبول کیا ہے اور اسے اپنی گرمجوشی اور حمایت سے متاثر کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے سرینگر میں ترنگا یاترا کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا اور بین الاقوامی کنونشن سینٹر سے بوٹینیکل گارڈن تک واکتھون میں عوامی نمائندوں، عہدیداروں اور ہزاروں شہریوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر نے کہا ''جموں وکشمیر میں ہر گھر ترنگا مہم ایک عوامی تحریک بن گئی ہے''۔ انہوں نے کہا ''وجائی عالمی ترنگا پیارا، جھنڈا اونچا رہے ہمارا۔ ہمارا پیارا اور فاتح ترنگا دنیا میں بلند ہو''۔ انہوں نے کہا قومی پرچم گھر لائیں اور اسے فخر اور عزت کے ساتھ لہرائیں۔ ہر گھر ترنگا مہم کا حصہ بنیں۔'' انہوں نے کہا کہ یہ مہم قوم کی تعمیر کیلئے ہماری اجتماعی وابستگی کی علامت ہے اور یہ ترنگا سے ذاتی تعلق پیدا کرتی ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے ترنگا یاترا کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کرنے پر شہریوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے دو سالوں میں یوٹی بھر کے لوگوں نے، جن کا تعلق معاشرے کے مختلف طبقات سے ہے، ہر گھر ترنگا مہم کو قبول کیا ہے اور اسے اپنی گرمجوشی اور حمایت سے متاثر کیا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا'' آیئے ساتھ چلیں، اپنے دلوں کو ایک ساتھ دھڑکنے دیں، یہ ترنگا یاترا کا عزم ہے جو سماج کے ہر طبقے کو ایک جذبات میں باندھ دیتا ہے۔ پلوامہ سے پونچھ تک، کولگام سے کٹھوعہ تک، جموں سے سرینگر تک، 20 اضلاع کے تمام گھر ترنگا منار ہے ہیں اور لہرا رہے ہیں''۔ لیفٹیننٹ گورنر نے عوامی نمائندوں، عہدیداروں اور شہریوں سے وزیر اعظم کے پنچ پران عہد کا انتظام کیا جو ترنگا یاترا میں شرکت کیلئے بڑی تعداد میں جمع ہوئے تھے۔ ایک ساتھ مل کر جموں وکشمیر ایک روشن مستقبل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک عزم کے ساتھ کام کر رہے ہیں کہ جموں وکشمیر کے مستقبل کو تشکیل دیا جائے اور 'وکست بھارت' کے سفر میں اپنا حصہ ڈالیں۔

103
ملے ہیں۔ انہوں نے کہا'' ہم اسے ادا کرنے کے قابل ہو گئے ہیں، میں یہ بھی ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں کہ جموں وکشمیر کے لوگوں کو سب سے سستی بجلی مل رہی ہے اور پچھلے تین سالوں میں بجلی میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ لوگوں کو ان سرکاری خدمات کیلئے ادائیگی کرنی پڑتی ہے جو وہ حاصل کرتے ہیں۔ منوج سنہا نے کہا ''لوگوں کو ہمارے ساتھ تعاون کرنا چاہیے اور وہ جو بجلی استعمال کرتے ہیں اس کی ادائیگی کریں تاکہ ہم ان کیلئے 24 گھنٹے بجلی کو یقینی بنا سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میٹرنگ بجلی کی چوری کو روکنے کیلئے ایک کامیاب قدم ہے۔ پارلیمنٹ میں منظور شدہ جموں کشمیر کے بجٹ کے بارے میں بات کرتے ہوئے، سنہا نے کہا کہ مختص میں اضافہ جموں وکشمیر کی ترقی کے تئیں مرکز کی سنجیدگی کو ظاہر کرتا ہے۔ سنہا نے کہا کہ جموں وکشمیر انتظامیہ تمام شعبوں کو تقویت دینے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام شعبوں کو بڑا فروغ دینے کے لیے پرعزم ہیں چاہے وہ زراعت ہو، باغبانی، بجلی، انفراسٹرکچر ہو۔ منوج سنہا نے کہا کہ جموں کشمیر انتظامیہ نے کامیابی کے ساتھ جموں کشمیر بینک کو بھاری قرضوں سے نکالنے کو یقینی بنایا ہے اور اسے یوٹی کے منافع بخش مالیاتی ادارے میں تبدیل کر دیا ہے۔

104
ممکن کوشش کر رہی ہے۔ زراعت اور کسانوں کی بہبود کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان کے لکھے گئے ایک مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے ایکس پر پوسٹ کیا'' ملک بھر کے کسان بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں خوشحالی لانے کیلئے ہماری حکومت پرعزم ہے''۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ان کی حکومت کسانوں کی فلاح وبہبود کے تئیں پابند عہد ہے۔ مودی نے کہا کہ کسانوں کے ساتھ ان کی میٹنگ ایک یادگار تجربہ تھا۔ وزیر اعظم نے ایکس پر پوسٹ کیا ''ہماری حکومت کسانوں کی فلاح وبہبود کے تئیں پابند عہد ہے۔

105
نے نعش کو تحویل میں لیا اور ضروری لوازمات ادا کی جس کے بعد انہوں نے جموں کشمیر پولیس کو مطلع کیا۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ اس معاملے میں کیس درج کر لی گئی ہے اور تحقیقات جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ بنگلور پولیس کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے۔

106
جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دیا۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ ہٹ اینڈ رن کیس میں صدر کوٹ بانڈی پورہ میں ایک شہری لقمہ اجل بن گیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اب گاڑی کی تلاش کر رہی ہے اور عوام سے ایسی کوئی بھی معلومات طلب کی ہے جس سے ڈرائیور کو تلاش کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ کیس درج کی جا چکی ہے اور تلاش جاری ہے۔

107
ہو جائے گی۔ شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ 25 سال (2022 سے 15 اگست 2047 تک'' آزادی کا امرت کال'' کے طور پر منائیں اور اس کا استعمال ملک کو عظیم اور ہر شعبے میں نمبر 1 بنانے کیلئے کریں۔ یہ امرت کال'' ہماری نوجوان نسل کیلئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ جس طرح نوجوان نسل نے 90 سال تک ملک کی آزادی کی جدوجہد کی قیادت کی اور اسے استعمار کے طوق سے نجات دلائی، اسی طرح آج کی نوجوان نسل کو 2047 تک کے 25 سال بھارت ماتا کیلئے وقف کر کے ہندوستان کو عظیم بنانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ 1857 اور 1947 کے درمیان 90 سال کی آزادی کی جدوجہد کے نتیجے میں ہندوستان 'جمہوریت کی ماں' دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر اپنا راستہ بنا رہا ہے۔ لیکن میں نوجوانوں کو خاص طور پر بتانا چاہوں گا کہ ہماری آزادی کے پیچھے لاکھوں لوگوں کی قربانیاں ہیں۔

108
معمولی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ مولانا آزاد اسٹیڈیم جموں اور بخشی اسٹیڈیم سرینگر کے علاقوں کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ تقریبات انجام دینے سے پہلے دونوں اسٹیڈیموں کی تلاشی لے لی گئی سونگھنے والے کتوں کی خدمات حاصل کی گئی۔ پولیس وفورسز ذرائع کے مطابق یوم آزادی کی تقریبات کے دوران عسکریت پسندوں کے ممکنہ حملوں کو ٹالنے کیلئے بہتر اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور لوگوں کے جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے چوبیس گھنٹے پولیس وفورسز کو متحرک کر دیا گیا ہے۔ 15 اگست کے موقعے پر ملک بھر کی طرح جموں وکشمیر میں بھی تقریبات کا انعقاد ہوگا۔ سرینگر میں بخشی سٹیڈیم سرینگر میں تقریب منعقد ہوگی جہاں لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا مارچ پاسٹ پر سلامی لینگے اور گارڈ آف آنر پیش کرینگے۔ اسٹیڈیم کے ارد گرد تین ٹائروں والی حفاظت کے اقدامات اٹھائے گئے ہیں، سونگھنے والے کتوں کی خدمات حاصل کرنے کے بعد ہی سرکاری اور عام شہریوں کو تقریب میں شرکت کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ اسٹیڈیم کے ارد گرد بھی پولیس وفورسز کے حصار قائم کئے گئے ہیں۔ اسٹیڈیم کی طرف جانے والی شاہراہوں پر چیکنگ پوائنٹ قائم کئے گئے ہیں، شارپ شوٹرس کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہیں، سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے لوگوں کی نقل وحرکت پر کڑی نظر رکھی جارہی ہیں۔

109
کے نام سے ہوئی۔ دوران تلاشی اس کے قبضے سے 30 گرام چرس برآمد ہوئی۔ اسے گرفتار کر کے تھانہ پولیس بجہامہ منتقل کر دیا گیا ہے جہاں وہ زیر حراست ہے۔ اسی مناسبت سے پولیس اسٹیشن بجہامہ میں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ اسی دوران کولگام پولیس نے ایک منشیات فروش کو گرفتار کیا ہے اور اس کے قبضے سے ممنوعہ مادہ برآمد کیا ہے۔ پولیس تھانہ کولگام کی ایک پولیس پارٹی نے ایمپلائمنٹ ایکسچینج آفس کولگام کے قریب تحصیل کراسنگ پر ایک ناکہ قائم کی، چیکنگ کے دوران ایک مشکوک شخص کو روکا گیا جو نائیلون بیگ لے کر جارہا تھا۔ تلاشی کے بعد، اس کے قبضے سے 800 گرام چرس جیسے ممنوعہ مادہ برآمد کرنے میں کامیاب ہوئے۔ مذکورہ شخص کی شناخت نثار احمد میر ولد عبدالسلام میر ساکن موہن پورہ، کولگام کے طور پر ہوئی ہے اور اسے پولیس اسٹیشن منتقل کیا گیا جہاں وہ زیر حراست ہے۔ قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت پولیس اسٹیشن کولگام میں مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

110
اعماف کر دی ہے۔ یہ معافی 18 جولائی 2024 کو سپریم کورٹ کے حکم کی تعمیل میں دی گئی۔ محمد یوسف شاہ کے معاملہ میں اس کے بمقابلہ ریاست جموں وکشمیر یوٹی حکومت کے وکیل نے سپریم کورٹ کے سامنے پیش کیا کہ ریاست نے پہلے ہی ان کی قید کی مدت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی قبل از وقت رہائی کی سفارش کی ہے۔

111
تبادلہ ہوا جس کے بعد وہاں بھی آپریشن جاری ہے۔ سی این آئی کے مطابق اننت ناگ کے کوکرناگ گڈول اہلان جنگلات میں ملی ٹنٹوں کی موجودگی کی اطلاع ملنے کے بعد سنیچروار کے بعد دوپہر فوج، جموں کشمیر پولیس اور سی آر پی ایف نے علاقے کو مشترکہ طور پر محاصرے میں لیا جس دوران وہاں جھڑپ ہوئی۔ جھڑپ کے دوران ابتدائی فائرنگ میں تین فوجی اہلکار اور کچھ عام شہری زخمی ہو گئے تھے جن میں سے دو فوجی اور ایک عام شہری بعد میں اسپتال میں دم توڑ بیٹھا۔ جنگلات میں مسلح تصادم آرائی کے دوران تین ہلاکتوں کے بعد سوموار کو مسلسل تیسرے روز بھی آپریشن جاری رہا جس دوران ملی ٹنٹوں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے سیکورٹی فورسز کی اضافی کمک علاقے میں روانہ کی گئی۔ پولیس کے ایک سنیئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ کوکرناگ میں سیکورٹی فورسز کی تلاشی مہم سوموار کو مسلسل تیسرے دن بھی جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تلاشی مہم کو تیز کرنے کیلئے مزید فورسز کو جائے وقوعہ پر پہنچا دیا گیا ہے اور جنگلاتی علاقے میں آپریشن جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگلات میں تلاشی آپریشن بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ اس سے قبل اتوار کی شام کو اودھم پور ضلع کے بسنت گڑھ کے اونچے علاقوں میں ملی ٹنٹوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان ایک انکاؤنٹر شروع ہوا، حکام نے بتایا کہ ملی ٹنٹوں کی موجودگی کے بارے میں مخصوص انٹیلی جنس کی بنیاد پر، سیکورٹی فورسز نے مشترکہ تلاشی آپریشن شروع کیا تھا۔ جس دوران فائرنگ کا تبادلہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں آپریشن جاری ہے۔

112
پورہ بلیسہ میں ایک ورکرس کنونشن سے خطاب کیا جس دوران انہوں نے کہا کہ اس وقت لوگوں کو تقسیم کیا جارہا ہے، لوگوں کو مذہبی بنیادوں پر لڑوایا جارہا ہے، علاقائی بنیادوں پر پھوٹ ڈالا جارہا ہے اور لسانی بنیادوں پر نفرتیں پھیلائیں جارہی ہیں۔ نفرتیں پھیلانے کا رجحان اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اب ملک کے وزیر اعظم بھی اس ریس میں آگے آگئے ہیں۔ جواہر لعل نہرو سے لیکر منموہن سنگھ تک میں نے کبھی بھی کسی وزیر اعظم کو لوگوں کو مذہبی بنیادوں پر تقسیم کرتے نہیں دیکھا لیکن جو ہمارے موجودہ وزیر اعظم ہیں، انہوں نے الیکشن کے دوران مسلمانوں کیخلاف جو زہر افشائی کی گئی انتہائی شرمناک اور تشویشناک ہے۔ ایک وزیر اعظم کی زبان سے یہ کہنا کہ اگر بھاجپا نہیں جیتی تو جس ہندو کے پاس دو گھر ہونگے یا دو مویشی ہونگے ان میں سے ایک مسلمان کو دیا جائے گا، ہندو شادی شدہ خواتین کے منگل سوتر مسلمانوں کو دیئے جائیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ ایک شیطانی دور ہے اور اس میں لوگوں کو صرف تقسیم کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں جو حد بندی کی گئی وہ بھی تقسیمی بنیادوں پر کی گئی، نہیں تو اننت ناگ کو راجوری پونچھ کیساتھ جوڑنے کا کیا مقصد ہے۔ یہاں خطہ چناب میں بھی تقسیمی بنیادوں پر حد بندی کی گئی لیکن انشاء اللہ لوگ سوچ سمجھ کر اور تقسیمی عناصر کو مسترد کریں گے۔ کورپشن، بے روزگاری، مہنگائی اور احتساب کے فقدان کے چیلنجوں پر اتحاد کے ذریعے ہی قابو پایا جا سکتا ہے۔ جوں جوں آئندہ انتخابات قریب آرہے ہیں، فرقہ پرست طاقتوں کو قابو میں رکھنے اور جمہوریت کے تقدس کو برقرار رکھنے کیلئے دانشمندانہ فیصلے کیے جانے چاہئیں۔ اتحاد ہماری طاقت ہے، اور ان لوگوں کے خلاف متحد ہونا ضروری ہے جو ہمیں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔

113
وہ نہرو اور ان کی بیٹی اندرا گاندھی کے بعد تیسرے وزیر اعظم بننے کے لیے تیار ہیں، جو 15 اگست کو لگاتار گیارہ مرتبہ لال قلعہ کی فصیل سے قوم سے خطاب کریں گے۔ جب کہ جواہر لال نہرو نے براہ راست 17 تقریریں کیں، جنوری 1966 سے مارچ 1977 تک اس کے بعد وزیر اعظم اندرا گاندھی نے، اور پھر جنوری 1980 سے اکتوبر 1984 تک، 16 بار قوم سے خطاب کیا۔ وہ مسلسل 11 تقریریں بھی کر چکی تھیں۔ وزیر اعظم مودی سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کی دس یومیہ تقریروں کی تعداد کو بھی پیچھے چھوڑ دیں گے۔ انہوں نے اپنی پہلی یوم آزادی کی تقریر 2014 میں کی جب انہوں نے سوچھ بھارت اور جن دھن اکاؤنٹس جیسے نئے پروگراموں کی میزبانی کا اعلان کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی یوم آزادی کی تقاریر اوسطاً 82 منٹ کی ہوتی ہیں، جو ہندوستان کی تاریخ میں کسی بھی دوسرے وزیر اعظم سے زیادہ لمبی ہوتی ہیں۔ سابق وزیر اعظم آئی کے گجرال 71 منٹ کے ساتھ قریب آتے ہیں۔ پی ایم مودی کی تقریریں 2017 میں 55 منٹ کی مختصر سے 2016 میں سب سے لمبی 94 منٹ تک مختلف ہوتی ہیں۔ حکومتی آرکائیوز کے مطابق یوم آزادی کی تقاریر کا اوسط دورانیہ وقت کے ساتھ بڑھتا گیا ہے۔ 1947 میں مسٹر نہرو کی طرف سے دی گئی پہلی تقریر صرف 24 منٹ تک جاری رہی۔ پی ایم مودی کے اقتدار سنبھالنے سے پہلے سب سے طویل تقریر اندرا گاندھی نے 1972 میں دی تھی، جو 54 منٹ تک جاری رہی۔ یاد رہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی ہندوستان کے وزیر اعظم مسلسل تیسری بار چنے گئے ہیں اور یہ ان کی حکومت کا 15 واں سال مکمل کرے گی۔

114
افسران کے لیے پہلے سہ ماہی کی رپورٹوں کا جائزہ لینے کی آخری تاریخ بھی 30 اگست 2024 تک بڑھا دی گئی ہے۔ نوٹیفکیشن میں یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ملازمین جو ابھی تک پورٹل پر رجسٹرڈ نہیں ہیں، فوراً رجسٹر ہو جائیں اور مقررہ وقت تک اپنی رپورٹیں جمع کرائیں۔ انتظامی محکموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ملازمین کی رپورٹس جمع کرانے پر نظر رکھیں۔ تمام متعلقہ افراد کو اس نئے شیڈول پر عمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

115
اسپتال کے میڈیکل سپرانٹنڈنٹ ڈاکٹر مظفر جان نے کہا کہ اسپتال میں بیمار وں کے تیمارداروں کیلئے جگہ کی کوئی کمی نہیں ہے اور واضح کیا کہ وہ مریض اور تیمارداروں کے مسائل کو سمجھتے ہیں اور ضرورت کے مطابق ان خدمات کی اپ گریڈیشن کے لیے ہمیشہ کام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر جان نے کہا کہ 710 بستروں پر مشتمل سرکاری لال دید اسپتال میں روزانہ مریضوں اور تیمارداروں کا بہت زیادہ رش دیکھنے کو ملتا ہے کشمیر صوبے کا اسپتال جس میں نہ صرف کشمیر کے ہر ضلع سے مریض آتے ہیں بلکہ ڈوڈا کشتواڑ اور رام بن سے بھی اس رش کو پورا کرنے کے لیے اسپتال کے حکام نے مریضوں اور تیمارداروں کیلئے تمام رسد کا انتظام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہسپتال میں دو کینٹین، دو سرائیاں اور دو کھلے پارکس ہیں جو مریضوں اور اٹینڈنٹ کیلئے مختص ہیں جنہیں تیماردار کھانے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہسپتال صرف خوبصورتی اور سکون کیلئے ایک پارک بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسپتال انتظامیہ مریضوں اور تیمارداروں کے مسائل کو سمجھتے ہیں اور ضرورت کے مطابق ان خدمات کی اپ گریڈیشن کیلئے ہمیشہ کام کرتے ہیں۔ دریں اثنا انہوں نے کہا کہ لوگوں سے گزارش ہے کہ مریض کے ساتھ تیماردار کی تعداد محدود رکھیں۔

از دفتر نائب تحصیلدار صفا کدل تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب مدثر آرا دختر مرحوم عبدالعزیز گورو ساکنہ سیدہ پورہ اچھن بغرض اجرائی لیگل ہیر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست منجانب مدثر آرا دختر مرحوم عبدالعزیز گورو ساکنہ سیدہ پورہ اچھن بغرض اجرائی لیگل ہیر سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جس کے نسبت سائل کی والدہ عائشہ بانو زوجہ عبدالعزیز مورخہ 08/12/2023 کو فوت ہوچکی ہے۔ مطابق رپورٹ پٹواری متوفیہ کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ
نعیمہ بانو	۴۹	دختر متوفیہ	شادی شدہ
یارس جاوید	۴۵	----	...
مزمل	۴۴	---	---
مدثر آرا	۳۹	---	گھریلو کام

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار صفا کدل

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب مسماۃ فاطمہ زوجہ/ بیوہ عبدالاحد نجار ساکنہ تارہ بل نوا کدل سرینگر بغرض اجرائی لیگل ہیر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلہ ہے کہ اسکا شوہر عبدالاحد نجار ساکنہ تارہ بل نوا کدل سرینگر مورخہ 13/09/2023 کو فوت ہوچکا ہے۔ اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اس کے حق میں لیگل ہیر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ
مسماۃ فاطمہ	۹۳	بیوہ	ضعیف العمر
طارق احمد	۴۵	پسر---	نجار شادی شدہ
اعجاز احمد	۴۳	--	---
رفعت	۴۰	بیٹی	گھریلو کام---

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار زونی مر

از نیابت کچواری تحصیل خانصاحب باجلاس محمد یاسین صاحب نائب تحصیلدار
عنوان: درخواست از جانب ریاض احمد گوجر ٹھ ولد سیف الدین گوجر ٹھ ساکنہ لانہ لب تحصیل خانصاحب اجرائی ST سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۲۹۴

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی ST پیش کی ہے۔ جو کہ دفتر ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ پٹواری حلقہ سے رپورٹ اور ریونیو ریکارڈ طلب کیا گیا ہے جس کے مطابق سائل کے تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع لانہ لب میں موجود ہے اور تا حال بھی دہ ہذا سے ترک سکونت نہیں کی ہے۔ کنبے کی زرعی وغیر زرعی آمدنی ماہوار 5000 روپے تک ہے۔ اور کنبہ ۴ افراد پر مشتمل ہے۔ اور تفصیل افراد کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	آمدنی
ریاض احمد گوجر ٹھ ولد سیف الدین	۲۶	مزدوری	5000
سلیمہ بانو زوجہ ریاض احمد	۲۴	گھریلو کام	
حفصہ ریاض دختر---	۳	نوزائدہ	
معارفت ریاض دختر---	۱	----	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار کچواری

PUBLIC NOTICE

I JUNAID KHAN S/O GHULAM NABI KHAN HAS LOST MY R.C OF PULSAR 150CC MODEL JK01AL2367 WHILE TRAVELLING FROM TUSLI BAGH SOLINA TO LAL BAZAR SRINAGAR NOW I HAVE TO APPLY FOR ITS DUPLICATE IF ANY BODY HAS ANY OBJECTION HE/SHE MAY CONTACT R.T.O KASHMIR WITH IN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

LOST OF POUCH

WHILE TRAVELLING FROM JHANGIR CHOWK TO POLO VEIW MARKET I HAVE LOST MY MULTI COLORED POUCH WHICH CONTAINS FOLLOWING OFFFICAL ITEMS
1.2 PEN DRIVES (64) GB EACH
2.MEMORY CARD (32)GB
3.PEN DRIVE(EXPIRED DIGITAL SIGNATURE)
4.OTG CABLE
5.DATA CABLE.
THE OBOVE STORAGE
DEVICES CONTAIN SOME IMPORTANT OFFICIAL DATA. IF ANY BODY HAS FOUND THE SAME HE/SHE MAY CONTACT THE OWNER AND HE/SHE MAY SUITABLY REWARDED.
OWNER IQRA MAJEED
CONTACT 9906950009

از نیابت کچواری تحصیل خانصاحب باجلاس محمد یاسین صاحب نائب تحصیلدار
عنوان: درخواست از جانب سائمہ بانو دختر سیف الدین گوجر ٹھ ساکنہ لانہ لب تحصیل خانصاحب اجرائی ST سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۲۹۴

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی ST پیش کی ہے۔ جو کہ دفتر ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ پٹواری حلقہ سے رپورٹ اور ریونیو ریکارڈ طلب کیا گیا ہے جس کے مطابق سائل کے تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ موضع لانہ لب میں موجود ہے اور تا حال بھی دہ ہذا سے ترک سکونت نہیں کی ہے۔ کنبے کی زرعی وغیر زرعی آمدنی سالانہ 80000 روپے تک ہے۔ اور کنبہ ۵ افراد پر مشتمل ہے۔ اور تفصیل افراد کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	رشتہ	آمدنی
سیف الدین گوجر ٹھ	۶۰	زمینداری	سربراہ	20000
مشتی بیگم زوجہ سیف الدین	۵۵	گھریلو کام	زوجہ	
اعجاز احمد ولد---	۳۵	مزدوری	پسر	60000
کلثوم بانو دختر---	۲۲	دختر	گھریلو کام	
سائمہ بانو دختر---	۱۹	---	زیر تعلیم	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار کچواری

اسلام میں تعلیمِ نسواں اور موجودہ مخلوط نظامِ تعلیم

از: مولوی نایاب حسن قاسمی
اسکالرشیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

اسلام میں علم کی اہمیت

بلاشبہ علم شرافت وکرامت اوردارین کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کا بہترین ذریعہ ہے، انسان کودیگر بے شمار مخلوقات میں ممتاز کرنے کی کلیداور ربّ الارباب کی طرف سے عطا کردہ خلقی اور فطری برتری میں چار چاند لگانے کا اہم سبب ہے؛ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مقصدِ تخلیق انسانی تک رسائی علم ہی کے ذریعے ممکن ہے،علم ہی کی یہ دولت انسانوں نے سنگلاخ وادیوں،چٹیل میدانوں اور زمینوں کومرغزاری عطا کی ہے، سمندروں اور زمینوں کی تہوں سے لاتعدادمعدنیات کے بے انتہا ذخائر نکالے ہیں اور آسمان کی بلندیوں اور وسعتوں کو چیر کرتحقیق واکتشاف کے نت نئے پرچم لہرائے ہیں؛ بلکہ مختصر تعبیر میں کہا جاسکتا ہے کہ دنیا میں رونما ہونے والے تمام محیرالعقول کارنامے علم ہی کے بے پایاں احسان ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنے ظہور کے اول دن سے ہی پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر"اقرأ" کے خدائی حکم کے القاءکے ذریعہ جہالت کی گھٹاٹوپ تاریکیوں میں علم کی عظمت واہمیت کو جاگزیں کیا اور"قرآن مقدس" میں بار بار عالم وجاہل کے درمیان فرق کے بیان اور جگہ جگہ حصول علم کی ترغیب کے ذریعے اس کی قدرومنزلت کو بڑھایا؛چنانچہ قرآن کریم میں علم کا ذکراسی باراورعلم سے مشتق شدہ الفاظ کا ذکر سیکڑوں دفعہ آیا ہے، اسی طرح عقل کی جگہ"الباب" (جمع لب) کا تذکرہ سولہ دفعہ اور"عقل" سے مشتق الفاظ اٹھارہ جگہ اور"فقہ" سے نکلنے والے الفاظ اکیس مرتبہ مذکور ہوئے ہیں،لفظ "حکمت" کا ذکر بیس دفعہ اور"برہان" کا تذکرہ سات دفعہ ہوا ہے،غوروفکر سے متعلق صیغے مثلاً:"دیکھو" "غورکرو" وغیرہ، یہ سب ان پرمستزاد ہیں۔

قرآن کریم کے بعداسلام میں سب سے مستند،معتبر اور معتمد علیہ لٹریچر(Literature)احادیثِ نبویہ کا وہ عظیم الشان ذخیرہ ہے، جسے امت کے باکمال جیالوں نے اپنے اپنے عہد میں انتہائی دقتِ نظری، دیدہ ریزی اور جگر کاوی کے ساتھ اکٹھا کرنے کا ناقابلِ فراموش کارنامہ انجام دیا ہے، جب ہم اس عظیم الشان ذخیرے کا مطالعہ کرتے ہیں،توہمیں قدم قدم پرنبوی صلی اللہ علیہ وسلم زبانِ مقدس علم کی فضیلت، حاملین علم فضیلت اوراس کے حصول کی تحریض وترغیب میں سرگرم نظر آتی ہے؛ چنانچہ تمام کتب حدیث میں علم سے متعلق احادیث کوعلیحدہ ابواب میں بیان کیا گیا ہے۔

مشتے نمونہ ازخروارے

چنانچہ امام بخاری کی صحیح میں ابواب وحی وایمان کے بعد"کتاب العلم" کے عنوان کے تحت ابواب میں حافظ الدنیا ابن حجر عسقلانی کے بہ قول چھیاسی مرفوع حدیثیں (مکررات کووضع کرکے) اور بائیس آثار صحابہ وتابعین ہیں، اسی طرح صحاح ستہ کی دیگر کتب اور"موطا مالک" میں بھی علم کا علیحدہ اور مستقل باب ہے"مسند امام احمد بن حنبل" کی ترتیب سے متعلق کتاب "الفتح الربانی" میں علم سے متعلق اکاسی احادیث ہیں، حافظ نورالدین ہیثمی کی "مجمع الزوائد" میں علم کے موضوع پر احادیث بیاسی صفحات میں پھیلی ہوئی ہیں،"مستدرک حاکم" میں علم سے متعلق حدیثیں چوالیس صفحات میں ہیں،مشہورناقد حدیث اور جلیل القدر محدث حافظ منذری کی "الترغیب والترہیب" میں علم سے متعلق چودہ احادیث ہیں اور علامہ محمد بن سلیمان کی "جمع الفوائد" میں صرف علم کے حوالے سے ایک سوچون حدیثیں بیان کی گئی ہیں۔

اسلام میں خواتین کی تعلیم کی اہمیت

یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کومجموعی طور پر دین سے روشناس کرانے، تہذیب وثقافت سے بہرہ ور کرنے اور خصائل فاضلہ وشمائل جمیلہ سے مزین کرنے میں اس قوم کی خواتین کا اہم ؛ بلکہ مرکزی اوراساسی کردار ہوتاہے اورقوم کے نونہالوں کی صحیح اٹھان اور صالح نشوونما میں ان کی ماؤں کا اہم رول ہوتا ہے؛ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ ماں کی گود بچے کا اولین مدرسہ ہے؛اس لیےشروع ہی سے اسلام نے جس طرح مردوں کے لیےتعلیم کی تمام تر راہیں وار کھی ہیں ان کو ہر قسم کے مفید علم کے حصول کی نہ صرف آزادی دی ہے؛ بلکہ اس پر ان کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے،جس کے نتیجے میں قرن اول سے لےکرآج تک ایک سے بڑھ کرایک کج کلاہ علم وفن اور تاجورفکروتحقیق پیداہوتے رہے اور زمانہ ان کے علوم بے پناہ کی ضیاپاشیوں سے مستنیر ومستفیض ہوتا رہا، بالکل اسی طرح اس دین حنیف نے خواتین کوبھی تمدنی، معاشرتی اور ملکی حقوق کے بہ تمام وکمال عطا کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیمی حقوق بھی اس کی صنف کا لحاظ کرتے ہوئےمکمل طور پر دیے؛چنانچہ ہر دور میں مردوں کے شانہ بہ شانہ دخترانِ اسلام میں ایسی باکمال خواتین بھی جنم لیتی رہیں، جنھوں نے اطاعت گزار بیٹی، وفاشعار بیوی اور سراپا شفقت بہن کا کردار نبھانے کے ساتھ ساتھ دنیا میں اپنے علم وفضل کا ڈنکا بجایا اور ان کے دم سے تحقیق وتدقیق کے لاتعداد خرمن آباد ہوئے۔

خواتین کی تعلیم سے متعلق روایات

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "ثَلاثَةٌ لَهُم أجْرانِ: رَجُلٌ مِن أَهْلِ الكِتابِ آمَنَ بنَبِيِّهِ، وآمَنَ بمُحَمَّدٍ، والعَبْدُ المَمْلُوكُ إذا أدَّى حَقَّ اللَّهِ، وحَقَّ مَوالِيهِ، ورَجُلٌ له أمَةٌ، فأدَّبَها فأحْسَنَ تَأْدِيبَها، وعَلَّمَها فأحْسَنَ تَعْلِيمَها، ثُمَّ أعْتَقَها، فَتَزَوَّجَها، فَلَهُ أجْرانِ"(۱)اس حدیث کے آخری جزء کی شرح میں ملاعلی قاری لکھتے ہیں کہ: "یہ حکم صرف باندی کے لیے نہیں؛ بلکہ اپنی اولاد اور عام لڑکیوں کے لیے بھی یہی حکم ہے۔"(۲)

(۲) ایک صحابیہ حضرت شفاء بنت عدویہ تعلیم یافتہ خاتون تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ: "تم نے جس طرح حفصہ کو"نملہ" (پھوڑے) کا رقیہ سکھایا ہے، اسی طرح لکھنا بھی سکھادو۔"(۳)

(۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی عورتوں کی تعلیم کا اہتمام فرماتے تھے اوران کی خواہش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باضابطہ ان کے لیے ایک دن مقرر کردیا تھا،حضرت ابوسعید خدری کی روایت ہے: "قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ، فَوَعَظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ"(۴)۔

(۴) حضرت اسماء بنت یزید بن السکن انصاریہ بڑی متدین اور سمجھدار خاتون تھیں، انھیں ایک دفعہ عورتوں نے اپنی طرف سے ترجمان بناکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ: "اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کومردوعورت ہردو کی رہ نمائی کے لیے مبعوث فرمایا ہے؛ چنانچہ ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی، مگر ہم عورتیں پردہ نشیں ہیں، گھروں میں رہنا ہوتا ہے، ہم حتی الوسع اپنے مردوں کی ہر خواہش پوری کرتی ہیں، ان کی اولاد کی پرورش وپرداخت ہمارے ذمے ہوتی ہے، ادھر مرد مسجدوں میں باجماعت نماز ادا کرتے ہیں، جہاد میں شریک ہوتے ہیں، جس کی بنا پرانھیں بہت زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے؛لیکن ہم عورتیں ان کے زمانہ غیبوبت میں ان کے اموال واولاد کی حفاظت کرتی ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !کیاان صورتوں میں ہم بھی اجروثواب میں مردوں کی ہمسر ہوسکتی ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء کی بصیرت افروزتقریرسن کرصحابہ کی طرف رخ کیااوران سے پوچھا: "اسماء سے پہلے تم نے دین کے متعلق کسی عورت سے اتنا عمدہ سوال سنا ہے؟" صحابہ نے نفی میں جواب دیا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء سے فرمایا کہ: "جاؤاوران عورتوں سے کہہ دوکہ: "انَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ احداكُنَّ لِزَوْجِهَا، وَطَلَبَهَا لِمَرْضَاتِهِ واتِّبَاعَهَا لِمُوافَقَتِهِ يَعْدِلُ كُلَّ مَا ذُكِرَتْ لِلرِّجَالِ"۔(۵)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ عظیم خوش خبری سن کرحضرت اسماء کا دل بلیوں اچھلنے لگااور تکبیر وتہلیل کہتی ہوئی واپس ہوگئیں اوردیگرعورتوں کوبھی جاکرسنایا۔

اریخ اسلامی کی ان چند جھلکیوں سے بہ خوبی معلوم ہوجاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کے اندر حصول علم کے تئیں کس قدرشوق اور جذبۂ بے پایاں پایاجاتا تھا اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے شوقِ طلب اور ذوقِ جستجو کی قدر کرتے ہوئے، ان کی تعلیم وتربیت کا کتنا اہتمام فرماتے تھے۔

تعلیم وتربیت کے عمومی ماحول کا اثر

تعلیم وتربیت کے اسی عمومی ماحول کا اثر ہے کہ جماعتِ صحابیاتمیں بلند پایہ اہلِ علم خواتین کے ذکرِ جمیل سے آج تاریخ اسلام کا ورق ورق درخشاں وتاباں ہے؛ چنانچہ یہ امرمحقق ہے کہ امہات المومنین میں حضرت عائشہ وحضرت ام سلمہ فقہ وحدیث وتفسیر میں رتبہ بلند رکھنے کے ساتھ ساتھ تحقیق وروایت کے میدان کی بھی شہ سوار تھیں، حضرت ام سلمہ کی صاحبزادی زینب بنت ابوسلمہ جوآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردہ تھیں،ان کے بارے میں تاریخ کا بیان ہے کہ:

"کَانَتْ أَفْقَهَ نِسَاءِ أَهْلِ زَمَانِهَا"(۶)

حضرت ام الدرداء الکبری اعلیٰ درجے کی فقیہ اور عالمہ صحابیہ تھیں۔(۷)

حضرت سمرہ بنت نہیک اسدیہکے بارے میں لکھا ہے کہ: "وہ زبردست عالمہ تھیں، عمردراز پائیں، بازاروں میں جاکرامر بالمعروف اورنہی عن المنکر کیا کرتی تھیں اورلوگوں کو ان کی بےراہ روی پرکوڑوں سے مارتی تھیں۔"(۸)

پھر یہ زریں سلسلہ دورِصحابیات تک ہی محدودنہیں رہا؛ بلکہ تابعیات اور بعد کی خواتین کے زمانوں میں بھی ہمیں اس طبقے میں بڑی بڑی عالمہ، زاہدہ اورامت کی محسنہ وباکمال خواتین ملتی ہیں؛ چنانچہ مشہور تابعی، حدیث اورفنِ تعبیر الرؤیا کے مستندامام حضرت محمد بن سیرین کی بہن حفصہ نے صرف بارہ سال کی عمر میں قرآن کریم کومعنی ومفہوم کے ساتھ حفظ کرلیا تھا(۹) یہ فنِ تجوید وقراءت میں مقامِ امامت کوپہنچی ہوئی تھیں؛ چنانچہ حضرت ابن سیرین کو جب تجوید کے کسی مسئلے میں شبہ ہوتا،تو شاگردوں کو اپنی بہن سے رجوع کرنے کا مشورہ دیتے۔(۱۰)

نفیسہ جوحسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب کی صاحبزادی اور حضرت اسحاق بن جعفری اہلیہ تھیں، انھیں تفسیر وحدیث کے علاوہ دیگر علوم میں بھی درک حاصل تھا، ان کے علم سے خواتین کے ساتھ ساتھ مردوں کی بھی معتدبہ تعداد نے سیرابی حاصل کی، ان کا لقب "نفیسۃ العلم والمعرفۃ" پڑگیا تھا، حضرت امام شافعیجیسے رفیع القدراہل علم دینی مسائل پران سے تبادلۂ خیال کرتے تھے۔(۱۱)

اف! یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم

مذکورہ حقائق سے یہ بات توالم نشرح ہوجاتی ہے کہ اسلام جس طرح صنفِ لطیف کو دیگر حقوق بخشنے میں بالکل عادلانہ ؛ بلکہ

فیاضانہ مزاج رکھتا ہے، ویسے ہی اس کے تعلیمی حقوق کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے؛ بلکہ عملی سطح پر انھیں عطا کرنے کا بھی حد سے زیادہ اہتمام کرتا ہے۔

لیکن جہاں تک بات ہے خواتین کے موجودہ نظامِ تعلیم کی جسے(co-education سے یادکیا جاتا ہے،جو مغرب سے درآمد (Import) کردہ ہے اور جو دراصل مغرب کی فکرِ گستاخ کا عکاس،خاتونِ مشرق کو لیلائے مغرب کی طرح ہوس پیشہ نگاہوں کی لذت اندوزی کا سامان بنانے کی ہمہ گیراور گھناؤنی سازش اوراس کی چادرِ عصمت وعفت کو تارتار کرنے کی شیطانی چال ہے،اس کی مذہب اسلام توکبھی بھی حوصلہ افزائی نہیں کرسکتا، نیز عقلِ دانا بھی اس سے پناہ مانگتی ہوئی نظر آتی ہے۔

مخلوط تعلیم کے حوالے سے دو پہلو نہایت ہی توجہ اور انتہائی سنجیدگی سے غورکرنے کی دعوت دیتے ہیں:

۱- یہ کہ لڑکوں اورلڑکیوں کا نصاب تعلیم ایک ہونا چاہیے یا جداگانہ؟

۲-لڑکے اورلڑکیوں کی تعلیم ایک ساتھ ہونی چاہیے یا الگ الگ؟ جہاں تک نصاب تعلیم کی بات ہے ،توگرچہ کچھ امور ایسے ہیں، جودونوں کے مابین مشترک ہیں اوران کا نصاب لڑکوں اورلڑکیوں کے لیے یکساں رکھا جاسکتا ہے مثلاً: زبان وادب، تاریخ، معلومات عامہ (General knowledge)جغرافیہ، ریاضی، جنرل سائنس اور سماجی علوم(Socialscience)وغیرہ؛لیکن کچھ مضامین ایسے ہیں جن میں لڑکوں اورلڑکیوں کے درمیان فرق کرنا ہوگا،مثلاً: انجینئرنگ کے بہت سے شعبے، عسکری تعلیم، اورٹیکنیکل تعلیم: کیوں کہ ان کی لڑکیوں کوقطعاً ضرورت نہیں؛ البتہ میڈیکل تعلیم کا اچھا خاصا حصہ خواتین سے متعلق ہے؛ اس لیے "امراضِ نسواں" زمانے سے طب کامستقل موضوع رہاہے،یہ لڑکیوں کے لیےنہایت ضروری ہے،اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم میں امورِ خانہ داری کی تربیت بھی شامل ہونی چاہیے، کہ یہ ان کی معاشرتی زندگی میں انتہائی اہمیت رکھتے ہیں، سلائی، کڑھائی، پکوان کے مختلف اصول اور بچوں کی پرورش کے طریقے بھی ان کے نصاب تعلیم کا حصہ ہونے چاہئیں، ان سے نہ صرف لڑکیاں گھریلو زندگی میں بہتر طور پرمتوقع رول ادا کرسکتی ہیں؛ بلکہ ازدواجی زندگی کی خوش گواری، اہل خاندان کی ہردل عزیزی اورمشکل اورغیر متوقع صورتِ حال میں اپنی کفالت کے لیے یہ آج بھی بہترین وسائل ہیں، ساتھ ہی لڑکیوں کے لیےان کے حسب حال آدابِ معاشرت کی تعلیم بھی ضروری ہے؛ کیوں کہ ایک لڑکی اگر بہترین ماں اور فرماں بردار بیوی نہ بن سکے توسماج کواس سے کوئی فائدہ نہیں؛ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جیساکہ ذکر ہوا) عورتوں کی تذکیر کے لیے علیحدہ دن مقرر فرمادیا تھا،جس میں عورتیں جمع ہوتیں اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں ان کے حسب حال نصیحت فرماتے؛ چنانچہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ: "خواتین کی دل بہلائی کا بہترین مشغلہ سوت کاتنا ہے۔"(۱۲) کیوں کہ سوت کاتنااس زمانے میں ایک گھریلوصنعت تھی؛ بلکہ آج سے نصف صدی پیشتر تک بھی بہت سے گھرانوں کا گزرانِ معیشت اسی پرتھا۔

غور کیجیے کہ جب قدرت نے مردوں اورعورتوں میں تخلیقی اعتبار سے فرق رکھا ہے، اعضاء کی ساخت میں فرق، رنگ وروپ میں فرق، قوائے جسمانی میں فرق، مزاج ومذاق، حتی کہ دونوں کی پسند اور ناپسند میں بھی تفاوت ہے، پھر اسی طرح افزائشِ نسل اوراولاد کی تربیت میں بھی دونوں کے کردار مختلف ہیں،تو یہ کیوں کرممکن ہوسکتا ہے کہ معاشرے میں دونوں کے فرائض اور ذمہ داریاں بھی الگ الگ نہ ہوں؟ اور جب دونوں کی ذمہ داریاں علیحدہ ٹھہریں، توضروری ہے کہ اسی نسبت سے دونوں کے تعلیمی وتربیتی مضامین بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوں، اگر تعلیمی نصاب میں دونوں کے فطری اختلاف کوملحوظ نہ رکھا جائے اور تعلیم کے تمام شعبوں میں دونوں صنفوں کوایک ہی قسم کے مضامین پڑھائے جائیں،تو جہاں یہ طریقۂ تعلیم انسانی معاشرے پر منفی اثر ڈالے گا، وہیں خود عورت کے عورت پن کے رخصت ہونے کا بھی انتہائی منحوس سبب ہوگا؛ لہٰذا صنفِ نازک کی فطری نزاکت کے لیے یہی زیب دیتا ہے کہ وہ وہی علوم حاصل کرے، جواسے زمرۂ نسواں ہی میں رکھے اور اس کے فطری تشخص کی محافظت کرے، نہ کہ وہ ایسے علوم کی دل دادہ ہوجائے، جواسے زن سے نازن بنادے۔

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِن فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا" (۱۳) (اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک دوسرے کوجوفطری برتری عطافرمائی ہے،اس کی تمنامت کرو! مردوں کے لیے ان کے اعمال میں حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کے اعمال میں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل وکرم مانگتے رہو، بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے)

یہ آیت دراصل معاشرتی زندگی کے آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے، اس میں یہ حقیقت سمجھائی گئی ہے کہ اللہ نے انسانی سماج کو اختلاف اور رنگارنگی پر پیدا کیا ہے، کسی بات میں مردوں کوفوقیت حاصل ہے،توکسی معاملے میں وہ عورتوں کے تعاون کا دست نگر ہے، قدرت نے جو کام جس کے سپرد کیا ہے،اس کے لیے وہی بہتر اور اسی کو بجالانا اس کی خوش بختی ہے؛ کیوں کہ خالق سے بڑھ کرکوئی اورمخلوق کی ضرورت اور فطرت وصلاحیت سے واقف نہیں ہوسکتا، یہ مغربی ہوس کاروں کی خودغرضی اور دنائت ہے کہ انھوں نے عورتوں سے "حقِ مادری" بھی وصول کیا اور"فرائضِ پدری" کے ادا کرنے پر بھی ان بے چاریوں کو مجبور کیا، پھر جب انھوں نے اپنی ذمہ داری کا بوجھ عورتوں پرلادنے کی ٹھان لی،توایسانظامِ تعلیم وضع کیا،جس میں عورتوں کومرد بنانے کی پوری صلاحیت موجود ہو، پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب ارشاد فرمایا کہ: "تین افراد ایسے ہیں، جوکبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے" اور ان تینوں میں سے ایک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "الرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ" (۱۴) یعنی عورتوں میں سے مرد، دریافت کیا گیا: "عورتوں میں سے مرد سے کون لوگ مراد ہیں؟" توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ عورتیں، جو مردوں کی مماثلت اختیار کریں" جیساکہ بخاری کی روایت ہے: "وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ" (۱۵) علماء نے ایسی عورتوں کو جومردوں والی تعلیم وتربیت اختیار کرتی ہیں اور پھر عملی زندگی میں مردوں کی ہم صف ہونا چاہتی ہیں، اسی وعید کا مصداق قرار دیا ہے۔

فرنگی نظامِ تعلیم پر اقبال اوراکبر کی تشویش

بیسویں صدی کے عظیم مفکر وفلسفی، سوزِ دروں سے سرشار، اسرارِخودی ورموزِ بےخودی کو واشگاف کرنے والے اور تاحیات حجازی لے میں نغمۂ ہندی گنگنانے والے شاعرِ اسلام، جوخودعصری تعلیم گاہ کے پرداختہ تھے اورمغربی نظامِ تعلیم کا انتہائی قریب سے اور عمیق مطالعہ کیا تھا، انھیں عورتوں کے حوالے سے مغرب کے پرفریب نعروں پر، جن کی صدائے بازگشت اسی وقت مشرق میں بھی سنی جانے لگی تھی، کافی بے چینی اور اضطراب تھا، ان کی نظر میں ان نعروں کا اصل مقصد یہ تھا کہ مشرقی خاتون کوبھی یورپی عورتوں کی طرح بے حیائی وعصمت باختگی پر مجبور کردیا جائے اور مسلم قوم بھی مجموعی طور پر عیش کوشی وعریانیت کی بھینٹ چڑھ جائے اور مسلمانوں کی روایتی خصوصیات شجاعت ومردانگی، حمیت وایثار، مروت اور خداترسی، مدہوشی کی حالت میں دم توڑ جائیں؛ تاکہ وہ یورپ کی غلامی کے شکنجے سے کبھی بھی رہائی نہ پاسکیں؛ اس لیے انھوں نے اپنی مثنوی "اسرار ورموز" "جاوید نامہ" "ارمغانِ حجاز" اور "ضربِ کلیم" میں متعدد مقامات پرمخلوط سوسائٹی اورمخلوط طریقۂ تعلیم کے تئیں انتہائی نفرت وبیزاری کا اظہار کیا ہے؛ چنانچہ "ضربِ کلیم" میں کہتے ہیں:

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق ومحبت کے لیے علم وہنر موت

اورتہذیبِ مغرب نے جس طرح عورت کواس کے گھر سے زبردستی اٹھاکر بچوں سے دور کارگاہوں اوردفتروں میں لابٹھایا ہے، اس پر "خردمندانِ مغرب" کو اقبال یوں شرمندہ کرتے ہیں۔

کوئی پوچھے حکیمِ یورپ سے
ہندو یونان ہیں جس کے حلقہ بگوش
کیا یہی ہے معاشرت کا کمال
مرد بےکار زن تہی آغوش

مغربی تعلیمِ نسواں کے حامی مشرق کے مستغربین کی روش پر اقبال اپنے کرب وبے چینی کا اظہار یوں کرتے ہیں: "معاشرتی اصلاح کے نوجوان مبلغ یہ سمجھتے ہیں کہ مغربی تعلیم کے چند جرعے مسلم خواتین کے تنِ مردہ میں نئی جان ڈال دیں گے اوراپنی ردائے کہنہ کو پارہ پارہ کردیں گی،شاید یہ بات درست ہو؛ لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اپنے آپ کو برہنہ پاکرانھیں ایک مرتبہ پھراپنا جسم ان نوجوان مبلغین کی نگاہوں سے چھپانا پڑے گا۔"(۱۶)

بہ قول فقیر سید وحیدالدین: "اقبال زن ومرد کی ترقی، نشوونما اور تعلیم وتربیت کے لیے جداگانہ میدانِ عمل کے قائل تھے، کہ اللہ نے جسمانی طور پر بھی دونوں کومختلف بنایاہے اور فرائض کے اعتبار سے بھی؛ چنانچہ موصوف محترم عورتوں کے لیےان کی طبعی ضروریات کے مطابق الگ نظامِ تعلیم اور الگ نصاب چاہتے ہیں۔"(۱۷)

"شذرات" میں لکھتے ہیں: "تعلیم بھی دیگر امور کی طرح قومی ضرورت کے تابع ہوتی ہے، ہمارے مقاصد کے پیشِ نظر مسلمان بچیوں کے لیے مذہبی تعلیم بالکل کافی ہے، ایسے تمام مضامین، جن میں عورت کونسوانیت اوردین سے محروم کردینے کا میلان پایا جائے، احتیاط کے ساتھ تعلیمِ نسواں سے خارج کردیے جائیں۔"(۱۸)

اسی سلسلہ میں "ملفوظاتِ اقبال" میں ان کا یہ قول ہے: "مسلمانوں نے دنیا کو دکھانے کے لیے دنیوی تعلیم حاصل کرنا چاہی؛ لیکن نہ دنیا حاصل کرسکے اورنہ دین سنبھال سکے، یہی حال آج مسلم خواتین کا ہے، جودنیوی تعلیم حاصل کرنے کے شوق میں دین بھی کھورہی ہیں۔"(۱۹)

دراصل اقبال کے نزدیک امتِ مسلمہ کے لیے قابلِ تقلید نمونہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے اصحاب کا اسوہ ہے؛ چنانچہ اسی نسبت سے وہ خواتین کوتلقین کرتے ہیں کہ وہ حضرت فاطمۃ الزہراء کی پیروی کریں اوراپنی آغوش میں ایسے نونہالوں کی پرورش کریں، جوبڑے ہوکرشبیر صفت ثابت ہوں، "رموزِ بےخودی" میں فرماتے ہیں:

مزرعِ تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اسوۂ کامل بتول

اورارمغانِ حجاز میں خواتین کویوں نصیحت کرتے ہیں:

اگر پندے زدرویشے پذیری
ہزار امت بمیرد تو نہ میری
بتولے باش وپنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

(ایک درویش کی نصیحت کوآویزۂ گوش بنالو، تو ہزار قومیں ختم ہوسکتی ہیں؛ لیکن تم نہیں ختم ہوسکتیں، وہ نصیحت یہ ہے کہ بتول بن کرزمانے کی نگاہوں سے اوجھل (پردہ نشیں) ہوجاؤ؛ تاکہ تم اپنی آغوش میں ایک شبیر کوپال سکو)

دوسرے لسان العصر حضرت اکبر الہ آبادی ہیں، اقبال کی طرح وہ بھی عصری تعلیم سے باخبر ہیں اورانھیں کی طرح ان کی بھی ساری فکری توانائی اور شاعرانہ صلاحیت وقوت کی تان تہذیبِ فرنگ کو للکارنے اوراس کی زیاں کاریوں سے خبردار کرنے پرہی ٹوٹتی ہے، ان کی شاعری پوری تحریکِ مغربیت کے خلاف ردِّ عمل ہے، ان کی شاعری بھی اقبال کی طرح اول سے لےکرآخر تک اسی مادیتِ فرنگی کا جواب ہے اوران کی ترکش کا ایک ایک تیر اسی نشانے پر لگتا ہے، بس دونوں میں فرق یہ ہے کہ اقبال براہ راست تیشہ سنبھال کرتہذیب نوکوبیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے کے درپے نظر آتے ہیں، جبکہ حضرت اکبرطنز کی پھلجھڑیوں کو واسطہ بناکر مغرب کے مسموم افکاروخیالات پر پھبتیاں کستے ہیں۔

مغربی نظامِ تعلیم بھی حضرت اکبر کا خاص موضوع تھا اوراس کی طرف خواتین کے روز افزوں بڑھتے ہوئے رجحانات سے بھی وہ بہت ملول اور کبیدہ خاطر تھے؛ چنانچہ ایک جگہ مغرب کی طرف سے اٹھنے والی تعلیمِ نسواں کی تحریک اور بےپردگی کولازم وملزوم بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن

روٹی اور کچرا بیچنے والی باکسر جن کا اولمپکس میں متنازع سفر طلائی تمغے پر ختم ہوا

ویب ڈیسک//
الجزائری باکسر ایمان خلیف نے پیرس اولمپکس میں خواتین کے باکسنگ مقابلوں کے فائنل میں چین کی باکسر یو یانگ کو شکست دے کر طلائی تمغہ جیت لیا ہے۔ انھوں نے یہ میڈل ایک ایسے وقت میں جیتا ہے جب اولمپکس کے آغاز پر ہی ان اہلیت یا جنس کے بارے میں شروع سے ہی سوال اٹھنے شروع ہو گئے تھے اور ایک برس قبل انھیں ورلڈ ایتھلیٹکس چیمپیئن شپ سے مبینہ طور صنفی اہلیت کا ٹیسٹ پاس نہ کر پانے کے باعث نااہل قرار دیا گیا تھا۔ چینی باکسر یو یانگ کو شکست دینے سے پہلے ہی وہ رنگ میں خوشی سے جھوم رہی تھیں اور جیسے بیل بجی تو دونوں باکسرز نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ انھوں نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ میرا خواب ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔ یہ لمحہ بہترین ہے۔ آٹھ سال محنت کی۔ بالکل نہیں سوئی۔ میں الجیریا میں تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ میں اپنی پرفارمنس کے لیے، بہت خوش ہوں۔ میں ایک مضبوط خاتون ہوں۔ الجزائر کی 25 سالہ باکسر ایمان خلیف کی پیرس اولمپکس میں اہلیت پر سوالات اٹھائے جاتے رہے ہیں اور ان کی صنف کو لے کر سوشل میڈیا پر صارفین میں بحث چھڑی رہی ہے۔ ان کے بارے میں کہا گیا کہ وہ ٹرانس یعنی خواجہ سرا ہیں تو کوئی کہہ رہا تھا کہ وہ مرد کے بھیس میں باکسنگ کر رہی ہیں۔ بی بی سی نے ایمان خلیف کے خاندان سے خصوصی گفتگو کی جنھوں نے بتایا کہ 'ایمان پیدائش سے لڑکی ہیں اور انھوں نے اپنی زندگی بھی ایک لڑکی کی طرح ہی گزار رہی ہیں۔ آئیے آپ کو الجزائر کی پہلی باکسنگ گولڈ میڈلسٹ کے بارے میں بتاتے ہیں۔ سنہ 1990 کی دہائی کے آخر میں الجزائر کی شمال مغربی ریاست تیارت میں ایک عام گھرانے میں ایک بچی پیدا ہوئی جس کا نام ایمان رکھا گیا۔ ایمان چھ بہنوں اور ایک بھائی میں سب سے بڑی ہیں۔ ان کا بچپن تیارت کے ایک دور افتادہ گاؤں میں گزرا جہاں اینٹوں سے بنے گھر تھے۔ اس علاقے میں بچوں کی تفریح کے لیے کوئی مواقع نہیں تھے، بس کشادہ گلیاں اور میدان تھے جن میں صرف لڑکے ہی کھیلا کودا کرتے تھے۔ یہاں لڑکیوں کا گھر سے باہر نکلنا معیوب یعنی نامناسب سمجھا جاتا تھا۔ تاہم ایمان کو فٹ بال کھیلنا بہت پسند تھا۔ وہ گلی میں لڑکوں کے ساتھ خوب فٹ بال کھیلتی تھیں۔ جن لڑکوں کے ساتھ ایمان فٹ بال کھیلتی تھیں، وہ ان کی حفاظت کرتے تھے اور ایسے لوگوں سے لڑبڑا کرتے تھے جنھیں ایمان کا لڑکوں کے ساتھ کھیلنا ناگوار تھا یا وہ اس بارے میں انھیں کچھ کہتے تھے۔ چونکہ ایمان کا بچپن میں ہی ایسے لڑاکا لوگوں سے پالا پڑا جس کے باعث ان میں چھپا باکسنگ کا ٹیلنٹ سامنے آیا۔ ایمان اپنی جسمانی صلاحیتوں کی وجہ سے مشہور تھیں جس کی وجہ سے انھیں اپنے باقی ساتھیوں پر برتری حاصل تھی۔ ان کی پرورش ایک سخت ماحول میں ہوئی تاہم ان کی صلاحیتوں نے انھیں گھر تک محدود نہیں رکھا۔ ایک مرتبہ ایمان گلی میں کھیل رہی تھیں تو ایک بچے نے انھیں دیکھ کر اپنے کوچ سے ان کا ذکر کیا۔ اس نے کوچ کو بتایا کہ ایک لڑکی ان کے ساتھ فٹ بال کھیلتی ہے۔ جس کی شخصیت بہت مختلف ہے اور جسمانی ساخت بھی باقی لڑکیوں کے مقابلے میں مضبوط ہے۔ یہ جاننے کے بعد کوچ نے ایمان اور ان کے والدین سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ تاہم ایمان ایک ایسے گاؤں میں رہتی تھیں جہاں عوام کو ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر نہیں تھی۔ لمبا سفر کرنے کے لیے لوگوں کو بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور ان مسائل کے علاوہ وہاں خواتین پر پابندیاں بھی تھیں اور وہ اکیلے سفر نہیں کرسکتی تھیں۔ جب ان مقامی کوچ نے ایمان کے والد سے بات کی کہ ایمان 10 کلومیٹر دور واقع ٹریننگ سینٹر بھیجا جائے تو ایمان کے والد کو معاشرتی رویوں کے خوف کے باعث منانا کافی مشکل تھا۔ تاہم جب ان کے اصرار پر ان کے والد نے ایمان کو ٹریننگ سینٹر بھیجنے کی حامی بھری، تاہم ٹریننگ سینٹر جانے کے لیے ایمان کے پاس کرائے کے پیسے نہیں ہوتے تھے اور کرائے کے پیسے جمع کرنے کے لیے وہ اور ان کی والدہ گلیوں میں روٹی اور کسکوس (گندم کی ایک قسم) فروخت کرنے پر مجبور ہوتی تھیں۔ تاہم جب ایمان ٹریننگ سینٹر سے روزانہ الگ الگ گاڑیوں میں واپس لوٹتی تھیں تو گاؤں والوں نے باتیں بنانا شروع کر دیں۔ ان دنوں ایمان کے والد بھیڑ بکریاں چراتے تھے اور گھنٹوں گھر سے باہر رہتے تھے۔ جب انھیں ایمان کے بارے میں لوگوں کی قیاس آرائیں کا علم ہوا تو انھوں نے ایمان کے سفر کرنے پر اعتراض کیا اور ان سے کہا کہ وہ اب مزید ٹریننگ سینٹر جانا اور کھیل میں حصہ لینا چھوڑ دیں۔ ایمان کے حوصلے پست پڑنے لگے اور انھوں نے کھیل سے دوری اختیار کرنے کا سوچا۔ تاہم ان کی پھوپھی نے اپنے بھائی کو ایمان کی ذمہ داری لینے کی پیش کش کی۔ ایمان کے پھوپھا بھی ان کے والد کے کزن تھے اور ان کے بچے ایمان کے کزن۔ ایمان کو بچپن سے ہی اپنی پھوپھی کے گھر جانا پسند تھا کیونکہ ان کی گھر کے مالی حالات کے باعث ان کے پاس اپنے کھلونے نہیں ہوتے تھے اور وہ اپنی پھوپھی کے گھر اس لیے جاتی تھیں تاکہ ان کے بچوں کے کھلونوں سے کھیل سکیں۔ ایمان کے پھوپھا اشرف نے بتایا کہ ہم نے ایمان کے معاملے میں مداخلت کی اور انھیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئے کیونکہ ٹریننگ سینٹر ہمارے گھر سے بہت نزدیک تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان کا خیال رکھا کہ ان کی غذا کھیل کے مطابق ہو اور انھیں گھر کے فرد کی طرح سمجھا۔ ان کے والد نے اسی لیے انھیں ہمارے ساتھ رہنے کی اجازت دی تھی کیونکہ ہم نے کہا تھا کہ ایمان ہماری بیٹی جیسی ہے۔ وہ بے فکر ہو جائیں۔

امن سہراوت کی سخت محنت رنگ لائی، میڈل جیتنے میں کامیاب

ویب ڈیسک// کشتی کے 57 کیلوگرام فری اسٹائل زمرے میں برانز میڈل جیتنے والے پہلوان امن سہراوت نے وہ کر دکھایا ہے جو کسی دوسرے نے نہیں کیا۔ امن نے انکشاف کیا ہے کہ برانز میڈل میچ سے پہلے ان کا وزن بڑھا ہوا تھا، جسے انہوں نے رات بھر سخت محنت کر کے گھٹاتے ہوئے میچ کے لیے خود کو صحیح پوزیشن میں لایا۔ امن کے مطابق ان کا وزن سیمی فائنل میچ میں شکست کے بعد بڑھ کر تقریباً 61.5 کیلوگرام ہو گیا تھا جسے انہوں نے رات بھر جاگنگ کر کے 4.6 کیلوگرام تک گھٹایا۔ 21 ویں یوم پیدائش سے ایک مہینے کم وقت میں برانز میڈل جیتنے والے امن سہراوت ہندوستان کے سب سے کم عمر کے اولمپین بن گئے ہیں۔ امن نے تمغہ جیتنے کے بعد 'آج تک' سے خصوصی بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ رات میں جاگنگ کی اور ریسلنگ ایرینا کے باہر جا کر وزن گھٹانے کی محنت بھی کی، یہ سب 3-2 گھنٹے کیا۔ ایک سوال کے جواب میں کہ آپ کو اولمپک میس میں کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا، اس پر انہوں نے کہا کہ وہ اپنا کھانا ہندوستان سے ہی لے کر آئے تھے کیونکہ انہیں کھانے پر بہت احتیاط برتنا ہوتا ہے تاکہ وزن مینٹین رہے۔ امن سہراوت نے اپنی شروعاتی کشتی اور والد۔والدہ کے سلسلے میں بھی باتیں کیں۔ واضح ہو کہ امن نے 9 اگست کو کھیلے گئے برانز میڈل مقابلے میں پیورٹو ریکو کے ڈورین ٹوئی کروز کو 5-13 سے شکست دے کر ہندوستان کی جھولی میں چھٹا تمغہ ڈالا تھا۔ میچ کے دوران ان کی ناک بھی فریکچر ہو گئی تھی۔

اولمپک میڈلسٹ سوپنل کسالے کا پونے میں پرتپاک استقبال

ممبئی// پیرس اولمپکس 2024 میں 50 میٹر رائفل تھری پوزیشنز ایونٹ میں کانسے کا تمغہ جیتنے والے سوپنل کسالے کا جمعرات کو وطن واپسی پر پونے میں پرتپاک استقبال کیا گیا۔ سوپنل کے استقبال کے لیے شری شیو چھترپتی کریڈا نگری کی طرف سے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پونے ہوائی اڈے پر سوپنل کسالے کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد بالے واڑی میں واقع کریڈا پربودھنی میں بھی سوپنل کا استقبال کیا گیا۔ سوپنل کولہاپور کی تحصیل رادھا نگری کے گاؤں کمبل واڑی کے رہنے والے ہیں اور انہوں نے اپنے کارناموں سے مہاراشٹر اور کولہاپور کا نام پوری دنیا میں روشن کیا ہے۔ تقریباً 72 سال بعد مہاراشٹر کا انفرادی تمغہ کا خواب پورا ہو گیا ہے۔ پہلوان خاشابا جادھو کے بعد، جنہوں نے 1952 کے ہیلسنکی اولمپکس میں ہندوستان کے لیے پہلا انفرادی تمغہ جیتا تھا، سوپنل اولمپکس میں تمغہ جیتنے والے مہاراشٹر کے دوسرے کھلاڑی ہیں۔ پونے میں 6 اگست 1994 کو پیدا ہوئے سوپنل کا اولمپکس تک کا سفر دلچسپ رہا۔ سوپنل کسالے نے اپنا پہلا ریاستی سطح کا طلائی تمغہ اس وقت جیتا تھا جب وہ ناسک کے بھوسلے ملٹری اسکول میں نویں کلاس میں تھا۔ اس کے بعد سے ان کا اولمپکس تک کا سفر مضبوطی سے شروع ہوا۔ 2012 میں سوپنل کو پہلی بار جرمنی میں کسی بین الاقوامی ٹورنامنٹ کے لیے منتخب کیا گیا۔ پھر باپ نے ڈیڑھ لاکھ روپے کا قرض لیا اور بیٹے کو جرمنی بھیج دیا۔ وہ اس مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے لیکن انہوں نے دوبارہ محنت کی اور 2015 میں انڈر 18 ایونٹ میں چاندی کا تمغہ جیتا۔

برطانیہ میں فسادات کے درمیان سری لنکا نے انگلینڈ کے ساتھ ٹیسٹ سیریز پر سیکورٹی خدشات کا اظہار کیا

نئی دہلی// سری لنکا نے برطانیہ میں جاری تارکین وطن مخالف فسادات کے درمیان انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ (ای سی بی) کے ساتھ سیکورٹی خدشات کا اظہار کیا ہے اور کھلاڑیوں نے انگلینڈ کے خلاف آئندہ ٹیسٹ سیریز سے قبل سیکورٹی بڑھانے کی درخواست کی ہے۔ تین میچوں کی ٹیسٹ سیریز سے قبل ٹریننگ کے لیے انگلینڈ میں موجود سری لنکا کے کھلاڑی نے اپنے کرکٹ بورڈ سے بہتر انتظامات کرنے کو کہا ہے کیونکہ ان کے پاس اتوار کو پوری ٹیسٹ ٹیم کے لندن پہنچنے سے پہلے کوئی سیکورٹی پلان نہیں ہے۔ انگلینڈ میں موجود سری لنکا کے ایک کھلاڑی نے ای ایس پی این کرک انفو سے کہا، "زیادہ تر مسائل ہماری موجودہ صورتحال سے الگ ہیں، لیکن پھر بھی ہر کوئی قدرے فکر مند ہے۔ ہم رات کے کھانے کے لیے باہر نہیں جا سکتے اور نہ ہی ایسا کچھ کر سکتے ہیں۔ زیادہ تر وقت ہم ہوٹلوں میں رہتے ہیں۔ کوئی بھی پریشانی میں نہیں پڑنا چاہتا اور نہ ہی پھنسنا چاہتا ہے۔" کھلاڑی نے کہا، "ہم نے بورڈ سے کہا ہے کہ مرکزی ٹیم کے آنے تک وہ ہمارے لیے کچھ سیکورٹی مانگے لیکن ہمیں ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا ہے۔" 2022 میں سری لنکا بھی انگلینڈ جیسی ہی صورتحال میں تھا، جب آسٹریلیا اور پاکستان نے دو طرفہ سیریز کے لیے بحران سے متاثرہ جزیرے کے ملک کے دورے پر اخلاقی خدشات کا اظہار کیا تھا۔ سیاسی بدامنی بھی اسی سال ایشیا کپ کو متحدہ عرب امارات منتقل کرنے کا باعث بنی۔ سری لنکا 21 اگست کو اولڈ ٹریفورڈ میں انگلینڈ کے خلاف تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز کا آغاز کرے گا۔

ایڈیلیڈ ٹیسٹ سے قبل ہندوستان دو روزہ ڈے نائٹ پریکٹس میچ کھیلے گا

نئی دہلی// ہندوستان آسٹریلیا کے خلاف ایڈیلیڈ میں ہونے والے ڈے اینڈ نائٹ ٹیسٹ سے پہلے دو روزہ پنک بال وارم اپ میچ کھیلے گا، جب اس کا مقابلہ کینبرا میں پرائم منسٹر الیون سے ہوگا۔ یہ فلڈ لائٹ میچ 30 نومبر اور یکم دسمبر کو مانوکا اوول میں پہلے اور دوسرے ٹیسٹ کے درمیان وقفہ میں کھیلا جائے گا۔ گزشتہ دو سیزن میں پرائم منسٹر الیون کے میچز چار روزہ مقابلے ہوتے تھے، جس میں 2022 میں ویسٹ انڈیز (جو کہ ایک ڈے نائٹ میچ بھی تھا) اور 2023 میں پاکستان شامل ہے، جو روایتی طور پر محدود اوورز کا میچ رہا ہے، لیکن بھارت کے میچ کو صرف دو دنوں کا کر دیا گیا ہے۔ 2022-21 میں آسٹریلیا کے اپنے پچھلے دورے پر، ہندوستان ایڈیلیڈ میں ڈے نائٹ ٹیسٹ آٹھ وکٹوں سے ہار گیا تھا جب وہ دوسری اننگز میں اپنے سب سے کم ٹیسٹ اسکور 36 پر ڈھیر ہو گیا تھا، لیکن برسبین میں تاریخی کارکردگی کے ساتھ ہندوستانی ٹیم نے سیریز 1-2 سے جیت لی تھی۔ اس موقع پر ایڈیلیڈ چار میچوں کی سیریز کا پہلا ٹیسٹ تھا۔

بی سی بی نے آرمی چیف کو خط لکھ کر ورلڈ کپ کے انعقاد کیلئے سیکورٹی کی یقین دہانی کا مطالبہ کیا

نئی دہلی// بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) نے ملک کی عبوری حکومت کی جانب سے ایمرجنسی کے نفاذ کے بعد پرتشدد مظاہروں کے بعد آئندہ آئی سی سی ویمنز ٹی 20 ورلڈ کپ کی میزبانی کے حوالے سے آرمی چیف آف اسٹاف جنرل وقار الزمان کو خط لکھا ہے۔ بی سی بی نے خط کے ذریعے ٹورنامنٹ کے انعقاد کے لیے سیکورٹی کی یقین دہانی مانگی ہے۔ جو فی الحال 27 ستمبر کو پریکٹس میچوں سے شروع ہونے والا ہے۔ دریں اثنا انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) بنگلہ دیش کی صورت حال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور اس نے میزبانی کے دیگر آپشنز پر بھی غور کیا ہے اور ٹورنامنٹ منتقل ہونے کی صورت میں بنگلہ دیش کے ہی ٹائم زون میں کسی ملک کو منتخب کرنے کے امکان پر بھی غور کیا ہے۔ ہندوستان، متحدہ عرب امارات اور سری لنکا ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ جمعرات (8 اگست) کو نوبل انعام یافتہ پروفیسر محمد یونس معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ کی جگہ عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر بن گئے۔ ملک سے حسینہ کی روانگی کے بعد بی سی بی کے صدر نظم الحسن سمیت کئی بورڈ ڈائریکٹرز بھی ملک چھوڑ چکے ہیں کیونکہ انہیں حسینہ کی پارٹی عوامی لیگ کی حمایت حاصل تھی۔

میک لافلن لیورون نے عالمی ریکارڈ کے ساتھ 400 میٹر ہرڈل دوڑ میں طلائی تمغہ جیتا

پیرس// امریکی کھلاڑی سڈنی میک لافلن لیورون نے جمعرات کی دیر رات 400 میٹر رکاوٹ دوڑ میں 50.37 سیکنڈ کے وقت کے ساتھ اپنا ہی عالمی ریکارڈ توڑ دیا اور اپنا اولمپک خطاب برقرار رکھا۔ انہوں نے نہ صرف گولڈ میڈل جیتا بلکہ چھٹی بار اپنا ہی عالمی ریکارڈ بھی توڑ دیا۔ انہوں نے یہ دوڑ 50.37 سیکنڈ میں مکمل کی اور اپنی ٹیم کی ساتھی، چاندی کا تمغہ جیتنے والی انا کاکریل سے 1.50 سیکنڈ آگے رہیں۔ ڈچ خاتون فیمکے بول نے کانسے کا تمغہ جیتا۔ جیت کے بعد میک لافلن لیورون نے کہا، "ضرور، آپ کے ارد گرد ایسے حریف ہوں گے جو زیادہ محنت کریں گے لیکن چال یہ ہے کہ آپ اپنی نظریں رکاوٹوں پر رکھیں اور توجہ مرکوز رکھیں۔ میرا مقصد ہر رکاوٹ کو موثر طریقے سے عبور کرنا اور وقت کم کرنا تھا۔"

جیولن تھرو میں نیرج چوپڑا نے چاندی کا تمغہ جیتا، پاکستان کے کھاتے میں گولڈ

پیرس// پیرس اولمپکس 2024 میں جیولین میں ہندوستانی تھرو ور نیرج چوپڑا نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چاندی کا تمغہ جیتا۔ انہوں نے 89.45 میٹر کی تھرو پھینکی۔ وہیں پاکستان کے ارشد ندیم نے 92.97 میٹر کی تھرو پھینک کر اولمپک ریکارڈ بنایا اور گولڈ میڈل جیت لیا۔ جبکہ گریناڈا کے اینڈرسن پیٹرز نے 88.54 میٹر کی تھرو پھینک کر کانسے کا تمغہ جیتا۔ نیرج چوپڑا کی پہلی کوشش فاؤل ہو گئی تھی۔ حالانکہ دوسری کوشش میں نیرج چوپڑا نے 89.45 میٹر کی دوری پر جیولن پھینک کر سلور میڈل کی پوزیشن حاصل کی۔ اس کے بعد نیرج کی باقی کوششیں فاؤل رہیں۔ ایسے میں نیرج نے صرف ایک کامیاب تھرو کے ذریعے دوسرا مقام حاصل کیا۔ یہ ان کا سیزن کا بہترین تھرو ہے۔ اس سے پہلے ان کا بہترین تھرو اولمپکس کے لیے کوالیفیکیشن میں آیا تھا، جہاں انہوں نے 89.34 میٹر کا فاصلہ طے کیا تھا۔ پاکستانی ایتھلیٹ ارشد ندیم نے نیا اولمپک ریکارڈ بناتے ہوئے دوسرے میں ہی 92.97 میٹر کا تھرو لگایا۔ انہوں نے 91.79 میٹر کا چھٹا اور آخری تھرو کیا۔ اس طرح ندیم نے ملک کے انفرادی ایونٹ میں ایک اور گولڈ میڈل جیت لیا۔ 1992 کے بارسلونا اولمپکس کے بعد یہ پاکستان کا پہلا اولمپک تمغہ ہے۔

پیرس اولمپکس 2024: کشتی میں رتیکا ہڈا سے تمغہ کی امید، ادیتی۔ وِدکشا پیش کر رہی ہیں چیلنج

پیرس اولمپک اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اب کچھ ہی مقابلے باقی ہیں۔ ایسے میں ہندوستانی دستے سے کچھ اور تمغوں کی امید کی جا رہی ہے۔ اب تک 5 برانز اور ایک سلور کے ساتھ 6 تمغے ہندوستان کے پاس ہیں۔ 15 ویں دن کشتی میں رتیکا ہڈا سے بہتر مظاہرہ اور تمغہ کی طرف پیش قدمی کی امید کی جا رہی ہے۔

مردوں کی ہاکی ٹیم نہیں واپس آئے گی خالی ہاتھ، اسپین کو شکست دے کر جیتا کانسہ کا تمغہ

نئی دہلی// ہندوستان کی مردوں کی ہاکی ٹیم پیرس اولمپکس 2024 سے خالی ہاتھ واپس نہیں آئے گی۔ بالآخر اس نے اسپین کو شکست دے کر کانسہ کا تمغہ جیت لیا ہے۔ کپتان ہرمن پریت سنگھ کی ٹیم نے اسپین کو 1-2 سے شکست دے کر کمال کر دیا۔ بھارتی ہاکی ٹیم نے مسلسل دوسرے اولمپکس میں کانسہ کا تمغہ جیتا ہے۔ اس سے قبل ٹوکیو میں منعقدہ پچھلے اولمپک گیمز میں بھی ہندوستان نے کانسہ کا ہی تمغہ جیتا تھا۔ میچ میں ہندوستان کے لیے ہرمن پریت نے 30 ویں اور 34 ویں منٹ میں گول کیے۔ اس طرح 52 سال بعد لگاتار دو اولمپکس میں بیک ٹو بیک میڈل آئے ہیں۔ اس سے قبل ہندوستان نے 1968 میکسیکو اولمپکس اور 1972 میونخ اولمپکس میں کانسے کے تمغے جیتے تھے۔ اس طرح موجودہ اولمپکس میں ہندوستان کے تمغوں کی تعداد چار ہو گئی ہے۔ اس سے قبل جرمنی نے سیمی فائنل میں بھارت کو شکست دے کر 60 سال بعد گولڈ میڈل جیتنے کا خواب چکنا چور کر دیا تھا۔ کانسے کے تمغے کے ساتھ ہی ہاکی ٹیم نے اپنے سینئر کھلاڑی اور تجربہ کار گول کیپر سریجیش کو تمغے کے ساتھ الوداع کیا کیونکہ وہ پہلے ہی ریٹائر ہونے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ ایسے میں سریجیش کی باعزت الوداعی بھی ہندوستان کے اس شاندار کھیل کی وجہ بنی۔ میچ جیتنے کے بعد سریجیش نے گول پوسٹ پر چڑھ کر اپنے معمول کے انداز میں جشن منایا۔ بھارت نے کھیل کے پہلے 10 منٹ میں مسلسل حملہ کیا۔ اگرچہ اس دوران کوئی پنالٹی کارنر نہیں ملا، لیکن ہندوستان نے فیلڈ گول کا سنہری موقع بھی گنوا دیا۔ پہلے کوارٹر میں کوئی بھی ٹیم گول نہ کر سکی لیکن دوسرا کوارٹر بھارت کے لیے بری خبر لے کر آیا۔ 18 ویں منٹ میں اسپین کو پنالٹی اسٹروک ملا جس پر مارک میرلیس نے کوئی غلطی نہیں کی اور اوپر بائیں کونے میں گول کر کے اسپین کو 0-1 کی برتری دلا دی۔ بھارت کو میچ کا پہلا پنالٹی کارنر 28 ویں منٹ میں ہرمن پریت سنگھ نے جیتا جسے اپیکشٹ ہرمن پریت سنگھ کی جگہ امت روہیداس نے حاصل کیا۔ ہندوستان کی یہ چال رائیگاں گئی کیونکہ ہسپانوی گول کیپر نے شاٹ بچا لیا۔ لیکن ڈیڑھ منٹ کے اندر بھارت نے اپنی غلطی سدھاری۔

ارشد ندیم کو پیرس میں گولڈ میڈل سے نواز دیا گیا

ویب ڈیسک// پیرس میں ہونے والی تقریب میں پاکستان کے ارشد ندیم کو جیولن تھرو کے مقابلوں میں نیا اولمپک ریکارڈ قائم کرنے پر گولڈ میڈل سے نواز دیا گیا ہے۔ جیولن تھرو فائنل کی میڈل تقسیم کی تقریب میں انڈیا کے نیرج چوپڑا کو چاندی اور گرینیڈا کے اینڈرسن پیٹرز کو کانسی کا تمغہ دیا گیا۔ پاکستان کے ارشد ندیم کے پیرس اولمپکس میں جیولن تھرو کے مقابلوں میں نیا اولمپک ریکارڈ بنانے اور طلائی تمغہ حاصل کرنے کے بعد مبارکبادوں کا سلسلہ جاری ہے اور ان کے لیے کئی انعامات کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ ارشد نے یہ کارنامہ 92.97 میٹر فاصلے پر نیزہ پھینک کر سرانجام دیا جو ان کے کریئر کی بہترین کارکردگی بھی ہے۔ جمعرات کی شب سٹیڈ ڈی فرانس میں ہونے والے فائنل مقابلے میں ارشد کی پہلی تھرو فاؤل قرار دی گئی تاہم دوسری تھرو نے 2008 میں قائم کیا گیا اولمپک ریکارڈ توڑ دیا۔ یہ ارشد کے کریئر کی سب سے بڑی جبکہ دنیا میں اب تک پھینکی جانے والی چھٹی سب سے طویل جیولن تھرو تھی۔ ارشد نے اس مقابلے میں اپنی آخری تھرو بھی 90 میٹر سے زیادہ فاصلے پر پھینکی۔ یہ دوسرا موقع ہے کہ ارشد نے اپنے کریئر میں 90 میٹر سے زیادہ فاصلے پر تھرو کی ہیں۔ ماضی میں انھوں نے 2022 میں برمنگھم میں دولت مشترکہ کھیلوں میں 90.18 میٹر فاصلے پر جیولن پھینک کر طلائی تمغہ جیتا تھا۔ جیولن کے فائنل مقابلے میں چاندی کا تمغہ ارشد کے دیرینہ حریف اور دفاعی چیمپیئن انڈیا کے نیرج چوپڑا نے حاصل کیا جنھوں نے 89.45 میٹر کی تھرو کی۔ یہ رواں برس ان کی بہترین تھرو تھی۔ کانسی کے تمغے کے حقدار گرینیڈا کے اینڈرسن پیٹرز قرار پائے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,